فضائل الاعمال
"حدیث پاک کی روشنی میں"
حافظ ضیاء الدین محمد بن عبدالواحد بن احمد المقدسیؒ
۵۶۹............۶۴۳ھ
ڈاکٹر حافظ قاری فیوض الرحمٰن
ایم اے، ایم او ایل، پی ایچ ڈی
ایم اے عربی، اردو، فارسی، اسلامیات
مسجد الفرقان، ملیر کینٹ بازار، کراچی

فضائلِ الاعمال

''حدیث پاک کی روشنی میں''

حافظ ضیاء الدین محمد بن عبدالواحد بن احمد المقدسیؒ

۵۶۹.................۶۴۶ھ

ڈاکٹر حافظ قاری فیوض الرحمٰن
ایم اے، ایم او ایل، پی ایچ ڈی
ایم اے عربی، اردو، فارسی، اسلامیات

ناشر: مسجد الفرقان، ملیر کینٹ بازار، کراچی

نام کتاب : فضائل الاعمال

تالیف : حافظ ضیاء الدین محمد بن عبد الواحد بن احمد المقدسی

مترجم : بریگیڈیئر ڈاکٹر حافظ قاری فیوض الرحمٰن (ر)

ناشر : جامع مسجد الفرقان ملیر کینٹ کراچی

تعداد : ۵۰۰

تاریخ اشاعت : اپریل ۲۰۱۸ء

فہرست مضامین

کتاب الجنائز

کتاب الصیام

كِتَابُ الزَّكَاةِ وَنَحْوِهَا

کِتَابُ الحَجِّ

کِتَابُ الْجِهَادِ

کِتَابُ النِّکَاحِ وَغَیْرِہٖ

باب المعاملات

کِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ

کِتَابُ الْعِلْم

❁***❁***❁***❁***❁

الحَافِظ ضِيَاء الدّين المَقْدِسِي

مؤلف

فَضَائِل الْأَعْمَال

هُوَ أَبُو عبد الله ضِيَاء الدّين: مُحَمَّد بن عبد الْوَاحِد، الْمَقْدِسِي الصَّالِحِي، ولد سنة (٥٦٩هـ) وَسمع من: الدمشقيين، والبغداديين والأصفهانيين والنيسابوريين والهرويين وَكتب عَن أَكثر من خَمْسِمِائَة شيخ وَكتب وصنف، وَصحح ولين وجرح ووثق وَعدل قَالَ تِلْمِيذه عمر بن الْحَاجِب "شَيخنَا أَبُو عبد الله شيخ وقته ونسيج وَحده فِي الرِّوَايَة مُجْتَهدا فِي الْعِبَادَة"۔

وَقَالَ فِيهِ الْحَافِظ الْمزي الضياء اعلم بِالْحَدِيثِ وَالرِّجَال من الْحَافِظ عبد الْغَنِيّ روى عَنهُ الْحَافِظ ابْن نقطة وَابْن النجار والبرزلي وَعمر بن الْحَاجِب، وَتُوفِّي سنة (٦٤٣) هـ وَله مصنفات فِي أَكثر الْعُلُوم وأجلها مصنفاته فِي علم الحَدِيث، وَمِنْهَا كِتَابه الْمَشْهُور ((الْأَحَادِيث المختارة)) الَّتِي صحّح فِيهَا مَا لم يُسْبق إِلَى تَصْحِيحه، وَسُلِمَ لَهُ قَوْله فِيهَا وَذكر ابْن تَيْمِية وَالزَّرْكَشِيّ، أَن تَصْحِيحه اعلا مزية من تَصْحِيح الْحَاكِم، وَأَنه قريب من تَصْحِيح التِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان۔

وَكَانَ من مؤلفاته الحديثية ((فَضَائِل الْأَعْمَال)) وَهُوَ جيد فِي بَابه نفع الله بِهِ، واثاب مُؤَلفه وقارئه وَالْعَامِل بِهِ: آمين۔

بسم اللہ الرَّحْمٰن الرَّحِیم

وَبِہٖ نَستعین

قَالَ الشَّیْخ الإِمَام الْعَالم الْحَافِظ ضِیَاء الدّین اَبُو عبد الله مُحَمَّد بن عبد الْوَاحِد بن اَحْمد الْمَقْدِسِی رَضِی الله تَعَالیٰ عَنهُ وَغفر لَه۔

اَلْحَمد للہ رب الْعَالمین وَصَلّی الله علی مُحَمَّد اشرف الْمُرْسلین۔

اما بعد فَهٰذَا کتاب جمعته مَحْذُوف الْاَسَانِید وعزیته اِلیٰ کتب الْاَئِمَّة رَحِمهم الله فَاِذا کَانَ فِي الصَّحِیحَیْنِ اَو اَحدهمَا لم اعزه اِلَی غیره غَالِبا وَاِن کَانَ فِي بعض السّنَن لِاَن الْمَقْصُود معرفَة صِحَّته لَا کَثْرَة الروَاة لَه ورجوت اَن ینفعنا الله بِهٖ وَمن کتبه اَو سَمعه اِنَّه حَسبنَا وَنعم الْوَکِیل۔

كتاب الطهارة والصلوة
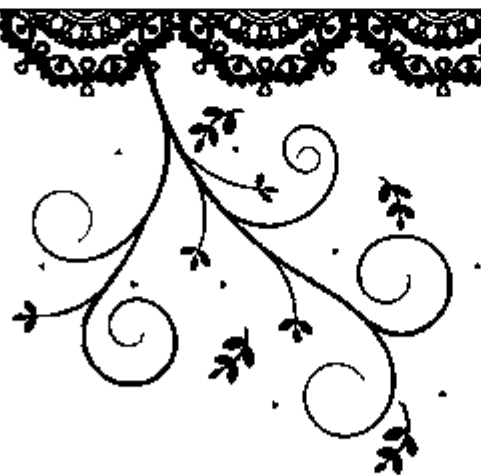
فِي فَضْلِ الْوَضُوْءِ

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: من تَوَضَّأَ وَاَحْسَنَ الْوَضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهٖ.
(رَوَاهُ مُسلم)

وضو کی فضیلت

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”جس شخص نے وضو کیا اور (بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق) خوب اچھی طرح وضو کیا تو اس کے جسم کے سارے گناہ یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جائیں گے“۔ (مسلم)

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ: اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ آخِرِ قطر الْمَآءِ، فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ آخر قطر الْمَآءِ. فَاِذا غسل رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مشتها رِجْلَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ آخر قطر الْمَآءِ، حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوْبِ.
(رَوَاهُ مُسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جب کوئی مومن ومسلمان بندہ وضو کرتا ہے اور اس میں اپنے چہرہ اور منہ کو دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ اس کے چہرہ سے وہ سارے گناہ نکل جاتے ہیں (گویا دھل جاتے ہیں) جو اس کی آنکھوں سے ہوئے تھے اور جب اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو وہ سارے گناہ اس کے ہاتھوں سے خارج ہو جاتے ہیں (دھل جاتے ہیں) جو اس کے ہاتھوں سے ہوئے، اس کے بعد جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو وہ سارے گناہ اس کے پاؤں سے خارج ہو جاتے ہیں جو اس کے پاؤں سے ہوئے یہاں تک کہ وضو سے فارغ ہونے کے ساتھ وہ گناہوں سے بالکل پاک ہو جاتا ہے''۔ (مسلم)

عَنْ عَمْرِو بن عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يقرب وُضُوْءَهٗ فَيمضمض وَيَسْتَنْشِق فَيَنْتَثِرُ اِلَّا جَرَتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ وَفِيْهِ وخياشمه ثُمَّ اِذَا غَسَلَ وَجْهَه كَمَا اَمَرَهُ اللّٰه اِلَّا جَرَتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ مِنْ اَطْرَافِ لِحْيَتِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِل يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفقين اِلَّا جَرت خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ انامِلِهٖ مَعَ الْمَآءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَاسَه اِلَّا جَرت خَطَايَا رَاسِهٖ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِهٖ مَعَ الْمَآءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اِلَّا جرت خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ انامِلِهٖ مَعَ الْمَآءِ فَاِنْ هُوَ قَامَ فصَلّٰى فَحَمِدَ

اللہ وَاثنی عَلَیْہِ وَمَجَّدَہٗ بِالَّذِی ھُوَ لَہٗ اَھْلٌ وَفرغ قَلْبہ للہ اِلَّا انصرف مِنْ خَطِیْئَتِہٖ کَھَیْئَۃِ یَوْم وَلَدَتہُ اُمُّہٗ۔

(رَوَاہُ مُسلم)

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم میں سے جو آدمی وضو کرتا ہے، وہ کلی کرتا ہے اور ناک صاف کرتا ہے تو اس سے اس کے چہرے، منہ اور ناک (کے بانسے) کے گناہ ختم ہو جاتے ہیں پھر جب وہ اپنا منہ اللہ کے حکم مطابق دھوتا ہے تو اس کے پانی سے اس کے منہ، مع جبڑوں کے گناہ نکل جاتے ہیں پھر جب وہ اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھوتا ہے تو اس سے اس کے ہاتھوں کی انگلیوں تک کے گناہ نکل جاتے ہیں پھر جب وہ سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کے بالوں تک کے گناہ نکل جاتے ہیں، پھر وہ اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوتا ہے تو اس سے اس کے پاؤں کی انگلیوں تک کے گناہ چلے جاتے ہیں پھر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور بزرگی بیان کرتا ہے جس کا وہ (اللہ) اہل ہے اور اپنے دل کو اللہ کیلئے فارغ کر لیتا ہے تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے اس دن جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا''۔ (مسلم)

فَضْلُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَکَارِہ

وَعَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا ادلکم علی مَا یَمْحُو اللہُ بِہِ الْخَطَایَا وَیَرْفَع بِہِ الدَّرَجَات قَالُوا بلیٰ یَا رَسُوْلَ اللہِ قَالَ اِسْبَاغُ

الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ۔
(رَوَاهُ مُسلم)

حالت ناگواری میں وضو کی فضیلت

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کیا میں تمہیں وہ اعمال بتاؤں جن کی برکت سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹاتا اور درجے بلند کرتا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا حضرت! ضرور بتائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تکلیف اور ناگواری کے باوجود پوری طرح کامل وضو کرنا، مسجدوں کی طرف قدم زیادہ پڑنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا منتظر رہنا، پس یہی ہے حقیقی رباط یہی ہے اصلی رباط''۔ (مسلم)

فَضْلُ الشَّهَادَةِ بَعْدَ الْوُضُوءِ

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسلم مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ، فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُهَا مِنْ أَيِّهَا شَاءَ رَوَاهُ مُسلم وَالتِّرْمِذِيُّ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُر مُسلم اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ

اَلْمُتَطَهِّرِيْنَ

وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھنے کی فضیلت

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے وضو کیا اور خوب اچھی طرح وضو کیا، پھر وضو کے بعد یوں کہا:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے اللہ مجھے بہت توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں شامل کر دے۔''

اس کے لئے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جائیں گے وہ جس دروازے سے بھی چاہے گا جنت میں داخل ہو جائے گا''۔ (مسلم۔ترمذی)

مسلم کی روایت میں اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ کے الفاظ نہیں ہیں۔ یہ الفاظ ترمذی شریف میں ہیں۔

فَضْلُ الْاَذَانِ وَمَا يَقُوْلُ الَّذِيْ يَسْتَمِعُ

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ

وَلَا انس وَلَا شَیٔ اِلَّا یشهد لهٗ یوم الْقِیَامَة۔ (رَوَاہُ البُخَارِی)

اذان کی فضیلت......اذان سننے والا جواب میں کیا کہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ’’موذن کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے وہاں تک جو جن اور جو انسان اور جو چیز بھی اس کی آواز سنتی ہے وہ قیامت کے دن ضرور اس کے حق میں شہادت دے گی‘‘۔ (بخاری)

عَن اَبِی هُرَیْرَة رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو یعلم النَّاس مَا فِی النِّدَاءِ وَالصَّف الاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ یَجِدُوا اِلَّا اَن یَّستهمُوْا لاستهمُوْا عَلَیْهِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی التَّهجیر لاسْتَبَقُوْا اِلَیْهِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی الْعَتمَة وَالصُّبْحِ لاَتَوْهما وَلَوْ حبوا۔ (رَوَاہُ البُخَارِی وَمُسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’اگر لوگ اذان اور پہلی صف کی فضیلت جان لیں تو اس کو پانے کیلئے ان کو قرعہ اندازی ہی کرنا پڑے (یعنی اس فضیلت کے حصول کے لئے اگر لوگ جھگڑا کرنے لگیں تو ان کو پھر قرعہ ڈالنا پڑے) اگر ظہر کی نماز کو اول وقت پڑھنے کا ثواب سمجھ لیں تو پھر دوڑ کر آئیں اور اگر صبح اور عشاء کی جماعت میں شریک ہونے کی فضیلت جان لیں تو ان دونوں وقتوں میں ضرور شریک ہوں چاہے گھسٹ گھسٹ کر شریک ہوں‘‘۔ (بخاری ومسلم)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ حِيْن يسمع النداء اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَآئِمَةِ آتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّه، حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (رواه البخاری)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو بندہ اذان سننے کے وقت اللہ تعالیٰ سے یوں دعا کرے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَآئِمَةِ آتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّه حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

''اے اللہ جس کے لئے اور جس کے حکم سے یہ اذان اور یہ نماز ہے اسے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلۃ کا خاص مرتبہ عطا فرما اور ان کو اس مقام محمود پر سرفراز فرما جس کا تو نے ان کے لئے وعدہ فرمایا ہے۔''

تو وہ بندہ قیامت کے دن میری شفاعت کا حقدار ہو گیا''۔ (بخاری)

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَن النَّبِی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَذَّنَ سَبْعَ سِنِيْنَ مُحْتَسِبًا كُتِبَ لَهٗ

بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ۔ (اخرجہ الترمذی وقال: حدیث غریب)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کے جس بندے نے سات سال تک اللہ کے واسطے اور ثواب کی نیت سے اذان دی اس کیلئے دوزخ کی آگ سے براءت لکھ دی جاتی ہے''۔ (ترمذی)

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ صلوا اللهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللهِ وَارْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَالَ اللهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ۔ (رواہ مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''تم موذن کو (اذان کہتے ہوئے) سنو تو تم بھی وہی الفاظ کہو جو وہ کہہ رہا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو، پس جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں پھر میرے لئے اللہ سے ''وسیلہ'' مانگو۔ وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے یہ اللہ کے بندوں میں سے کسی ایک بندہ کیلئے ہوگا اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہوں

گا۔ پس جس شخص نے اللہ سے میرے لئے "وسیلہ" مانگا تو وہ میری شفاعت کا حقدار ہوگیا"۔ (مسلم)

عَنْ عمر بن الخطاب رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اذا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اَللهُ اَکْبَرُ اللهُ اَکْبَرُ فَقَالَ احدکم اَللهُ اَکْبَرُ اللهُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ لَاحَوْلَ ولَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ ثُمَّ قَالَ اَللهُ اَکْبَرُ قَالَ اَللهُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ من قلبه دَخلهُ الْجَنَّةَ۔ (رواہ مسلم)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب موذن کہے اَللهُ اَکْبَرُ اور جواب دینے والا بھی (اس کے جواب میں) کہے اَللهُ اَکْبَرُ پھر موذن کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اور جواب دینے والا بھی (اس کے جواب میں) کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ پھر موذن کہے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ اور جواب دینے والا بھی کہے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ پھر موذن کہے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ تو جواب دینے والا کہے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ پھر موذن کہے حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ تو جواب دینے والا

کہے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پھر موذن کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور جواب دینے والا بھی کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پھر موذن کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور جواب دینے والا بھی کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور یہ کہنا دل سے ہو تو وہ جنت میں جائے گا"۔
(مسلم)

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عنہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَاَنَا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا. غفر لہ ذنبہ

(رواہ مسلم)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جو شخص موذن کی اذان سننے کے وقت (جب وہ اذان پڑھ کر فارغ ہو جائے) کہے

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا۔

میں بھی شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور میں راضی وخوش ہوں اللہ کو رب مان کر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ

وسلم کو رسول مان کر اور اسلام کو دین حق مان کر۔
تو اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے''۔ (مسلم)

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (رواه مسلم)

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ''اذان کہنے والے قیامت کے دن دوسرے لوگوں کے مقابلے میں دراز گردن (سربلند) ہوں گے''۔ (مسلم)

عن اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللّٰهُ عنهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤَذِّنُ يغفر لَهٗ مدى صَوْته وَيَشْهَدُ له كلّ رَطب وَيَابِس وشَاهِد الصَّلاة يُكْتَبُ لَهٗ خَمْسٌ وَّعشرُوْنَ صَلاةً وَيكفر عَنْه ما بَيْنَهُمَا۔ (رواہ أبوداؤد السجستاني)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''موذن کی آواز جہاں تک جاتی ہے وہاں تک اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور ہر چیز چاہے خشک ہو یا تر اس کے لئے گواہی دے گی اور نماز میں آکر حاضر ہونے والے کے لئے پچیس نمازوں کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور دو نمازوں کے درمیان ہونے والے گناہ بخش دیے جاتے ہیں''۔ (ابوداؤد)

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَذَّنَ اِثْنَتَیْ عَشْرَۃَ سَنَۃً وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ وَکُتِبَ لَہٗ بِتَاذِیْنِہٖ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ سِتُّوْنَ حَسَنَۃً وَلِکُلِّ اِقَامَۃٍ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَۃً۔ (رواہ ابن ماجہ فی سننہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص نے بارہ سال تک اذان دی اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور ہر روز اس کی ہر اذان کے بدلے ساٹھ اور ہر اقامت کہنے کے بدلے تیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں''۔ (ابن ماجہ)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلَالٌ یُنَادِیْ فَلَمَّا سَکَتَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ ھٰذَا یَقِیْنًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔ (رواہ أبو عبدالرحمن النسائی فی سُننہ)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ ہم رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، بلال نے کھڑے ہو کر اذان دی جب وہ (اذان سے فارغ ہو کر) چپ ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے (اذان کے جواب میں) یقین کے ساتھ وہی کہا جو اس نے کہا ہے تو وہ جنت میں جائے گا''۔ (نسائی)

فضل الدُّعَاءِ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يرد الدُّعَاء بَين الْأَذَان وَالْإِقَامَة۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيث حسن)

اذان اور اقامت کے درمیان کی جانی والی دعا کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا رد نہیں کی جاتی"۔ (ابوداؤد، نسائی، ترمذی)

فضل بِنَاء الْمَسْجِد

عَن عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا يَبْتَغِي بِهِ وَجه الله بنى الله لَهُ مثله فِي الْجَنَّة۔ (اخرجه البُخَارِي وَمُسلم)

مسجد بنانے کی فضیلت

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے "جس کسی نے محض اللہ کے لئے مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کے لئے اسی طرح جنت میں (گھر) بنائے گا"۔ (بخاری ومسلم)

عَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا يذ كر فِيهِ اسم الله بنى الله لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّة۔ (رَوَاهُ ابْن مَاجَه)

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”جس کسی نے مسجد بنائی اس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے، اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں ایک شاندار گھر بنائے گا“۔

(ابن ماجہ)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا كمفحص قطاة اَو اَصْغَرَ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه اَيْضًا)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے چھوٹی سی بھی مسجد بنائی جیسے مرغ سنگ خوار کا گڑھا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا“۔ (ابن ماجہ)

اجر من كنس مَسْجِدًا

عَنْ انس بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ اجُوْرُ اُمَّتِيْ حَتّٰى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوْبُ اُمَّتِيْ فَلَمْ اَرَ ذَنْبًا اَعْظَمَ مِنْ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ اَوْ آيَةٍ اُوْتِيَهَا الرَّجُلُ ثُمَّ نَسِيَهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد)

مسجد کی صفائی کا ثواب

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میری امت کے ثواب مجھے دکھائے گئے ان میں وہ

ثواب بھی تھا جو آدمی مسجد سے خس و خاشاک (مٹا دیتا ہے) میری امت کے گناہ بھی مجھے دکھائے گئے مجھے کسی آدمی کے قرآن کی کوئی سورۃ یا آیت یاد کرنے کے بعد بھلا دینے سے بڑا گناہ کوئی نظر نہیں آیا"۔ (ابوداؤد)

فَضْلُ الْمَشْیِ اِلَی الصَّلَاۃِ وَفَضْلِ صَلَاۃِ الْجَمَاعَۃِ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، صَلَاۃُ الرَّجُلِ فِیْ جَمَاعَۃٍ تَضعف عَلٰی صَلَاتِہٖ فِیْ بَیْتِہٖ وَسُوْقِہٖ خَمْسًا وَعِشْرِیْنَ ضعفًا وَذٰلِکَ اَنَّہٗ اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الْمَسْجِدِ لَا یُخْرِجُہٗ اِلَّا الصَّلَاۃُ لَمْ یخط خطوۃ اِلَّا رفعت لَہٗ بِھَا دَرَجَۃٌ وَحط عَنْہُ بِھَا خَطِیْئَۃٌ فَاِذَا صَلّٰی لَمْ تزل الْمَلَائِکَۃُ تصلی عَلَیْہِ مَا دَامَ فِیْ مُصَلَّاہُ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ، اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ، وَلَا یَزَالُ فِیْ صَلَاۃٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلَاۃَ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیْ وَمُسْلِم بِنَحْوِہٖ)

نماز کے لئے چل کر جانے اور جماعت کی نماز کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جماعت کی نماز کا ثواب گھر اور بازار کی نماز سے پچیس حصہ زیادہ ہے مگر یہ اس وقت جب کہ اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد جائے اور صرف نماز ہی کا شوق اس کو مسجد لایا ہو تو اس کا ایک قدم ایک خطا مٹا دے گا اور دوسرا قدم ایک درجہ بلند کرے گا اور جب تک وہ نماز پڑھتا رہتا ہے فرشتے اس

کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں کہتے ہیں اے اللہ اس کی بخشش فرما، اس پر رحم فرما اور جب تک نماز کا انتظار کرے گا نماز ہی میں شمار ہوگا"۔ (بخاری و مسلم)

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جماعت کی نماز کا ثواب اکیلے پڑھنے سے ستائیس حصہ زیادہ ہے"۔ (بخاری و مسلم)

عَنْ اَبِيْ مُوْسَى عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْظَمُ النَّاسِ اَجْرًا فِي الصَّلَاةِ اَبْعَدُهُمْ فَاَبْعَدُهُمْ مَمْشًى، وَالَّذِيْ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْاِمَامِ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَنَامُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِم)

حضرت ابو موسیٰ عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو جتنے دور سے چل کر نماز کے لئے آتا ہے اسے اتنا ہی زیادہ ثواب ملے گا اور جو شخص نماز کا انتظار کرے اور پھر با جماعت امام کے ساتھ ادا کرے تو اسے اس شخص سے زیادہ ثواب ملے گا جس نے نماز پڑھی اور سو گیا"۔ (بخاری و مسلم)

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهٗ۔ (رَوَاهُ مُسلم)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ ''جس نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی تو گویا اس نے آدھی رات نماز پڑھی اور جس نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی گویا اس نے پوری رات نماز پڑھی''۔ (مسلم)

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ لَا اَعْلَمُ رَجُلًا اَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ وَكَانَ لَا تُخْطِئُهٗ صَلَاةٌ قَالَ فَقِيْلَ لَهٗ اَوْ قُلْتُ لَهٗ لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهٗ فِي الظَّلْمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ قَالَ مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ مَنْزِلِيْ اِلٰى جَنْبِ الْمَسْجِدِ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ يُّكْتَبَ لِيْ مَمْشَايَ اِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوْعِيْ اِذَا رَجَعْتُ اِلٰى اَهْلِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ۔ (رَوَاهُ مُسلم)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کا گھر مسجد سے اتنا دور تھا کہ اس سے زیادہ دور کسی کا نہ تھا اور اس کی کوئی نماز با جماعت فوت نہ ہوتی تھی اس سے لوگوں نے کہا یا میں نے اس سے کہا کہ ایک گدھا خرید لو اس پر سوار ہو کر رات کی تاریکی اور دن کی تپش میں آیا جایا کرو کہا کہ یہ مجھے

پسند نہیں کہ مسجد کے پہلو میں میرا گھر ہو میں تو یہ چاہتا ہوں کہ میرے نشان قدم گھر سے مسجد تک اور مسجد سے گھر تک لکھے جائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ نے تمہارے لئے سب کا سب جمع کر دیا ہے''۔ (مسلم)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ دِيَارُنَا نَائِيَةً مِنَ الْمَسْجِدِ فَارَدْنَا اَنْ نَبِيْعَ بُيُوْتَنَا فَنَقْرُبَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لَكُمْ بِكُلِّ خُطْوَةٍ دَرَجَةٌ۔ (رَوَاهُ مُسلم)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہمارے گھر مسجد سے دور تھے ہم نے ارادہ کیا کہ انہیں بیچ کر مسجد کے قریب آجائیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے روک دیا اور فرمایا کہ ''ہر قدم کے بدلے تمہیں ایک درجہ ملے گا''۔ (مسلم)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تطهر فِیْ بَيْتِهٖ ثُمَّ مَشٰى اِلٰى بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللهِ لِيَقْضِيَ فَرِيْضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللهِ كَانَتْ خطواته اِحْدَاهُمَا تحط خَطِيْئَةً وَالْاُخْرٰى ترفع دَرَجَةً۔ (رَوَاهُ مُسلم)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے اپنے گھر میں اچھی طرح وضو کیا پھر فرض نماز پڑھنے کے لئے کسی مسجد کی طرف چل پڑا تو جو قدم وہ اٹھائے گا اس ایک سے اس کا ایک گناہ معاف ہوگا اور دوسرے سے ایک درجہ بلند ہوگا''۔ (مسلم)

وَعنهُ عَنِ النَّبِیِ صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ مَنۡ غَدَا اِلَی الۡمَسۡجِدِ اَوۡ رَاحَ اَعَدَّ اللهُ لَهُ فِی الۡجَنَّةِ نزلًا كُلَّمَا غَدَا اَوۡرَاحَ۔ (اخرجه البُخاری ومُسلم)

بخاری ومسلم میں انہی سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو صبح یا شام کو مسجد میں نماز با جماعت ادا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی جنت میں مہمانی کرے گا''۔ (بخاری ومسلم)

عَنۡ اَبِیۡ اُمَامَةَ رَضِیَ اللهُ عَنۡهُ اَنَّ رَسُوۡلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ من خرج من بَیته متطهرا اِلٰی صَلَاة مَكۡتُوبَة فَاَجره كَاَجر الۡحَاج الۡمحرم وَمن خرج اِلَی تَسۡبِیح الضُّحٰی لَا ینصبه اِلَّا اِیَّاه فَاَجره كَأَجر الۡمُعۡتَمِر وَصَلَاة علی اثر صَلَاة لَا لَغۡو بَینهمَا كتاب فِی علیین۔

(رَوَاهُ اَبُو دَاوُد)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص اپنے گھر سے فرض نماز کے لئے وضو کر کے نکلے تو اس کا اجروثواب احرام والے حاجی کی طرح ہے اور جو نکلا چاشت کی تسبیح کی طرف نہیں اٹھایا اس کو مگر اس تسبیح نے پس اس کا ثواب عمرہ کرنے والے کی طرح ہے اور نماز پر دوسری نماز کہ جن کے درمیان کوئی فضول کام نہ کیا ہو کتاب ہے علیین میں''۔ (ابوداود)

فائدہ: یہاں تسبیح سے مراد نماز ہے اور کتاب ہے علیین میں کا مطلب یہ ہے کہ علیین میں لکھی جائے گی۔

عَن بُرَيْدَةَ بن الحصيب الأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بشر المَشَّائِينَ فِي الظُّلم إِلَى المَسَاجِدِ بِالنورِ التَّام يَوْم القِيَامَةِ۔
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالتِّرمِذِي، وَقَالَ حَدِيث غَرِيب وَعَن أنس بن مَالك مثله. رَوَاهُ ابن مَاجه)

حضرت بریدہ بن الحصیب اسلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو لوگ اندھیری رات میں چل کر مسجدوں کی طرف (نماز پڑھنے) آتے ہیں انہیں قیامت کے دن پورے اور کامل نور کی بشارت دے دو“۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

عَن ابي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْل الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم المشاؤون إِلَى المَسَاجِدِ فِي الظُّلم أُولَئِكَ الخواضون فِي رَحْمَةِ الله۔

حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اندھیری راتوں میں چل کر مسجدوں میں آنے والے اللہ کی رحمت میں غوطہ زن ہوتے ہیں“۔ (ابن ماجہ)

عَن سهل بن سعد رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْل الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسلم ليبشر المشاؤون فِي الظُّلم إِلَى المَسَاجِدِ بِنور تَامٍّ يَوْم القِيَامَةِ۔ (رَوَاهُمَا ابن مَاجه)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اندھیری راتوں میں مسجدوں میں آنے والوں کو قیامت کے دن

پورے نور کی بشارت دے دو"۔ (ابن ماجہ)

فضل الصَّفّ الاول

عَن ابی بن کَعب رَضِیَ اللہُ عَنہُ قَالَ صلی بِنَا رَسُول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَومًا الصُّبح فَقَالَ اشاھد فلَان قَالُوا لَا قَالَ اشاھد فلَان قَالُوا لَا قَالَ اِن ھَاتین الصَّلَاتَینِ اثقل الصَّلَوات علی الْمُنَافِقین وَلَو تعلمُونَ مَا فیھمَا لأتیتموھما وَلَو حبوا علی الرکب وَاِن الصَّفّ الأول علی مثل صف الْمَلَائِکَۃ وَلَو علمتُم فضیلته لابتدرتموہ وَاِن صَلَاۃ الرجل مَعَ الرجل ازکی من صلَاته وَحدہ وَصلَاته مَعَ الرجلَین ازکی من صلَاته مَعَ الرجل وَمَا کثر فَھُوَ احب اِلَی اللہ تَعَالٰی۔

(رَوَاہُ اَبُو دَاوُد وَابنِ مَاجه فِی سُنَنھِمَا)

پہلی صف کی فضیلت

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور "پوچھا فلا آدمی ہے؟" صحابہؓ نے عرض کیا "نہیں" فرمایا "فلاں ہے؟" انہوں نے عرض کیا "نہیں" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ دو نمازیں (فجر، عشاء) منافقوں کے لئے بہت بھاری ہیں اگر انہیں ان کی فضیلت معلوم ہوتی تو ضرور آتے اگر چہ کھسک کھسک کر آتے۔

پہلی صف فرشتوں کی صف ہوتی ہے اگر تمہیں اس کی فضیلت کا علم ہوتا تو تم اس پر ٹوٹ ٹوٹ پڑتے، تم میں سے کسی کے اکیلے نماز پڑھنے سے ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنا کہیں بہتر ہے اور دو آدمیوں کے ہمراہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ایک آدمی کے ساتھ جماعت سے کہیں بہتر ہے اور جماعت کی نماز میں جتنے آدمی زیادہ ہوں گے اللہ تعالیٰ کو اتنے ہی محبوب ہوں گے"۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

عَنْ ابی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو تعلمُونَ مَا فِي الصَّفِّ الْمُقدم لكَانَتْ قرعَة۔ (رَوَاهُ مُسلم وَقد تقدم فِي مَعْنَاهُ فِي الصَّحِيحَيْن)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر لوگ پہلی صف کی فضیلت جان لیں (اور اس کے حاصل کرنے میں مقابلہ ہو) تو پھر قرعہ ڈالنے پر مجبور ہو جائیں"۔ (بخاری و مسلم)

وَعنهُ قَالَ قَالَ رَسُول الله صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسلم خير صُفُوف الرِّجَال اَولهَا وشرها آخرهَا وَخير صُفُوف النِّسَاء آخرهَا وشرها اَولهَا۔ (رَوَاهُ مُسلم)

انہی سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مردوں کی پہلی صف بہتر ہے اور پچھلی بری اور عورتوں کی پہلی صف بری ہے اور پچھلی بہتر (یعنی ثواب کے لحاظ سے)"۔ (مسلم)

عَن عبد الله بن مَسْعُود رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْمَرْأَ ةِ فِي بَيتِهَا افضل من صلَاتهَا فِي حُجْرَتهَا وصلاتها فِي مخدعها افضل من صلَاتهَا فِي بَيتِهَا۔ (رَوَاهُ اَبُودَاوُد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''عورت کی نماز جو اس کے کمرے میں ہو اس نماز سے بہتر ہے جو کسی عام کمرے میں ہو''۔ (ابوداؤد)

فضل التَّأْمِين

عَن ابی هُرَيرَة رَضِيَ اللهُ عَنهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى الله عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمن الاِمَام فَامنُوا فَاِنَّهُ من وَافق تامينه تَأْمِين الْمَلَائِكَة غفر لَهُ مَا تقدم من ذنبه۔
(رَوَاهُ البُخَارِي وَمُسلم)

آمین کہنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جب امام (سورۃ الفاتحہ کے ختم پر) آمین کہے تو تم مقتدی بھی آمین کہو۔ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہوگی اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے''۔ (بخاری ومسلم)

فضل التَّحْمِيد

عَن ابی هُرَيرَة رَضِيَ اللهُ عَنهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ

وَسَلَّمَ قَالَ إِذا قَالَ الإِمَام سمع الله لمن حمده فقولوا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوله قول الْمَلَائِكَة غفر لَهُ مَا تقدم من ذنبه۔ (رَوَاهُ البُخَارِي وَمُسلم)

تحمید (سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کے بعد) رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب امام سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو جس کی یہ تحمید فرشتوں کی تحمید کے موافق ہوگی اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے“۔ (بخاری و مسلم)

فضل الصَّلَوات الْخمس

عَن ابي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول اَرَاَيْتُم لَو اَن نَهرا بِبَاب احدكُم يغْتَسل فِيهِ كل يَوْم خمْسا مَا تَقول ذٰلِك يبْقى من درنه قَالُوا لَا يبْقى من درنه شَيْئا قَالَ فَذٰلِك مثل الصَّلَوات الْخمس يمحو الله بِهِ الْخَطَايَا۔ (رَوَاهُ البُخَارِي وَمُسلم)

پانچوں نمازوں کی فضیلت

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ”بتاؤ اگر تم میں سے کسی کے دروازہ پر ایک نہر

جاری ہو جس میں وہ پانچ مرتبہ روزانہ غسل کرتا ہو کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہے گا؟" صحابہؓ نے عرض کیا کہ کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہی حال پانچ نمازوں کا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے گناہوں کو زائل کر دیتے ہیں"۔ (بخاری و مسلم)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقُوْلُ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَی الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِمَا بَیْنَهُنَّ اِذَا اجْتَنَبَتِ الْكَبَائِرَ۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ کے بعد دوسرا جمعہ پڑھنا اور ایک رمضان سے دوسرا رمضان ...... درمیانی گناہوں کو مٹا دیتے ہیں بشرطیکہ آدمی کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے"۔ (مسلم)

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّاَ لِلصَّلَاةِ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ مَشٰی اِلَی الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ فَصَلَّاهَا مَعَ الْجَمَاعَةِ اَوْفِی الْمَسْجِدِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ وَقَالَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتَمَّ الْوُضُوْءَ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ فَالصَّلَوَاتُ الْمَكْتُوْبَاتُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَیْنَهُنَّ

اَخْرَجَهُمَا۔ (مُسلم وقد اخرج البخاری الأخیر بمعناہ)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''جس آدمی نے اچھی طرح وضو کیا پھر فرض نماز کے لئے چل پڑا، اس نے مسجد میں جماعت سے نماز پڑھی، اللہ اس کے گناہ معاف کردے گا جس نے اللہ کے حکم کے تحت پورا وضو کیا تو پانچوں فرض نمازیں درمیانی گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں''۔ (مسلم)

عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ حَجَّةِ الْوِدَاعِ فَقَالَ اِتَّقُوا اللّٰهَ وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَادُّوْا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ وَاطِيْعُوْا اِذَا اَمَرَكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ۔

(رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے مو[illegible] پر خطاب فرماتے ہوئے سنا فرمایا ''اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اپنی پانچوں نمازیں پڑھتے رہو، اپنے رمضان کے روزے رکھو، اپنے مالوں کی زکوۃ ادا کرتے رہو، اپنے حاکموں کی اطاعت کرتے رہو......تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہوجاؤ گے''۔ (ترمذی)

فضل يوم الْجُمُعَة وفضل الرواح وَذكر السَّاعَة الَّتِي فِيهَا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ خیر یَوْم طلعت عَلَيْهِ الشَّمْس يَوْم الْجُمُعَة فِيهِ خلق آدم وَفِيه أدخل الْجنَّة وَفِيه اخرج مِنْهَا وَلَا تقوم السَّاعَة إِلَّا فِي يَوْم الْجُمُعَة۔ (رَوَاهُ مُسلم)

جمعہ کی فضیلت، جمعہ کے لئے جانا اور خاص قبولیت کی گھڑی کا ذکر

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کائنات میں سب سے بہترین دن جمعہ کا ہے اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اسی دن جنت میں داخل کئے گئے اور اسی دن جنت سے (اس دنیا میں لانے کے لئے) نکالے گئے اور قیامت بھی جمعہ ہی کو ہوگی''۔ (مسلم)

عَن أَوْس بن أَوْس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن من افضل أيامكم يَوْم الْجُمُعَة فِيهِ خلق آدم وَفِيه قبض وَفِيه النفخة وَفِيه الصعقة فَأَكْثرُوا عَلَيّ من الصَّلَاة فِيهِ فَإِن صَلَاتكُمْ معروضة عَليّ، قَالَ قَالُوا يَا رَسُول الله كَيفَ تعرض صَلَاتنَا عَلَيْك وَقد ارمت؟ قَالَ يَقُولُونَ بليت فَقَالَ إِن الله عز وَجل حرم على الأَرْض اجساد الْأَنْبِيَاء وَقَالَ بَعضهم أَن تَأْكُل اجساد الْأَنْبِيَاء (رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه)

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جمعہ کا دن افضل ترین دنوں میں سے ہے۔ اسی میں آدم علیہ

السلام کی تخلیق ہوئی، اسی میں ان کا وصال ہوا اسی میں قیامت کا صور پھونکا جائے گا، اور اسی میں موت اور فنا کی بے ہوشی اور بے حسی ساری مخلوقات پر طاری ہوگی۔ لہٰذا تم لوگ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے اور پیش ہوتا رہے گا"، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "وصال کے بعد ہمارا درود آپ پر کیسے پیش ہوگا کہ آپ کا جسم اطہر تو محفوظ نہیں ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کے جسموں کو زمین پر حرام کر دیا ہے (کہ وصال کے بعد بھی ان کے جسم قبروں میں بالکل صحیح سالم رہتے ہیں، زمین ان میں کوئی تغیر پیدا نہیں کرسکتی)" اور بعض نے کہا کہ یوں بھی روایت آئی ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ نبیوں کے جسموں کو کھائے"۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

عَن سلمَان الْفَارِسِی رَضِیَ اللهُ عَنهُ قَالَ، قَالَ رَسُول الله صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ لَا یغْتَسل رجل یَوم الْجُمُعَة ویتطهر مَا اسْتَطَاعَ من طهر ویدهن من دهنه أَو یمس من طیب بَیته ثمَّ یخرج فَلَا یفرق بَین اثْنَیْنِ ثمَّ یُصَلِّی مَا کتب لَهُ ثمَّ ینصت إِذا تکلم الإِمَام إِلَّا غفر لَهُ مَا بَینه وَبَین الْجُمُعَة الأُخْرَی۔ (رَوَاهُ البُخَارِی)

حضرت سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو آدمی جمعہ کے دن غسل کرے اور جہاں تک ہو سکے صفائی پاکیزگی کا اہتمام کرے اور جو تیل خوشبو اس کے گھر ہو وہ لگائے، پھر وہ گھر

سے نماز کے لئے جائے اور مسجد میں پہنچ کر اس کی احتیاط کرے کہ جو دو آدمی ساتھ ساتھ بیٹھے ہوں ان کے بیچ میں نہ بیٹھے، پھر جو نماز (فرض، سنت، نفل) اس کے لئے مقدر ہوں وہ پڑھے۔ پھر جب امام خطبہ دے تو توجہ اور خاموشی کے ساتھ اس کو سنے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان کی اس کی ساری خطائیں معاف کردی جائیں گی"۔ (بخاری)

عَنْ اَبِی هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من اغتسل یَوْمَ الْجُمُعَۃِ غسل الْجَنَابَۃِ فَکَاَنَّمَا قرب بَدَنَۃً وَمن رَاحَ فِی السَّاعَۃِ الثَّانِیَۃِ فَکَاَنَّمَا قرب بقرۃ وَمن رَاحَ فِی السَّاعَۃِ الثَّالِثَۃِ فَکَاَنَّمَا قرب کَبْشًا اقرن وَمن رَاحَ فِی السَّاعَۃِ الرَّابِعَۃِ فَکَاَنَّمَا قرب دجاجۃ وَمن رَاحَ فِی السَّاعَۃِ الْخَامِسَۃِ فَکَاَنَّمَا قرب بَیْضَۃً فَاِذا خرج الْاِمَامُ حضرت الْمَلَائِکَۃُ یَسْتَمِعُوْنَ الذِّکر۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِی وَمُسْلِم)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص نے جمعہ کے دن خوب اچھی طرح غسل کیا پھر نماز جمعہ کے لئے گیا، تو گویا اس نے ایک اونٹ کی قربانی کی اور جو شخص اس کے بعد دوسری ساعت میں گیا تو اس نے گائے کی قربانی کی اور جو تیسری ساعت میں گیا تو گویا اس نے ایک دنبہ قربان کیا اور جو چوتھی ساعت میں گیا اس نے مرغی کی قربانی دی اور جو پانچویں ساعت میں گیا اس نے گویا ایک انڈہ ہی قربان کیا اور

اگر امام خطبہ کے لئے باہر آ گیا ہے (اور وہ ابھی تک نہ پہنچ سکا) تو فرشتے بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف مشغول ہو کر سننے لگتے ہیں"۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْل اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من توضّأ فاحسن الْوضُوء ثمّ اَتَی الْجُمُعَة فاستمع وانصت غفر لَهُ مَا بينه وَبَين الْجُمُعَة وَزِيَادَة ثَلَاثَة أَيَّام وَمن مس الْحَصَى فقد لغا۔ (رَوَاهُ مُسلم)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص جمعہ کے دن گھر سے اچھی طرح وضو کر کے مسجد میں آئے اور خوب دھیان سے خطبہ سنے تو اِس جمعہ سے لے کر اُس جمعہ تک کی تمام خطائیں معاف ہو جائیں گی بلکہ تین دن مزید اور جو خطبہ کے وقت کنکریوں سے کھیلتا رہا اس نے لغو اور فضول کام کیا"۔ (مسلم)

عَنْ اَوْس بن اَوْس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من غسل واغتسل وَغدا وابتكر ودنا من الاِمَام وَلم يلغ كَانَ لَهُ بِكُل خطْوَة عمل سنة صيامها وقيامها، وَفِي رِوَايَة، وَمَشي وَلم يركب۔

(رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِي وَابن مَاجه وَالتِّرْمِذِي وَقَالَ: حَدِيث حسن)

حضرت اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص خوب اچھی طرح سے غسل کر کے جلدی سے پہلے وقت میں جمعہ کے لئے پہنچے اور امام کے قریب بیٹھے اور کوئی فضول کام نہ کرے تو

اسے اپنے ہر قدم کے بدلے ایک ایک سال کے عمل کا ثواب ملے گا جس میں روزہ رکھا گیا ہو اور رات کو عبادت میں قیام کیا گیا ہو" ایک روایت میں ہے کہ "وہ چل کر گیا ہو سوار ہو کر نہیں"۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ترمذی)

عَن ابی هُرَیرَة رَضِیَ اللهُ عَنهُ قَالَ. قَالَ رَسُول الله صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ اِن فِی الجُمُعَة لساعة لَا یُوَافِقهَا مُسلم قَائِم یُصَلِّی یسْأَل الله خیرا اِلَّا اعطاہُ اِیَّاہ وَقَالَ بِیَدِہٖ یقللها یزهدها هٰکَذَا۔ (اخرجه مُسلم واخرجه البُخَارِی بِنَحوِہٖ)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ اگر کسی مسلمان بندے کو حسن اتفاق سے اس گھڑی میں خیر اور بھلائی کی کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے مانگنے کی توفیق مل جائے تو اللہ اس کو عطا ہی فرما دیتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اس ساعت کے تھوڑے ہونے کا اشارہ کیا"۔ (بخاری، مسلم)

عَن ابی بردة بن ابی مُوسَی الاَشعَرِیّ رَضِیَ اللهُ عَنهُ قَالَ، قَالَ لی عبد الله بن عمر اسمعت اَبَاكَ یحدث عَن رَسُول الله صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فِی شَأن سَاعَة الجُمُعَة؟ قَالَ قلت نعم سمعته یَقُول سَمِعت رَسُول الله صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ یَقُول. هِیَ مَا بَین اَن یجلس الاِمَام اِلَی اَن تقضی الصَّلَاة۔ (رَوَاہُ مُسلم)

حضرت ابو بردہ بن ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم نے اپنے والد سے ''جمعہ کی گھڑی'' کی شان میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سنا؟ میں نے کہا ''ہاں'' وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتے تھے ''وہ ساعت وگھڑی امام کے خطبہ پڑھنے سے لے کر نماز سے فارغ ہونے تک ہے''۔ (مسلم)

وَعَنْ عَمْرِو بن عَوْف الْمُزَنِيّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةَ لَا يَسْأَلُ الْعَبْدُ فِيهَا شَيْئًا اِلَّا اٰتَاهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ اَيَّةُ سَاعَةٍ هِيَ؟ قَالَ حِيْنَ تُقَامُ الصَّلَاةُ اِلَى لَاِنْصِرَافِ مِنْهَا۔

(اخرجه ابن ماجه والترمذي وقال حديث حسن غريب)

حضرت عمرو بن عوف المزنی رضی اللہ عنہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جمعہ کے دن میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اگر اللہ کا کوئی بندہ اس میں اس سے دعا مانگے اور سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز (جو دعا میں مانگی) عطا فرما دیتے ہیں'' صحابہ نے عرض کیا کہ وہ گھڑی کونسی ہے؟ فرمایا ''نماز کے شروع ہونے سے لے کر ختم ہونے تک''۔

(ابن ماجہ، ترمذی)

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَيِّ شَيْءٍ سمي يَوْمُ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ لِاَنَّ فِيهِ طبعت طِينَةُ اَبِيكَ آدم وفيها الصعقة والبعثة وفيها

البطشة وَفِي آخر ثلاث ساعات مِنْهَا ساعة من دعا الله فِيهَا اسْتُجِيبَ لَهُ۔ (رواه الإمام أحمد)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ جمعہ کا یہ نام کیوں رکھا گیا؟ فرمایا ''اس میں تمہارے باپ آدم علیہ السلام کی مٹی پکائی گئی ، اسی میں موت وفنا کی بے ہوشی اور بے حسی مخلوقات پر طاری ہوگی ، اسی میں لوگ دوبارہ اٹھائے جائیں گے ، اسی میں پکڑ ہوگی ، اس کی آخری تین ساعتوں میں سے ایک ساعت ایسی ہے کہ اس میں جس کسی نے اللہ سے کوئی دعا کی قبول ہوتی ہے''۔ (احمد)

عَن جَابر بن عبد الله رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوم الْجُمُعَة اثْنَا عشر سَاعَة فِيهَا سَاعَة لَا يُوجد عبد مُسلم يسْأَل الله شَيْئا إِلَّا آتَاهُ إِيَّاه فالتمسوها آخر سَاعَة بعد الْعَصْر۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِي)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جمعہ کی بارہ گھڑیاں ہیں ان میں ایک ساعت وگھڑی ایسی ہے کہ جو کسی بندہ مسلم کو مل جائے اور وہ اس میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرے تو اللہ اسکی دعا قبول کرتے ہیں پس تم اس گھڑی کو عصر کے بعد کی آخری گھڑی تک تلاش کرتے رہو''۔ (ابوداؤد، نسائی)

فضل رَكْعَتي الْفجْر وَغَيرهمَا من السّنَن

عَن عَائِشَة رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ رَكعَتَا الْفجر خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔
(رَوَاهُ مُسلم)

فجر اور اس کے علاوہ کی سنتوں کی فضیلت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''فجر کی دو رکعت سنت دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے زیادہ بہتر ہیں''۔ (مسلم)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ثابر على اثْنَتَيْ عشرَة رَكْعَة فِي الْيَوْم وَاللَّيْلَة دخل الْجنَّة اَرْبعا قبل الظّهْر وَرَكْعَتَيْنِ بعْدهَا وَرَكْعَتَيْنِ بعد الْمغرب وَرَكْعَتَيْنِ بعد الْعشَاء وَرَكْعَتَيْنِ قبل الْفجْر۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيوَابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِي وَقَالَ غَرِيب)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جس کسی نے دن رات میں ۱۲ رکعت سنت کی پابندی سے ادا کیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔ چار ظہر سے پہلے اور دو اس کے بعد، دو مغرب کے بعد اور دو عشاء کے بعد اور دو فجر سے پہلے''۔ (نسائی، ابن ماجہ، ترمذی)

عَنْ ام حَبِيبَة رَضِيَ الله عَنْهَا زوج النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَت سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول من حَافظ على أَربع رَكْعَات قبل الظّهْر وَأَرْبع بعْدهَا حرمه الله على النَّار۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَه وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ)

ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا ''جس کسی نے ظہر سے پہلے چار رکعت سنت اور اس کے بعد دو سنت پابندی سے پڑھیں اللہ اس پر دوزخ کی آگ حرام کردے گا''۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ترمذی)

فضل رَکْعَتَی الْفجر وَالْوَصِیَّة بهم

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِی خلیلی بِثَلَاث بصیام ثَلَاثَةِ اَیَّام من کل شهر ورکعتی الضُّحٰی وَاَن اوتر قبل اَن ارقد۔ (اخرجه البُخَارِی وَمُسلم)

فجر کی دو رکعتوں کی اہمیت وفضیلت

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ مجھے میرے خلیل علیہ الصلوۃ والسلام نے تین باتوں کا تاکیدی حکم دیا ''ہر ماہ کے تین روزے رکھنے، چاشت کی دو رکعت پڑھنے اور سونے سے قبل وتر پڑھنے کا''۔ (بخاری، مسلم)

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یصبح علی کل سلامی من احدکُم صَدَقَة فَکل تَسْبِیحَة صَدَقَة وکل تَحْمِیدَة صَدَقَة وکل تَهْلِیلَة صَدَقَة وکل تَکْبِیرَة صَدَقَة وَامر بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَة وَنهی عَنِ الْمُنکر صَدَقَة وَیُجزِء من ذٰلِك رَکْعَتَانِ یر کعهما من الضُّحٰی۔ (رَوَاہُ مُسلم)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''تمہارے جسم کے ہر جوڑ پر صدقہ ہے، ہر تسبیح (سُبْحَانَ اللہِ) صدقہ ہے، ہر تحمید (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ) صدقہ ہے، ہر تہلیل (لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ) صدقہ ہے، ہر تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَر) صدقہ ہے نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب سے وہ چاشت کی دو رکعت کافی ہو جاتی ہیں جو وہ پڑھتا ہے''۔ (مسلم)

عَنْ ابِی الدَّرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَوْصَانِی حَبِیبِی بِثَلَاث لن ادعھن مَا عِشْت بصیام ثَلَاثَۃ اَیَّام من کل شھر وَصَلَاۃ الضُّحیٰ وَبِاَن لَا اَنَام حَتّٰی اوتر۔ (رَوَاہُ مُسلم)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے میرے خلیل علیہ الصلوۃ والسلام نے تین باتوں کی وصیت فرمائی کہ زندگی بھر ان پر عمل پیرا رہوں ''ہر ماہ کے تین روزے رکھنے، چاشت کی دو رکعت نماز پڑھنے اور وتر پڑھنے سے پہلے نہ سونے کی وصیت فرمائی''۔ (مسلم)

عَنْ ابِی ھُرَیْرَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ، قَالَ رَسُول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم من حافظ علی شُفْعَۃ الضُّحیٰ غفرت ذُنُوبہ وَاِن کَانَت مثل زبد الْبَحْر۔ (اخرجہ ابْن مَاجہ)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس کسی نے چاشت کی دو رکعت نماز کی پابندی کی اس کے گناہ اگر سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوئے تو بخش دیئے جائیں گے''۔ (ابن ماجہ)

عَن ام حَبِيبَة زوج النَّبِی صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَت قَالَ رَسُول الله صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من عبد مُسلم يُصَلِّی لله كل يَوم اثْنَتَیْ عشرَة رَكْعَة تَطَوّعا غير فَرِيضَة إِلَّا بنی الله لَهُ بَيْتا فِی الْجنَّة۔ (رَوَاهُ مُسلم)

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ’’جس کسی بندہ مسلم نے فرضوں کے علاوہ اللہ کے لئے ہر روز بارہ رکعت پڑھیں، اللہ تعالیٰ اس لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا‘‘۔ (مسلم)

وَمن فضل صَلَاة الضُّحَی أَيْضا

عَن معَاذ بن انس الْجُهَنِیّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قعد فِی مُصَلَّاهُ حِين ينْصَرف من صَلَاة الصُّبْح حَتَّی يسبح رَكْعَتی الضُّحَی لَا يَقُول إِلَّا خيرا غفر لَهُ خطاياه وَإِن كَانَت أَكثر من زبد الْبَحْر۔ (اخرجه أَبُو دَاوُد)

چاشت کی نماز کی فضیلت

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’جو شخص صبح کی نماز پڑھنے کے بعد وہیں اپنی جگہ پر بیٹھا رہا یہاں تک کہ اس نے چاشت کی دو رکعت نماز بھی پڑھی خیر و بھلائی کے علاوہ

اور کوئی بات نہ کی تو اگر اس کے گناہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوئے تو بھی بخش دیئے جائیں گے''۔ (ابوداؤد)

عَنْ أنس بن مَالك رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول من صلى الضُّحَى ثنتي عشرَة رَكْعَة بنى اللهُ لَهُ قصرا فِي الْجنَّة من ذهب۔

(اخرجه ابْن مَاجه وَالتِّرْمِذِي وَقَالَ حَدِيث غَرِيب)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس کسی نے چاشت کی بارہ رکعت پڑھیں تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے سونے کا گھر بنائے گا''۔ (ابن ماجہ، ترمذی)

عَنْ نعيم بن همار قَالَ سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول يَقُول الله عز وَجل ابْن آدم لَا تعجزن أَربع رَكْعَات فِي اول نهارك اكفك۔ (آخرجه رَوَاهُ أَبُو دَاوُد)

حضرت نعیم بن ہمار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے! دن کے شروع میں تم چار رکعت پڑھتے رہو میں دن کے آخر تک تمہارے لئے کافی ہوں گا''۔

(ابوداؤد)

فضل الْأَرْبَع قبل الْعَصْر

عَنْ ابْن عمر رَضِي الله عَنْهُمَا قَالَ، قَالَ رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رحم الله امْرأ صلى قبل الْعَصْر أَرْبعا۔

(رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ)

عصر کی نماز سے پہلے چار رکعت کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو عصر کی نماز سے پہلے چار رکعت پڑھتا ہے"۔ (ابوداؤد، ترمذی)

فائدہ: یہ چار رکعت سنت غیر مؤکدہ ہے۔

فضل السُّجُود للواحد المعبود

عَنْ معدان بن ابی طَلْحَةَ الْیَعْمرِی قَالَ لقِیت ثَوْبَان مولی رَسُول الله صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقلت اَخْبرنِی بِعَمَل اعمله یدخلنی الله بِهِ الْجنَّة اَو قَالَ قلت احب الْاَعْمَال إِلَی الله عز وَجل فَسكت ثمَّ سَأَلته فَسكت ثمَّ سَأَلته الثَّالِثَة فَقَالَ سَأَلت عَن ذٰلِك رَسُول الله صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَیْك بِكَثْرَة السُّجُود فَاِنَّك لَا تَسْجد لله سَجْدَة إِلَّا رفعك بهَا دَرَجَة وَحط عَنْك بهَا خَطِیئَة قَالَ معدان ثمَّ لقِیت اَبَا الدَّرْدَاء رَضِیَ اللهُ عَنْهُ فَسَأَلته فَقَالَ لی مثل مَا قَالَ لی ثَوْبَان۔ (رَوَاهُ مُسلم)

اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کی فضیلت

حضرت معدان بن ابی طلحہ یعمری کا بیان ہے کہ میں رسول پاک صلی اللہ

علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان سے ملا تو میں نے ان سے کہا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے کہ جس پر عمل کرتا رہوں تو مجھے اللہ جنت میں داخل کردے یا میں نے ان سے یوں کہا کہ مجھے ایسا عمل بتا دیجئے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے پیارہ ہو، وہ اس پر خاموش ہوگئے، میں نے دوبارہ پوچھا، تو بھی خاموش رہے، پھر میں نے تیسری بار پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے اس بارے میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم زیادہ سے زیادہ سجدے کرتے رہنا تم جو بھی سجدہ اللہ کے لئے کرتے ہو اس سے اللہ تعالیٰ تمہارا ایک درجہ بلند کردیتا ہے اور ایک گناہ ختم کردیتا ہے"۔ معدان کا بیان ہے کہ پھر میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ملا ان سے پوچھا تو انہوں نے بھی وہی بات بتائی جو مجھے ثوبان نے بتائی تھی۔ (مسلم)

عَن عبادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللهُ عَنهُ أنه سمع رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول مَا من عبد مُسلم يسْجد لله سَجْدَة إِلَّا كتب الله لَهُ بهَا حَسَنَة ومحا عَنهُ بهَا سَيِّئَة وَرفع لَهُ بهَا دَرَجَة فاستكثروا من السُّجُود۔ (رَوَاهُ ابْن مَاجَه)

حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "جو بندہ مسلم اللہ کے لئے ایک سجدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے لئے ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کا درجہ بلند کردیتا ہے پس تم زیادہ سے زیادہ سجدے کیا کرو"۔

(ابن ماجہ)

عَن ربيعَة بن كَعْب الْأَسْلَمِيّ، قَالَ كنت أبيت مَعَ النَّبِي

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُه بوضوئه وحاجته فقَالَ لي سل فقلت اَساَلك مرافقتك فِي الْجَنَّة قَالَ اَو غير ذٰلك قلت هُوَ ذَاك قَالَ فاعنى على نفسك بِكَثْرَةِ السُّجُود۔

(رَوَاهُ مُسلم)

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں رات کو بھی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہا کرتا تھا۔ میں وضو اور دیگر جو ضرورت ہوتی اس کا اہتمام کرتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ''کچھ مانگو'' میں نے عرض کیا مجھے جنت میں آپ کی رفاقت چاہئے'۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ''کچھ اور'' میں نے عرض کیا بس یہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اپنے بارے میں کثرت سجود سے تم بھی میری مدد کرتے رہنا''۔ (مسلم)

عَنْ اَبِىْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللهِ أَخْبِرْنِىْ بِعَمَلٍ اَسْتَقِيْمُ عَلَيْهِ وَاَعْمَلُهُ. قَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ فَاِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَكَ اللهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيْئَةً۔

(رواه ابن ماجه)

حضرت ابو فاطمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے کہ جس پر استقامت کے ساتھ عمل کرتا رہوں فرمایا ''پس سجدے کرتے رہو۔ پس تم جو بھی اللہ کے لئے سجدہ کرو گے اس سے اللہ تعالیٰ تمہارا ایک درجہ بلند کر دے گا اور تمہارا ایک گناہ معاف کر دے گا''۔ (ابن ماجہ)

فضل قیام شھر رَمَضَان

عَن ابی ھُرَیْرَۃ رَضِیَ اللہُ عَنہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من صَامَ رَمَضَان اِیمَانًا واحتسابا غفر لَہُ مَا تقدم من ذنبہ وَمن قَامَ لَیْلَۃَ الْقدر اِیمَانًا واحتسابا غفر لَہُ مَا تقدم من ذنبہ۔ (أخرجه البُخَارِی وَمُسلم)

رمضان میں قیام کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس کسی نے پورے ایمان ویقین اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے گئے اور جو پورے ایمان ویقین اور ثواب کی نیت کے ساتھ شب قدر کی عبادت کے لئے کھڑا رہا تو اس کے پہلے گناہ بھی بخش دیئے گئے“۔ (بخاری ومسلم)

فضل قیام شھر رَمَضَان مَعَ الاِمَام

عَن ابی ذر رَضِیَ اللہُ عَنہُ قَالَ صمنا مَعَ رَسُول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلم یقم بِنَا شَیْئًا من الشَّھْر حَتّٰی بَقِی سبع فَقَامَ بِنَا حَتّٰی ذھب ثلث اللَّیْل فَلَمَّا کَانَت اللَّیْلَۃ السَّادِسَۃ لم یقم بِنا فَلَمَّا کَانَت الْخَامِسَۃ قَامَ بِنَا حَتّٰی ذھب شطر اللَّیْل فَقلت یَا رَسُول اللہ لَو نفلتنا قیام

هَذِهِ اللَّيۡلَةَ قَالَ فَقَالَ إِن الرجل إِذا صلی مَعَ الإِمَامِ حَتّٰی ینصَرف حسب لَهُ قیام لَیۡلَةٍ قَالَ فَلَمَّا كَانَت الرَّابِعَة لم یقم بِنَا فَلَمَّا كَانَت الثَّالِثَة جمع أَهله نِسَاءَهُ وَالنَّاس فَقَامَ بِنَا حَتّٰی خشینا أَن یفوتنا الۡفَلاح قَالَ قلت وَمَا الۡفَلاح قَالَ السُّحُور ثُمَّ لم یقم بِنَا بَقِیَّة الشَّهۡر ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِي وَابۡن مَاجه وَالتِّرۡمِذِي وَقَالَ: حَدِيث حسن صَحِيح)

رمضان کے مہینے میں امام کے ساتھ قیام کی فضیلت

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روزے رکھے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کچھ بھی نماز نہ پڑھائی یہاں تک کہ سات راتیں باقی رہ گئیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک تہائی رات تک نماز پڑھائی (یہ تئیسویں رات تھی) پھر باقی رہ جانے والی راتوں میں سے چھٹی رات (چوبیسویں رات) میں نماز نہیں پڑھائی پھر جب پانچویں رات (۲۵ ویں رات تھی) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ے ہمیں آدھی رات تک نماز پڑھائی۔ پس میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ ہمیں پوری رات نماز پڑھا دیتے (تو بہتر ہوتا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب کوئی شخص امام کے ساتھ فرض نماز پڑھ کر چلا جاتا ہے تو اسے پوری رات نماز پڑھنے کا ثواب ملتا رہتا ہے“۔ صحابی کہتے ہیں کہ پھر جب چوتھی رات (۲۶ ویں) تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلمنے ہمیں نماز نہیں پڑھائی۔ پھر جب تیسری رات (۲۷ ویں) رات تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں، بیویوں

اور دیگر لوگوں کو جمع کر کے ہمیں نماز پڑھائی اور اتنی دیر تک پڑھائی کہ ہمیں ڈر لگا کہ کہیں ہم سے فلاح نہ رہ جائے۔ کسی نے ان (ابوذرؓ) سے پوچھا کہ فلاح کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ اس سے سحری مراد ہے پھر باقی راتوں میں آپ نے ہمیں نماز نہیں پڑھائی۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ترمذی)

فائدہ: اس حدیث میں نماز تراویح کا ذکر ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورے ماہ تراویح نہیں پڑھائی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں اس پر عمل ہوا۔

فضل صَلَاةِ النَّافِلَةِ فِي الْبيُوت

عَنْ زيد بن ثابت رَضِيَ اللهُ عَنْهُ احتجر رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حجيرة بخصفة أو حَصِير فَخرج رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيهَا قَالَ فتتبع اِلَيْهِ رجال وَجَاءُوا يصلون بِصَلَاتِهِ قَالَ ثُمَّ جَاءُوا لَيْلَة فَحَضَرُوا وَاَبْطَا رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُم قَالَ فلم يخرج اِلَيْهِم فرفعُوا أَصْوَاتهم وحصبوا الْبَاب فَخرج اِلَيْهِم رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مغضبا فَقَالَ لَهُم رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ صنيعكم حَتَّى ظَنَنْت انه سَيُكْتَبُ عليكُمْ وَلَوْ كتب عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهِ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاة

اَلْمَرْءِ فِیْ بَیْتِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَکْتُوْبَةَ هٰکَذَا۔

(رواہ مسلم ورواہ البخاری بنحوہ)

گھر میں نفل نماز کی فضیلت

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مسجد میں) ایک چٹائی کا حجرہ بنا لیا تھا جس میں نماز پڑھتے تھے۔ کچھ لوگ مو[illegible] نکال کر حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا اقتداء کرلیا اس کے بعد پھر ایک رات کو حاضر ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیر لگائی باہر تشریف نہ لائے تو ان لوگوں نے آوازیں بلند کیں اور دروازے کو کنکریاں مارنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ کی حالت میں ان کے پاس باہر تشریف لائے اور فرمایا ''تم جو کچھ (شوق میں) کر رہے ہو اس کی وجہ سے مجھے خیال ہوا کہ تم پر یہ نماز فرض ہو جائے گی اور اگر فرض ہو گئی (تو پابندی سے) اس پر قائم نہ رہ سکو گے۔ لہٰذا تم نفل نماز اپنے گھروں میں پڑھا کرو کیونکہ انسان کی بہترین نماز وہ ہے جو اس کے گھر میں ہو، ہاں فرض نماز اس سے مستثنیٰ ہے (وہ مسجد میں باجماعت ہی ہونی چاہئے)''۔ (بخاری ومسلم)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضٰی اَحَدُکُمُ الصَّلٰوةَ فِیْ مَسْجِدِهٖ فَلْیَجْعَلْ نَصِیْبًا مِّنْ صَلَاتِهٖ فَاِنَّ اللهَ جَاعِلٌ فِیْ بَیْتِهٖ مِنْ صَلَاتِهٖ خَیْرًا۔ (رواہ مسلم)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''تم میں سے جب کوئی شخص مسجد میں اپنی نماز (فرض)

پورا کرلے تو اسے چاہئے کہ اپنی نماز میں کچھ حصہ گھر کے لئے بھی باقی رکھ لے۔ بلا شبہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں نماز پڑھنے کی وجہ سے خیر فرمائیں گے"۔ (مسلم)

فضل قیام اللّیل

عَن ابی ھُرَیرَۃ رَضِیَ اللہُ عَنہُ قَالَ قَالَ رَسُول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یعْقد الشَّیْطان علی قافیۃ رَاس احد کُم اِذا ھُوَ نَام ثَلَاث عقد یِضرِب مَکَان کل عقدَۃ عَلَیْك لیل طَوِیل فارقد فَاِن اسْتَیْقَظ فَذ کر اللہ انْحلَّت عقدَۃ فَاِذا تَوَضَّا انْحَلَّت عقدَۃ فَاِن صلی انْحَلَّت عقدَۃ فَاصْبح نشیطا طیب النَّفس، وَاِلَّا اصبح خَبِیث النَّفس کسلان۔ (رَوَاہ البُخَارِی وَمُسلم)

تہجد کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی شخص سو جاتا ہے تو شیطان اس کی گدی میں تین گرہیں لگا دیتا ہے ہر گرہ پر یہ کہہ کر دم کرتا ہے کہ رات لمبی ہے سو جا پس اگر وہ رات کے کسی حصہ میں جاگ گیا اور اللہ کا ذکر کیا تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر اس نے وضو کیا تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر اس نے نماز پڑھ لی تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے پس وہ ہشاش بشاش ہو کر صبح کرتا ہے اگر ایسا نہ ہوا تو صبح کو بہت خراب حالت میں اٹھتا ہے سستی اور کاہلی کا شکار ہو کر"۔ (بخاری و مسلم)

عَنْ ابی ھُرَیْرَۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ، قَالَ رَسُول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رحم اللہ رجلا قَامَ من اللَّیْل فصلی وَاَیْقَظَ امْرَاَتہ فَاِن اَبَت نضح فِی وَجھِھَا المَاء رحم اللہ امْرَاَۃ قَامَت من اللَّیْل فصلت وایقظت زَوجھَا فَاِن اَبی نضحت فِی وَجھہ المَاء۔ (رَوَاہُ اَبُو دَاوُدوَابن مَاجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”اللہ اس آدمی پر رحم فرمائے جو رات کو کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو جگائے۔ پس اگر وہ انکار کرے تو اس کے چہرہ پر پانی چھڑک دے اور اللہ اس عورت پر رحم فرمائے جو رات کو کھڑی ہو کر نماز پڑھے اور اپنے خاوند کو جگائے پس اگر وہ نہ جاگے تو اس کے چہرہ پر پانی چھڑک دے“۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

عَن عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہ عَنْھُمَا قَالَ کَانَ الرجل فِی حَیَاۃ النَّبِی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذا رای رُؤْیا قصھا علی رَسُول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فتمنیت اَن اری رُؤْیا اقصھا علی رَسُول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکنت غُلَاما شَابًّا وَکنت اَنَام فِی الْمَسْجِد علی عھد رَسُول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَاَیْت فِی النّوم کَاَن ملکَیْنِ اخذانی فذھبا بِی اِلَی النَّار فَاِذا ھِیَ مطویۃ کطی الْبِئْر

وَإِذَا لَهَا قرنان وَإِذَا فِيهَا نَاس قد عرفتهم فجعلت اَقُول اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّار قَالَ فلقينا ملك آخر فَقَالَ لى لم ترع، فقصصتها على حَفْصَة فقصتها حَفْصَة على رَسُول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نعم الرجل عبد الله لَو كَانَ يُصَلِّي من اللَّيْل فَكَانَ بعد لَا يَنَام من اللَّيْل إِلَّا قَلِيلا۔ (رَوَاهُ البُخَارِي وَمُسلم اَيْضا)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جب کوئی خواب دیکھتا تو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کرتا تھا۔ مجھے بھی بڑی آرزو رہتی تھی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھوں اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کروں۔ میں اس وقت جوان تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں مسجد ہی میں سوتا تھا پس میں نے خواب دیکھا کہ دو فرشتوں نے مجھے پکڑا اور آگ کی طرف لے گئے پس وہ کنویں کی طرح لپٹی ہوئی تھی اور اس کے دو سینگ تھے اس میں ایسے لوگ تھے جنہیں میں جانتا تھا میں نے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّار ..... کہ میں آگ سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں پڑھنا شروع کر دیا راوی نے کہا کہ پھر ہمیں ایک دوسرا فرشتہ ملا اس نے مجھے بتایا کہ ڈرنے کی کوئی بات نہیں، پس میں نے اپنا یہ خواب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا (اپنی بہن اور ام المومنین) سے بیان کیا اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عبداللہ اچھا آدمی ہے اگر یہ رات کو نماز (تہجد) پڑھتا"۔ پس اس کے بعد حضرت عبداللہ رات کو کم ہی سویا

کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

عَنۡ عبد الله بن سَلام قَالَ لما قدم رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ الۡمَدِيۡنَة انجفل النَّاس إِلَيۡهِ وَقيل قدم رَسُول الله فَجِئۡت فِي النَّاس لأنظر إِلَيۡهِ فَلَمَّا استبنت وَجه رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ عرفت أَن وَجهه لَيۡسَ وَجه كَذَّاب فَكَانَ اول شَيۡء تكلم بِهِ أَن قَالَ يَا أَيهَا النَّاسُ أَفۡشوا السَّلَام وَأَطۡعِمُوا الطَّعَام وَصَلُّوا بِاللَّيۡلِ وَالنَّاسُ نِيَام تَدۡخُلُوا الۡجنَّةَ بِسَلَام۔

(رَوَاهُ ابۡن مَاجَه وَالتِّرۡمِذِي وَقَالَ: حَدِيث حسن صَحِيح)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ پہنچے تو لوگ ان پر ٹوٹ پڑے اور یہ چرچا ہو گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں تو میں بھی ان لوگوں کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کے لئے آیا، پس جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کی طرف دیکھا میں نے پہچان لیا کہ یہ چہرہ جھوٹے آدمی کا نہیں ہے، پس سب سے پہلی بات جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی وہ یہ تھی ''لوگوں! سلام کو پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ اور رات کو نماز پڑھو جبکہ لوگ سو رہے ہوں ایسا کرو گے تو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے''۔ (ابن ماجہ، ترمذی)

عَنۡ أَبِي هُرَيۡرَة رَضِيَ اللهُ عَنۡهُ قَالَ قَالَ رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ أفضل الصّيام بعد شهر رَمَضَان شهر الله

الْمحرم وَافضل الصَّلَاة بعد الْفَرِيضَة صَلَاة اللَّيْل۔
(رَوَاهُ مُسلم)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”ماہ رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ تعالیٰ کے مہینہ ...... محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد افضل نماز تہجد کی نماز ہے“۔ (مسلم)

فضل الصَّلَاة بَين العشاءين

عَن ابی هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ، قَالَ رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى بعد الْمغرب سِتّ رَكْعَات لم يتَكَلَّم فِيمَا بَينهُنَّ بِسوء عدلن لَهُ بِعبَادة اثْنَتَيْ عشرَة سنة۔ (رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيث غَرِيب)

مغرب اور عشاء کے درمیان نماز کی فضیلت

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”جس نے مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھیں اور ان کے درمیان کوئی بات نہ کی تو یہ اس کے لئے (ثواب کے لحاظ سے) بارہ سال کی عبادت کے برابر ہوں گی“۔ (ابن ماجہ، ترمذی)

عَن عَائِشَة رَضِيَ اللهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى بَين الْمغرب وَالْعشَاء عشْرين رَكْعَة بنى الله لَهُ بَيْتا فِي الْجنَّة۔ (رَوَاهُ ابْن مَاجه)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جس شخص نے مغرب اور عشاء کے درمیان بیس رکعت نماز پڑھی تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں ایک شاندار گھر بنائے گا''۔

عَنِ انس بن مَالك رَضِيَ اللهُ عَنهُ فِي هَذِهِ الْآيَة ﴿تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○﴾ قَالَ كَانُوا يتيقظون مَا بَين الْمغرب وَالْعشَاء يصلونَ وَكَانَ الْحسن يَقُول قيام اللَّيْل۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُد)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ آیت **﴿تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○﴾** ترجمہ: ''ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خوابگاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ خیرات کرتے ہیں۔'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ (یہ ان لوگوں کی شان میں نازل ہوئی تھی) جو مغرب اور عشاء کے درمیان نماز (نفل) پڑھتے تھے اور حضرت حسن فرماتے تھے کہ یہ رات کی نماز (تہجد) پڑھنے والوں کے بارے میں ہے''۔ (ابوداؤد)

فضل طول الْقِيام فِي الصَّلَاة

عَن جَابر بن عبد الله رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصلاةِ افْضَلُ؟ قَالَ طول الْقُنُوْتِ۔ (رواہ مسلم)

نماز میں لمبے قیام کی فضیلت

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسی نماز افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جس میں قیام لمبا ہو''۔ (مسلم)

عَنْ عبدالله بن حبشي الخثعمي انَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ ايُّ الاعْمَالِ افْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقِيَام (رواہ ابوداؤد) قال بعضُ الْعُلَماء طُوْلُ الْقِيَامِ يكُوْنُ بِالَّيْلِ وَكثْرَةُ السُّجُوْدِ تَكُوْنُ بِالنَّهَارِ عَلٰى مَعْنٰى صلاة النَّبِيِّ بِالليل فانها كَانَتْ طَوِيْلَه۔

حضرت عبداللہ بن حبشی الخثعمی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل اعمال کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا ''(نماز میں) لمبا قیام کرنا''۔ (ابوداؤد)

بعض علماء کا کہنا ہے کہ لمبا قیام کرنا رات کی نماز میں مناسب ہے اور سجدوں کی کثرت دن میں ہوتی ہے۔ وہ یوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات

کی نماز لمبے قیام والی ہوتی تھی۔

فضل الوتر آخر اللّیل

عَن جَابر بن عبد الله رَضِی الله عَنہُمَا قَالَ، قَالَ رَسُول الله صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ من خَافَ اَلا یقوم آخر اللّیل فلیوتر اَوله وَمن طمع اَن یقوم آخِره فلیوتر آخر اللّیل فَاِن صَلَاة آخر اللّیل مَشۡهُودَة وَذٰلِكَ افضل۔ (رَوَاہُ مُسلم)

رات کے اخیر میں وتر پڑھنے کی فضیلت

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”جسے اس بات کا خوف ہو کہ آخر رات میں اٹھ نہ سکے گا اسے چاہئے کہ اول رات ہی میں وتر پڑھ لے اور جسے یہ امید ہو کہ وہ آخر رات میں اٹھ جائے گا تو اسے چاہئے کہ وہ آخر رات میں پڑھے۔ یقیناً آخر رات کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل ہے“۔ (مسلم)

وَمن فَضَائِل الۡاَذۡکَار بعد الۡمَکۡتُوبَة

عَن ابی هُرَیۡرَة رَضِیَ اللهُ عَنۡهُ اَن فُقَرَاء الۡمُهَاجِرین اَتوا رَسُول الله صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا یَا رَسُول الله ذهب اهل الدُّثُور وَالۡاَمۡوَال بالدرجات العلی وَالنَّعِیم الۡمُقِیم قَالَ وَمَا ذَاك؟ قَالُوا یصلونَ کَمَا نصلی

وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُوم وَيَتَصَدَّقُونَ وَلَا نتصدق ويعتقون وَلَا نعتق، فَقَالَ رَسُول الله أفلا اعلمكُم شَيْئًا تدركون بِهِ من سبقكم وتسبقون بِهِ من بعد كم وَلَا يكون احد افضل مِنكُم اِلَّا من صنع مثل مَا صَنَعْتُم؟ قَالُوا بلىٰ يَا رَسُول الله، قَالَ تسبحون وتكبرون وتحمدون فِي دبر كل صَلَاة ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مرّة، قَالَ اَبُو صَالح فَرجع فُقَرَاء الْمُهَاجِرين إِلىٰ رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا سمع اِخْوَاننَا اهل الْاَمْوَال مَا فعلنَا فَفَعَلُوا مثله فَقَالَ رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ۔

(اخرجہ البخاری و مسلم)

فرض نماز کے بعد کچھ اذکار کی فضیلت

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غریب مہاجر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مالدار بڑے درجے اور ہمیشہ کی نعمتیں حاصل کر گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا وہ کیا؟ انہوں نے عرض کیا ''جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں وہ (بھی) پڑھتے ہیں اور جیسے ہم روزے رکھتے ہیں وہ (بھی) رکھتے ہیں وہ صدقہ خیرات کرتے ہیں جبکہ ہم نہیں کر سکتے۔ وہ غلام آزاد کرتے ہیں اور ہم نہیں کر سکتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

''میں تمہیں ایک چیز سکھاؤں کہ جس کی وجہ سے تم آگے جانے والوں کو پالو اور بعد والوں سے بھی آگے نکل جاؤ اور تم سے بہتر صرف وہی ہوگا جو تم جیسے کام کرے؟'' انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ بار سُبْحَانَ اللهِ، ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور ۳۳ بار اَللّٰهُ اَكْبَرْ پڑھ لیا کرو''۔ ابوصالح کا کہنا ہے کہ غریب مہاجر دوبارہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ہمارے مالدار بھائیوں نے بھی سن کر اس پر عمل کرنا شروع کر دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تو (پھر) یہ (مال) اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے''۔ (بخاری و مسلم)

عَنْ زيد بن ثَابت رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ امرنَا اَن نُسَبِّح فِي دبر كل صَلَاة ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَة وَنَحْمد ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَحْمِيدَة ونكبر اَرْبعا وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَة قَالَ فَرَاى رجل فِي الْمَنَام فَقَالَ امرْتُم بِثَلَاث وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَة وَثَلَاث وثلاثين تحميدة واربع وثلاثين تكبيرة فلو جعلتم فيها التهليل فجعلتموها خمسا وعشرين فذكرت ذلك للنبى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال قدرايتم فافعلوا اونحو ذلك۔

(رواه الامام احمد فى المسند والنسائى فى عمل اليوم والليلة)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں یہ حکم دیا گیا تھا کہ ہم ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سُبْحَانَ اللهِ، ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور ۳۴

بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھا کریں۔ انہوں (زید) نے کہا کہ کسی آدمی نے خواب میں دیکھا کہ کسی نے کہا کہ تمہیں ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ، ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ۳۴ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اگر تم اس میں تہلیل لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو بھی شامل کرلو تو پھر ۲۵، ۲۵ بار پڑھ لیا کرو۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اس کا ذکر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اگر ایسا کرنا چاہو تو کرلیا کرو''۔ یا اسی سے ملتی جلتی بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔ (احمد)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِیْ دُبرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثلاثین وَحمدَهٗ ثَلَاثًا وَّثلاثین وَكبرَ ثَلَاثًا وَّثلاثِیْنَ فَتِلْكَ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ وَقَالَ تمام الْمِائَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ غفرتْ خَطَایَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْل زبد الْبَحْرِ
(اخرجه مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جس کسی نے ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ، ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ۳۳ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھا تو یہ کل ۹۹ بار ہوا، اور سو (۱۰۰) کی گنتی پورے کرنے کے لیے اس نے یہ کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ..... پڑھ لیا تو اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوئے تو اللہ تعالیٰ معاف کردے گا''۔

(مسلم)

عَنْ عَبْدِاللہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا یُحْصِیْھِمَا رَجُلٌ مسلمٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ ھِمَا یسیرٌ وَمَنْ یَّعْمَلُ بھما قلیل یُسَبِّحُ اللہَ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلاۃٍ عَشْرًا وَیَحْمَدُہٗ عَشْرًا وَیُکَبِّرُہٗ عَشْرًا قَالَ فَانَا رَایتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْقِدُھَا بِیَدِہٖ وَقَالَ وَقَالَ خَمْسُوْنَ وَمِائَۃٌ بِاللِّسَانِ وَاَلْفٌ وَخَمْسِمِائَۃٍ فِی الْمِیْزَانِ وَاِذَا آوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ سَبَّحَ وَحَمِدَ وَکَبَّرَ فَتِلْکَ مِائَۃٌ بِاللِّسَانِ وَاَلْفٌ فِی الْمِیْزَانِ فَاَیُّکُمْ یَعْمَلُ فِی الْیَوْمِ الْوَاحِدِ اَلْفَیْنِ وَخَمْسِمِائَۃِ سَیِّئَۃٍ قَالُوْا کَیْفَ لَا یُحْصِیْھَا قَالَ یَاْتِیْ اَحَدَکُمُ الشَّیْطَانُ وَھُوَ فِیْ مُصَلَّاہُ فَیَقُوْلُ اُذْکُرْ کَذَا وَاذْکُرْ کَذَا حَتّٰی ینفتل، وَلَعَلَّہٗ اَنْ لَّا یَفْعَلَ وَیَاْتِیْہِ وَھُوَ فِیْ مَضْجَعِہٖ فَلَایَزَالُ یُنَوِّمُہٗ حَتّٰی یَنَامَ۔ (رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی وقال حدیث حسن صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو بندۂ مسلم ان کو شمار کر کے انجام دے گا وہ جنت میں جائے گا۔ وہ دونوں آسان ہیں اور ان پر عمل کرنے والے کم ہیں ہر نماز کے بعد دس بار سُبْحَانَ اللہِ، دس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور دس بار اَللہُ

اَکْبَرُ کہو"۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنے انگلیوں پر گن رہے تھے راوی کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ (سب ملا کر) زبان سے ۱۵۰ ہوئے اور ثواب کے ترازو میزان میں ۱۵۰۰ ہوں گے اور (دوسری چیز یہ ہے کہ) جب تم اپنے بستر پر (سونے کے لئے) آؤ تو سُبْحَانَ اللہِ (۳۳بار) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (۳۳بار) اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ (۳۴بار) ۱۰۰ مرتبہ کہو۔ یہ زبان سے سو (۱۰۰) مرتبہ کہنا میزان میں ہزار کے برابر ہوجائے گا۔ پس تم میں سے کون ایک دن میں ڈھائی ہزار گناہ کرتا ہے"۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اس پر لوگ کیسے عمل نہ کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "شیطان تم میں سے ایک کے پاس آتا ہے اور وہ نماز میں ہوتا ہے اور کہتا ہے فلاں کام یاد کر، فلاں کام یاد کر یہاں تک کہ وہ فارغ ہو کر چلا جاتا ہے اور ممکن ہے کہ دنیاوی کام شیطان کے یاد دلانے سے نہ کرے اور وہ شیطان بستر پر آتا ہے اور برابر اسے سلاتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ سوجاتا ہے"۔ (ابوداؤد، نسائی، ترمذی)

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلَاۃِ الْفَجْرِ وَھُوَ ثَانٍ رِجْلَہٗ قَبْلَ اَنْ یَّتَکَلَّمَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کُتِبَتْ لَہٗ عَشْر حسنَاتٍ وَمحی عَنْہُ عَشْر سیئات وَرفع لَہ عَشْر دَرَجاتٍ وَکَانَ یَوْمہ ذٰلِکَ کُلَّہ فِیْ حِرز مِنْ کُلِّ مَکْرُوْہٍ وَحرس مِنَ الشَّیْطَانِ، وَلَمْ ینبغ لِلذَّنبِ اَنْ

يَدْرِكْهُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اِلَّا الشِّرْكَ بِاللّٰهِ۔

(رواہ النسائی والترمذی وقال حدیث حسن غریب صحیح)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جس شخص نے فجر کی نماز کے بعد بغیر کسی اور بات کرنے کے اس حالت میں یہ کلمہ:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

پڑھا اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور وہ اس دن میں ہر تکلیف و ناگوار بات سے محفوظ ہو جاتا ہے اور شیطان سے بچ جاتا ہے اور اس کے سب گناہ سوائے شرک کے معاف ہو جائیں گے"۔ (نسائی، ترمذی)

فضل الذّكر عند الانتباه من النّوم

عَنْ عبادة بن الصَّامت رَضِيَ الله عَنهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تعار من اللَّيْل فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللهِ وَاللهُ اَكْبَرُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ او دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ فَاِنْ تَوَضَّا قبلت صلَاتُهٗ۔ (اخرجه البُخَارِي)

بیدار ہونے پر ذکر کی فضیلت

حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جو شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے جاگے اور یہ پڑھے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کے لئے تمام تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور اللہ پاک ہے اور اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کونے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔"

پھر یوں کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ "اے اللہ مجھے بخش دے" یا اس نے کوئی اور دعا کی تو وہ قبول ہوگی اور اگر وضو کر کے نماز پڑھی تو وہ بھی قبول ہوگی"۔

(بخاری)

وَمِن فَضَائِلِ الذِّكرِ فِي جَمِيعِ الْاَوْقَات

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْم مائة مرّة كَانَت لَهُ عدل عشر رِقَاب و كتبت لَهُ مائة حَسَنَة

ومحیت عنهٗ مائة سیّئة وکانت لهٗ حرزا من الشّیطان فی یومه ذٰلک حتّٰی یُمسی ولم یأتِ احد افضل مِمّا جاءَ بِهٖ اِلّا احد عمل آکثر من ذٰلك ومن قالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ فِی یومه مائة مرّة حطت خطایاہ واِن کانت مثل زبد الْبَحْرِ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِی وَمُسلم)

ہر وقت کے اذکار کے فضائل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”جس کسی نے یہ کلمہ:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کے لئے تمام تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

دن میں سو مرتبہ پڑھا اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا، سو نیکیاں اس لئے لکھ دی جائیں گی اور اس کی سو برائیاں مٹادی جائیں گی اور اس دن میں شام تک وہ شیطان سے محفوظ رہے گا اور اس شخص سے بڑھ کر عمل اس شخص کا ہو سکتا ہے جو یہ کلمہ اس سے زیادہ پڑھ لے، اور جس شخص نے

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ

''اللہ پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں''
دن میں سو بار پڑھا اس کے گناہ اگر سمندر کے جھاگ کے برابر بھی ہوئے تو معاف کر دیئے جائیں گے۔ (بخاری ومسلم)

عَن ابی اَیُّوب الْاَنْصَارِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ عشر مَرَّات کَانَ کمن اعتق اَرْبَعَۃ انفس من ولد اِسْمَاعِیل۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِی وَمُسلم)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص نے دس بار یہ کلمہ:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کے لئے تمام تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

پڑھا وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار غلام آزاد کر دیئے''۔ (بخاری ومسلم)

عَن ابی ھُرَیْرَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ قَالَ، قَالَ رَسُول اللّٰہ صَلَّی

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ۔ (اخرجه البُخَارِی ومُسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''دو کلمے زبان پر ہلکے، میزان میں بھاری، رحمٰن کو پیارے ہیں (اور وہ یہ ہیں)

سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ

(بخاری ومسلم)

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ حِين يسمع يصبح وَحين يُمْسِي سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ مائَة مرّة جَاءَ يَوْم الْقِيَامَةِ بِأَفْضَل مَا جَاءَ بِهٖ احد اِلَّا احد قَالَ مثل مَا قَالَ اَوْ زَاد عَلَيْهِ۔

(اخرجه مُسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص نے صبح وشام سو مرتبہ:

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ

''اللہ پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں''

پڑھا وہ قیامت کے دن سب سے بہتر (ثواب) لے کر آئے گا اور اس جیسا کوئی نہیں لائے گا سوائے اس کے جس نے یہی پڑھا یا اس سے زائد

پڑھا ہو''۔ (مسلم)

عَنْ ابی هُرَیْرَۃ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُول الله صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَکْبَرُ، احب اِلَیَّ مِمَّا طلعت عَلَیْهِ الشَّمْس۔

(اخرجه مُسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اگر میں:

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَکْبَرُ

''اللہ پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے''

پڑھوں تو یہ مجھے اس (پوری زمین) سے بھی زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے''۔ (مسلم)

عَنْ سعد بن ابی وَقاص رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُول الله صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیَعْجِزُ احدکُم اَنْ یکْسب کل یَوْم الف حَسَنَة فَسَاَلَهُ سَائل من جُلَسَائِهٖ کَیفَ یکْسب اَحدنَا الف حَسَنَة؟ قَالَ یسبح الله مائَة تَسْبِیحَة فَیکْتب لَهُ الف حَسَنَة اَو یحط عَنْهُ اَلف خَطِیئَة۔

(رَوَاہُ مُسلم)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کیا تم میں سے کوئی ایک ہزار نیکی روزانہ کمانے سے عاجز ہے''؟ صحابہؓ میں سے ایک نے سوال کیا ہم میں سے کوئی روزانہ ہزار نیکی کیسے کما سکتا ہے؟ فرمایا ''سو بار اللہ کے نام کی تسبیح یعنی ''سُبْحَانَ اللهِ'' پڑھنے سے اس کے لئے ایک ہزار نیکی لکھ دی جاتی ہے یا اس سے اس کے ہزار گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں''۔ (مسلم)

اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى اللهِ عَزَّ وَجَل

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ. قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْكَلَامِ الى الله عز وجل سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَاْتَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِم)

اللہ کا محبوب کلام

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالی کو سب سے زیادہ جو کلام پسند ہے وہ

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ, وَاللهُ اَكْبَرُ

''اللہ پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے''

ہے جس سے بھی شروع کرو تمہیں نقصان نہیں دے گا''۔ (مسلم)

عَن ابی ذَر رَضِیَ اللہُ عَنہُ قَالَ. قَالَ رَسُول صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اِن احب الۡکَلَام اِلَی اللہ عز وَجل سُبۡحَانَ اللہِ وَبِحَمۡدِہٖ وَفِیۡ رِوَایَۃ سُئِلَ اَی الۡکَلَام افضل قَالَ اصطفی اللہ لملائکتہ اَو لِعِبَادِہٖ سُبۡحَانَ اللہِ وَبِحَمۡدِہٖ۔ (رَوَاہُ مُسلم)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ کو جو کلام سب سے زیادہ محبوب ہے وہ سُبۡحَانَ اللہِ وَبِحَمۡدِہٖ ہے '' اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل کلام کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا '' وہ جسے اللہ نے اپنے فرشتوں اور بندوں کے لئے چنا ہے سُبۡحَانَ اللہِ وَبِحَمۡدِہٖ''۔

عَن جَابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا قَالَ سَمِعت رَسُول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یَقُول اَفۡضَلُ الذِّکۡرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَفۡضَلُ الدُّعَاءِ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ۔

(رَوَاہُ التِّرۡمِذِی وَقَالَ حَدِیث حسن غریب)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا '' بہترین ذکر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اور بہترین دعا اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ ہے''۔ (ترمذی)

وَمن فَضَائِل الذِّکر اَیۡضًا

عَن ابی ذَر رَضِیَ اللہُ عَنہُ اَیۡضًا اَن نَاسا من اَصۡحَاب رَسُول

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوا للنَّبِی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا رَسُول اللہ ذھب اھل الدُّثُور بِالْاُجُورِ یصلون کَمَا نصلی وَیَصُومُونَ کَمَا نَصُوم وَیَتَصَدَّقُونَ بِفُضُول اَمْوَالھم قَالَ اولیس قد جعل اللہ لکم مَا تصدقُونَ اِن کل تَسْبِیحَۃ صَدَقَۃ وکل تَکْبِیرَۃ صَدَقَۃ وکل تَحْمِیْدۃ صَدَقَۃ وَکل تَھْلِیْلَۃ صَدَقۃ وَامُر بِالْمَعْرُوْف صَدَقَۃ وَنھی عَنْ منکر صدقۃ وَفِی بِضْع أَحَدکُمْ صدقۃ قَالُوْا یَارُسُوْلَ اللہ یَاتِیْ احدنا شَھْوَتہ وَیَکُوْن لَہٗ فِیْھَا اجْر قَالَ ارَاَیتمْ لَوْ وَضَعَھَا فِی الْحَرَامِ أَکَانَ عَلَیْہِ فِیْہِ وِزْر فَکَذَالِکَ اذَا وَضَعَھَا فِی الْحَلَالِ کَانَ لَہٗ اجْرٌ۔ (اخرجہ مسلم)

فضائل ذکر

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہؓ میں سے چند حضرات نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مال ودولت والے اجروثواب لے گئے۔ وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں، اپنے زائد مالوں سے صدقہ دیتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے صدقہ کا سامان نہیں رکھا؟ ہر تسبیح (سُبْحَانَ اللہِ) صدقہ ہے، ہر تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے اور برائی سے روکنا صدقہ ہے، تم میں سے کسی کا اپنی جائز نفسانی

خواہش کو پورا کرنا صدقہ ہے' انہوں نے عرض کیا کہ اگر کوئی اپنی نفسانی خواہش کو پورا کرتا ہے تو اس میں اسے کیسے اجر وثواب مل سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر حرام جگہ پہ اسے پورا کرتا تو کیا اس پہ گناہ کا بوجھ ہوتا کہ نہیں؟ اسی طرح جب اس نے (حرام سے بچتے ہوئے) حلال طریقہ سے اسے پورا کیا تو اسے اجر وثواب ملے گا''۔ (مسلم)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا انَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انه خلق كل انسان مِنْ بَنِيْ آدَمَ عَلٰى سِتين وثلاثمائة مفصل فَمَنْ كَبَّرَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ وَهَلَّلَ الله عَزَّوَجَلَّ وَسَبَّحَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ وَاسْتَغْفَرَ الله عزوجل وَامَاطَ حجرا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ اَوْ شَوْكَةً اَوْ عَظْمًا وَامَرَ بِمَعْرُوْف اوْ نهي عَنْ مُنْكَر عَدَدَ الستين والثلاثمائة السلامي فَانَّه يَمْشِيْ يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحزَحَ نَفْسَهٗ مِنَ النَّارِ۔

(رواہ مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''آدم کی اولاد میں ہر انسان کے جسم میں ۳۶۰ جوڑ پیدا کئے گئے ہیں، جس کسی نے اَللّٰهُ اَكْبَر پڑھا، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھا، سُبْحَانَ اللّٰهِ پڑھا، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ پڑھا، راستہ سے پتھر، کانٹا یا ہڈی ہٹادی، نیکی کا حکم دیا اور برائی سے روکا، تو یہ ۳۶۰ جوڑوں کی تعداد کے برابر ہوگیا۔ وہ اس دن ایسے چل رہا ہوتا ہے جیسے اس نے اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچالیا ہو''۔ (مسلم)

عن ام هانی قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ، لَا یسبقھا عَمَلٌ، وَلا نَتْرُكُ ذَنْبًا۔
(رواہ ابن ماجہ)

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ سے کوئی عمل نہ تو بڑھ سکتا ہے اور نہ یہ کوئی گناہ باقی رہنے دیتا ہے"۔ (ابن ماجہ)

عَنْ انس بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللہَ لَیَرْضٰی عَنِ الْعَبْدِ اَنْ یَّاكُلَ الاكلَةَ اَوْ یَشْرِب الشربة فَیَحمده عَلَیْهَا۔ (رواہ مسلم)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یقینا اللہ تعالیٰ بندے سے راضی ہوتا ہے جب وہ کھاتا پیتا ہے تو اس پر اسکی تعریف کرتا ہے (یعنی الحمد للہ پڑھتا ہے)"۔ (مسلم)

عَنْ انس بْن مَالِكٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَنْعَمَ اللہُ عَلٰی عَبْدٍ نِعْمَةً فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اِلَّا كَانَ الَّذِیْ اعطی اَفْضَلَ مِمَّا اخذ۔ (رواہ ابن ماجہ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندہ پر کوئی نعمت بھیجتا ہے اور وہ اس پر الحمد للہ کہتا ہے تو اس نعمت سے (بھی) بڑھ کر اسے عطا فرماتے ہیں"۔ (ابن ماجہ)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ علیہ

وَسلَّمَ مَرَّ بِهٖ وَھوَ یَغرِسُ غَرسًا فَقَالَ یَا اباَھرَیرَۃ مَا الَّذِیْ تغرس قُلْت غِراساً قَالَ الا ادلّک عَلٰی غراس افْضَلَ مِنْ ھٰذَا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ یَغرِسُ لَکَ بِکُلِّ وَاحِدَۃٍ شَجَرَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ۔

(رواہ محمد بن یزید بن ماجہ فی سننہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے جبکہ وہ پودے لگا رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ابوہریرہ! کیا لگا رہے ہو''؟ میں نے عرض کیا ''پودے لگا رہا ہوں'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس سے بہتر پودے لگانے کا عمل بتاؤں؟ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ میں سے ہر ایک کے بدلے تمہارے لئے جنت میں ایک درخت لگ جاتا ہے''۔ (ابن ماجہ)

عن ابی الدرداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ، قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکَ بِسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ فَاِنَّھَا یعنی یحططن الْخَطَایَا کما تحطّ الشَّجَرَۃ وَرَقَھَا۔

(رواہ ابن ماجہ)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھنے کو اپنے اوپر لازم کرلو کہ ان سے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے درختوں سے پتے''۔

(ابن ماجہ)

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ ان مما تذکرون من جَلَالِ اللّٰہِ التَّسْبِيْح وَالتَّھْلِيْل وَالتَّحْمِيْد يتعطفن حَوْلَ الْعَرْشِ لَھُنَّ دوی کدوی النحل يذکرن بصاحبھا اَمَا يُحِبُّ احدکُمْ انْ يَّکُوْنَ لَہٗ اولَا يَزَالُ لَہٗ مَنْ يُّذَکِّرُ بِہٖ۔

(رواہ ابن ماجہ)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلال کے بیان میں سُبْحَانَ اللّٰہِ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا (بھی) ہے یہ چیزیں عرش کے گرد گھومتی ہیں اور شہد کی مکھیوں کی طرح ان کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے یہ بارگاہ خداوندی میں اپنے پڑھنے والے کو یاد دلاتی ہیں۔کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ ہمیشہ کوئی ایسی چیز ہو جو بارگاہ خداوندی میں تمہیں یاد دلاتی رہے (کہ وہاں تمہارا تذکرہ ہوتا رہے)''۔

(ابن ماجہ)

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بن بسر اَنَّ رَجلاً قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰہِ ان شَرَائع الْاِسلَامِ قَدْ کَثُرتْ عَلَیَّ فَاَخْبِرْنِی بِشَیْءٍ اتشبث بِہٖ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ۔

(رواہ ابن ماجہ والترمذی وقال حدیث حسن غریب)

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اسلام کے احکام تو بہت سے ہیں آپ مجھے کوئی ایسی

چیز بتادیجئے کہ جس پر میں مضبوطی کے ساتھ عمل کرتا رہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "ہمیشہ تمہاری زبان اللہ تعالی کے ذکر سے تر رہنی چاہئے"۔ (ابن ماجہ، ترمذی)

عَنْ ابی هریرة رَضِیَ اللهُ عَنْهُ وابی سعید الخدری رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّه قَالَ مَا مِنْ قَوْمٍ یَّذْکُرُوْنَ اللهَ اِلَّا حَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَائِکَةُ وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِیْنَةُ وَذَکَرَهُمُ اللهُ فِیْمَنْ عِنْدَهٗ۔ (رواه مسلم)

حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما دونوں کی گواہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب بھی اور جہاں بھی بیٹھ کے اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو لازمی طور پر فرشتے ہر طرف سے ان کے گرد جمع ہو جاتے ہیں اور انہیں گھیر لیتے ہیں اور رحمت الٰہی ان پر چھا جاتی ہے اور ان کو اپنے سایہ میں لے لیتی ہے اور ان پر سکینہ (سکون واطمینان) کی کیفیت نازل ہوتی ہے اور اللہ اپنے مقرب فرشتوں میں ان کا ذکر کرتا ہے"۔ (مسلم)

فضل الذّکر المضاعف

عَنْ جوَیْرِیة رَضِیَ اللهُ عَنْهَا قَالَت مر بھَا رَسُول الله صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِین صلی الْغَدَاة اَو بعد مَا صلی الْغَدَاة وَهِی فِی مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بعد اَن اضحی وَهِی جالسة فَقَالَ مازلت علی الْحَال الَّتِی فارقتك عَلَیْهَا قَالَت نعم

قَالَ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لقد قلت بعدك أربع كَلِمَات ثَلَاث مَرَّات لَو وزنت بِمَا قلت مُنْذُ الْيَوْم لوزنتهن سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ وَفِي رِوَايَةٍ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللهِ رِضٰى نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ

(اخرجه مُسلم)

کئی گنا ذکر کی فضیلت

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا کہنا ہے کہ صبح کی نماز کے وقت یا بعد نماز فجر جب وہ اپنی نماز کی جگہ پر تھیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس سے گزرے پھر چاشت کے وقت جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو بھی وہ اسی جگہ پر بیٹھی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ ''آپ برابر اسی حال میں ہیں جیسے میں آپ کو چھوڑ کر گیا تھا''؟ انہوں نے کہا ''جی ہاں''۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا ''تمہارے پاس سے جانے کے بعد میں نے چار کلمے تین دفعہ کہے اگر وہ تمہارے اس پورے وظیفے کے ساتھ تولے جائیں جو تم نے آج صبح پڑھا ہے تو ان کا وزن بڑھ جائے گا۔ وہ کلمے یہ ہیں:

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَاءَ نَفْسِهٖ وَزِيْنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ۔

اللہ پاک ہے اور میں اس کی حمد بیان کرتا ہوں، اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر جس سے وہ راضی ہوجائے، اس کے عرش کے

وزن کے برابر اور بقدر اس کے کلمات کی روشنائی کے"۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللهِ رِضٰى نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ۔

عَنْ سعد بن ابی وَقاص رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنه دخل مَعَ رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على امْرَاَة وَبَين يَدَيهَا نوى اَو حَصى تسبح بِهٖ فَقَالَ اخْبرك بِمَا هُوَ ايسر عَلَيْك من هٰذَا وَافضل فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاء وَسُبْحَان اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْاَرْضِ وَسُبْحَان اللهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِك وَسُبْحَان اللهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللهُ اَكْبَر مِثْلَ ذٰلِك وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِك وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ مِثْلَ ذٰلِك۔ (رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِي وَقَالَ حَدِيث حسن غَرِيب)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم ایک عورت کے پاس سے گزرے جس کے سامنے گٹھلیاں یا کنکریاں پڑی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا میں تمہیں اس سے آسان اور بہتر وظیفہ بتاؤں"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْاَرْضِ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللهُ اَكْبَرُ۔

(پڑھو)"۔ (ابوداؤد، ترمذی)

عَنْ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ دخل رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبين يَدى اَرْبَعَة نواة اسبح بهَا فَقَالَ لقد سبحت بِهٰذِهٖ آلا اعلمك بِاَكْثَرَ مِمَّا سبحت فقلت عَلمنِى فَقَالَ قولى سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے تو میرے پاس چار ہزار گٹھلیاں تھیں جن پر میں تسبیح پڑھ رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم ان پر تسبیحات پڑھ رہی تھیں؟ کیا میں تمہیں ان تسبیحات سے زیادہ فضیلت والی بتاؤں جو تم پڑھ رہی تھیں؟" میں نے عرض کیا "ضرور تعلیم فرما دیجئے" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ پڑھو "سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ"۔ (ترمذی)

عَنْ اَبِی اُمَامَةَ الْبَاهِلِی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر بِهٖ وَهُوَ يُحرك شَفَتَيْهِ فَقَالَ مَا تقول

يَا اَبَا اُمَامَةَ قَالَ اذكر رَبِّي قَالَ اَلا اخبرك بِاَكْثَرَ اَو افضل من ذكر اللَّيل مَعَ النَّهار وَالنَّهار مَعَ اللَّيل اَن تقول سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللهِ مَلَاَ مَا فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهُ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَسُبْحَانَ اللهِ مَلَاَ كُلِّ شَيْءٍ وَتقول اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مثل ذٰلك وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاللهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ.

(رَوَاهُ الاِمَام اَحْمَد فِي مُسْنَدِهٖ وَالنَّسَائِيُّ فِي عَمَل الْيَوْم وَاللَّيْلَة)

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے پاس سے گزر ہوا اور وہ اپنے ہونٹ ہلا رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ”ابوامامہ تم کیا کہہ رہے تھے؟“ انہوں نے عرض کیا ”میں اپنے رب کو یاد کر رہا تھا“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کیا میں تمہیں پورے دن اور پوری رات کے ذکر سے زیادہ اور بہتر بتاؤں؟ تم یہ پڑھو

سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللهِ مَلَاَ مَا فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهُ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَسُبْحَانَ اللهِ مَلَاَ كُلِّ شَيْءٍ.

اور تم اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور وَاللّٰہُ اَکْبَرُ بھی اسی طرح پڑھو“۔ (احمد)

عَنْ تَمِیْمِ الدَّارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انہ قَالَ مَنْ قَالَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اِلٰھًا وَاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ عشر مَرَّات کتب اللہ لَہٗ اَرْبَعِیْنَ الف حَسَنَۃٍ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے دس بار یہ کلمات پڑھے اس کے لئے چالیس ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اِلٰھًا
وَاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا
وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ“ (ترمذی)

فَضْلُ التَّھْلِیْلِ فِی السُّوق

عَنْ عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من دخل السُّوق فَقَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کتب اللہ

لَهُ الف الف حَسَنَةٍ ومحا عَنهُ الف الف سَيِّئَةٍ وَرفع لَهُ الف الف دَرَجَةٍ هٰکَذَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِی وَقَالَ: حَدِیثٌ غَرِیبٌ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَه بِنَحْوِهِ)

بازار میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھنے کی فضیلت

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے بازار میں یہ کلمہ:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تمام تعریف ہے اور وہ زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا اور وہ ہمیشہ کے لئے زندہ ہے جو مرے گا نہیں، بہتری اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

پڑھا اس کے لئے اللہ تعالیٰ ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور ایک لاکھ برائیاں اس سے مٹا دیتے ہیں اور ایک لاکھ درجات اس کے بلند کر دیتے ہیں''۔

(ترمذی، ابن ماجہ)

ذکر اللہ عز وجل عِنْدَ الْقِیَام من الْمَجْلِس

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من جلس فِي مجلس يكثر فِيهِ لغطه فَقَالَ قبل أن يقوم من مجلسه ذٰلِك سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ إِلَّا غفر لَهُ مَا كَانَ فِي مَجْلِسه ذٰلِك۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَقَالَ: حَدِيث حسن صَحِيح غَرِيب)

کسی محفل سے اٹھتے وقت اللہ کا ذکر کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”جو کسی محفل میں بیٹھا اور اس میں اس سے کئی غلط غلط باتیں ہو گئیں اور اس محفل سے اٹھنے سے پہلے اگر اس نے یہ (کلمات) پڑھ لئے تو اللہ تعالیٰ اس محفل کی خطائیں معاف فرما دیں گے“۔ وہ کلمات یہ ہیں:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ

اے اللہ! تو پاک ہے اور میں تیری حمد بیان کرتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

(ترمذی)

فضل الاسْتِغْفَار

عَن شَدَّاد بن أَوْس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سيد الاسْتِغْفَار أَن تقول اَللّٰهُمَّ أَنت

رَبِّیْ لَآاِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاِن قَالَھَا بعد مَا یُمْسِی فَمَاتَ من لیلته دخل الْجَنَّۃَ وَاِن قَالَھَا بعد مَا یصبح فَمَاتَ من یَوْمه فَمَاتَ من یَوْمه دخل الْجَنَّۃَ۔ (اخرجه البُخَارِی بِمَعْنَاہُ)

استغفار کی فضیلت

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ”سید الاستغفار“ یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآاِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

”اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں اپنی استطاعت کے مطابق تجھ سے کیے ہوئے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، میں

تیری پناہ چاہتا ہوں ہر برائی سے جو میں نے کی میں اپنے اوپر
تیری عطا کردہ نعمتوں کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا
اعتراف کرتا ہوں۔ پس مجھے بخش دے، یقیناً تیرے سوا کوئی
گناہوں کو بخش نہیں سکتا۔''

اگر کسی نے یہ شام کے بعد پڑھا اور (پھر) اسی رات میں اس کی موت وا□ ہوگئی تو وہ جنت میں جائے گا اور اگر کسی نے صبح کے بعد یہ پڑھا اور اسی دن میں فوت ہوگیا تو جنت میں جائے گا''۔ (بخاری)

عَن عبد الله بن عمر رَضِیَ اللهُ عَنۡهُمَا قَالَ اِن کُنَّا لنعد لرَسُول الله صَلَّی اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فِی الۡمجلس الۡوَاحِد مائة مرّة قبل اَن يقوم رَبِّ اغۡفِرۡلِیۡ وَتُبۡ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الۡغَفُوۡر۔

(اخرجه اَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِي وَابۡن مَاجه وَالتِّرۡمِذِی وَقَالَ: حَدِيث حسن صَحِيح غَرِيب)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم ایک ایک مجلس میں شمار کیا کرتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سو مرتبہ یہ کلمات پڑھ لیا کرتے:

رَبِّ اغۡفِرۡلِیۡ وَتُبۡ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الۡغَفُوۡر

(اے اللہ مجھے بخش دیجئے اور میری توبہ قبول فرمالیجئے، آپ تو
بہت ہی توبہ قبول کرنے والے اور بہت زیادہ بخشنے والے
ہیں)۔'' (ابوداود، نسائی، ابن ماجہ، ترمذی)

عَن عبد الله بن بسر رَضِیَ اللهُ عَنۡهُ قَالَ، قَالَ رَسُول الله

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوبَىٰ لمن وجد فِي صَحِيفَته اسْتِغْفَارًا كثيرا۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجه فِي سننه وَالنَّسَائِيُّ فِي عمل اليوم والليلة)

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جس نے اپنے صحیفۂ اعمال میں کثرت کے ساتھ استغفار پایا۔'' (ابن ماجہ، نسائی)

عَنْ عبد الله بن عَبَّاس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ، قَالَ رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لزم الاسْتِغْفَار جعل الله لَهُ من كل هم فرجا وَمِنْ كُلِّ ضَيِّقٍ مَخْرَجًا وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِب۔ (رواه ابوداؤد وابن ماجه)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص برابر استغفار کرتا رہا اللہ تعالیٰ ہر پریشانی میں اس کے لئے آسانی اور ہر تنگی سے خلاصی دیں گے اور اسے وہاں سے رزق دیں گے کہ جہاں سے اسے وہم وگمان بھی نہ ہو''۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

عن ابی بکر الصدیق رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قال قَالَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اصر مَن اسْتَغْفَر وان عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔ (رواه أبوداؤد والترمذی قال غریب)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگتا رہے وہ گناہوں پر

اصرار کرنے والوں میں سے نہیں چاہے ستر مرتبہ ہی اس سے گناہ کیوں نہ ہو جائیں''۔ (ابوداود، ترمذی)

عَنِ الاغر المزنی رَضِیَ اللهُ عَنهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ انه لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ، وَاِنِّی لاَسْتَغْفِرُ اللهَ فِی الْیَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ۔ (رواہ مسلم)

حضرت اغر المزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے دل پر زنگ آ جاتا ہے اور یقیناً میں اللہ تعالیٰ سے ہر روز سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں''۔ (مسلم)

عَنْ زَیْدٍ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ غُفِرَ لَهٗ وَاِنْ كَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ۔ (رواہ ابوداؤد والترمذی وقال غریب)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام زید رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جس کسی نے اس کلمہ

اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ۔

''میں معافی مانگتا ہوں اللہ سے، وہ (اللہ) کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی، زندہ کائنات کا نگران، اور میں توبہ کرتا ہوں اسی کے حضور۔''

کے ذریعہ اللہ سے بخشش مانگی اللہ اس کے گناہ بخش دیں گے چاہے اس

سے میدان جہاد سے بھاگنے کا گناہ ہی کیوں نہ ہو گیا ہو"۔ (ابوداؤد، ترمذی)

وَعَنْ اَبِیْ بَکْرٍ الصدیق رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ یَذْنِبُ ذَنْبًا فیحسن الطُّهُوْر ثُمَّ یَقُوْمُ فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ یستغفر اللهَ اِلَّا غَفَرَ اللهُ لَهٗ ثم قرا هذه الآیة ﴿وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ ذَکَرُوا اللهَ...الی آخر الآیة﴾

(رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجه والترمذی وقال حدیث حسن)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "جس کسی سے کوئی گناہ ہو گیا، پھر اس نے اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی، تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیں گے پھر اس نے یہ آیت پڑھی۔ ﴿وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ ذَکَرُوا اللهَ ......الی آخر الآیة﴾ اور وہ لوگ جب وہ کسی برائی کا ارتکاب کر بیٹھے یا انہوں نے اپنے آپ پر ظلم کر لیا انہوں نے اللہ کو یاد کیا اور اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگی اور اللہ کے بغیر کون ہے جو گناہ بخش سکے اور جو گناہ ان سے ہو گیا اسے پھر دہرایا نہیں اور وہ جانتے ہیں)"۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ترمذی)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَاْوِیْ اِلٰی فِرَاشِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ ثَلَاثَ

مَرَّاتٍ غفرَ لَهٗ ذُنوبه وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبدِ الْبَحْرِ وَاِنْ كَانتْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ وَاِنْ كَانت عَدَدَ رَمل عَالج وَاِنْ كَانَتْ عَدَدَ اَيَّامِ الدُّنْيَا۔ (رواه الترمذی وقال حدیث غریب)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے سوتے وقت تین بار یہ استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

''میں معافی مانگتا ہوں اللہ سے، وہ (اللہ) کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی، زندہ کائنات کا نگران، اور میں توبہ کرتا ہوں اسی کے حضور۔''

پڑھا اس کے گناہ اگر سمندر کی جھاگ، درختوں کے پتوں اور عالج نامی صحرا کی ریت، اور دنیا کے دنوں کے برابر بھی ہوئے تو اللہ تعالیٰ معاف فرمادیں گے''۔ (ترمذی)

فضل لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

عَنْ اَبِی مُوسٰی عبد الله بن قیس رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِی صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی سفر فَقَالَ یَا عبد الله بن قیس اَلَا ادلك علی كنز من كنوز الْجَنَّة فَقلت بلٰی یَا رَسُول الله قَالَ قل لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ۔

(اخرجه البُخَارِی ومُسلم)

''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ'' کی فضیلت

حضرت ابو موسیٰ عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم ایک

سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمسفر تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''عبداللہ بن قیس! میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ بتاؤں''؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور بتایئے فرمایا ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ'' پڑھتے رہا کرو'' (یہ جنت کا خزانہ ہے)۔ (بخاری و مسلم)

عَنْ قیس بن سعد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا ادلك علی بَاب من اَبْوَاب الْجَنَّة قلت بلیٰ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

(رَوَاهُ التِّرمِذِی وَقَالَ حَدِيث حسن صَحِيح غَرِيب)

حضرت قیس ابن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کیا میں تمہیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ بتاؤں؟ ''میں نے عرض کیا ضرور بتایئے۔ فرمایا ''وہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ'' ہے (جنت کا دروازہ ہے)۔ (ترمذی)

عَنْ حَازِم بن حَرْمَلَة الْاَسْلَمِيّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَرْت بِالنَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لی يَا حَازِم اکثر من قول لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا من كنوز الْجَنَّة۔

(رَوَاهُ ابْن مَاجَه)

حضرت حازم بن حرملہ اسلمی رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا ''اے حازم! لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کثرت سے پڑھا کرو کہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ہے''۔

(ابن ماجہ)

فضل الصّلاۃ والسّلام علی النّبی

عَن ابی ھُرَیرَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلی عَلَیَّ وَاحِدَۃ صلی اللّٰہ عَلَیْہِ عشرا۔

(رَوَاہُ مُسلم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس کسی نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر اپنی دس رحمتیں نازل کرے گا''۔ (مسلم)

عَن ابی طَلْحَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَات یَوْم والبشر فِی وَجھہ فَقُلْنَا اِنَّا لنری الْبشر فِی وَجھك فقَالَ اِنَّہ اَتَانِی الْملك فقَالَ یَا مُحَمَّد اِن رَبك یَقُول اما یرضیك اَنہ لَا یُصَلِّی عَلَیْك احد اِلَّا صلیت عَلَیْہِ عشرا وَلَا یسلم عَلَیْك احد اِلَّا سلمت عَلَیْہِ عشرا۔

(رَوَاہُ النَّسائی)

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ انور پر خوشی کے آثار بہت نمایاں تھے ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ آج بہت خوش ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''مجھے فرشتے نے آکر بتایا اے محمد! آپ کے رب کا فرمان ہے کیا یہ بات آپ کو پسند ہے کہ جو کوئی آپ پر ایک مرتبہ درود پڑھے میں اس پر اپنی دس رحمتیں

نازل کردوں اور جو آپ پر سلام پڑھے اس پر دس مرتبہ سلامتی بھیجوں''؟ (نسائی)

عَنْ انس بن مَالك رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى عَلَيَّ صَلَاةً وَّاحِدَةً صلى الله عَلَيْهِ عشر صلوَات وحطت عَنهُ عشر خطيئات وَرفعت لَهُ عشر دَرَجَات۔ (رَوَاهُ النَّسائِي)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کسی نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرتے ہیں اس کی دس برائیاں ختم کر دیتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند کر دیتے ہیں''۔ (نسائی)

شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عِنْدَ الْمَوْت

عَنْ ابِي سعيد وَابِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُم لَا اِلٰه اِلَّا الله۔ (رَوَاهُ مُسلم)

موت کے وقت ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ'' کی گواہی

حضرت ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما دونوں کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اپنے مرنے والوں کو لَا اِلٰهَ اِلَّا الله کی تلقین کرو''۔ (مسلم)

عَنْ عَبْدِالله بْن جَعْفَرٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتاکُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ لِلْاَحْيَآءِ قَالَ اَجْوَدُ اَجْوَدُ۔

(رواہ ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اپنے مرنے والوں کو اس (کلام):

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

کی تلقین کرو''۔ صحابہ نے عرض کیا یہ زندوں کے حق میں کیسا ہے؟ فرمایا ''بہت ہی خوب، بہت ہی خوب! (کہ وہ بھی اسے پڑھا کریں)۔ (ابن ماجہ)

عَنْ معاذ بْن جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

(رواہ ابوداؤد)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جس کسی کا آخری کلام لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہوا وہ جنت میں جائے گا''۔

(ابوداؤد)

کِتَابُ الجَنَائِز

فضل غسل الْمَيِّت وَتَكْفِينه
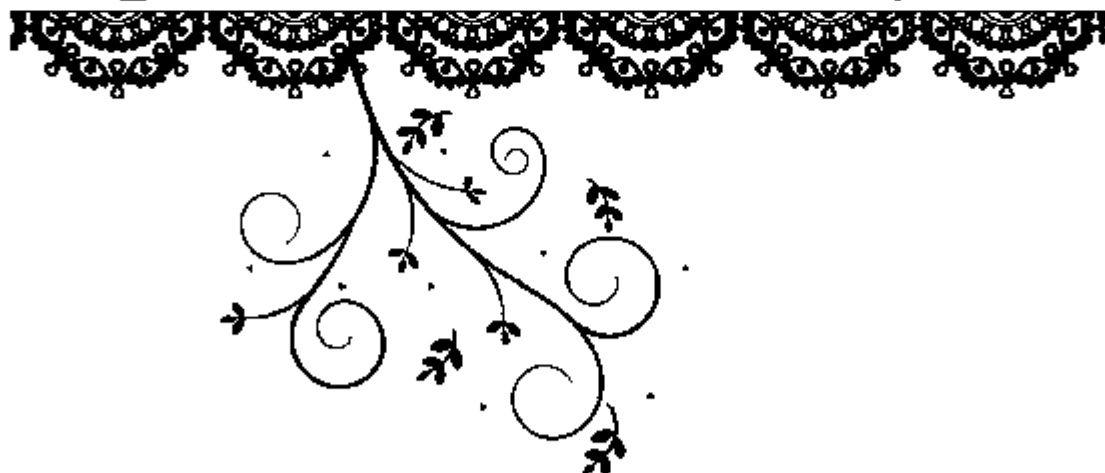
عَنْ عَلِى رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من غسل مَيتا وَ كَفنهٗ وَحنطه وَحَمله وَصلّٰى عَلَيْهِ وَلَمْ يفش مَا راى خَرج مِنْ خَطِيْئَته مِثْل يَوْم وَلدته امه۔ (رَوَاهُ ابْن مَاجه)

میت کو غسل دینے اور تکفین کی فضیلت

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’جس نے میت کو غسل دیا، کفنایا، خوشبو لگائی، اٹھایا اور اس پر نماز پڑھی اور میت کی کوئی چیز دیکھی پھر اسے صیغہ راز میں رکھا وہ اپنے گناہوں سے نکل کر اس طرح ہو جائے گا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا‘‘۔ (ابن ماجہ)

فضل الصَّلَاة على الْمَيِّت واتباع الْجَنَائِز

عَنْ ابى هُرَيْرَة رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من شهد الْجَنَازَة حَتّٰى يصلى عَلَيْهَا فَلهٗ قِيْرَاط وَمن شَهِدَهَا حَتّٰى تدفن فَلهٗ قيراطان وَقيل وَمَا الْقِيْرَاطَان؟ قَالَ مِثْل الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ۔

(اَخْرَجَاهُ فِى الصَّحِيْحَيْن)

نماز جنازہ کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص جنازہ کے ساتھ ساتھ رہا یہاں تک کہ اس پر نماز پڑھی گئی اس کے لئے ایک قیراط کے برابر ثواب اور جو اس کے دفن تک ساتھ رہا اسے دو قیراط کے برابر ثواب ہے'' کہا گیا قیراط کیا ہیں؟ فرمایا ''دو بڑے بڑے پہاڑ''۔ (بخاری و مسلم)

عَنْ ثَوْبَان مولى رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلى جَنَازَة فَلَهُ قِيرَاط فَاِن شَهِدَ دَفنهَا فَلَهُ قيراطان القيراط مثل احد

(رَوَاهُ مُسلم)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ (رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا آزاد کردہ غلام) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے نماز جنازہ میں شرکت کی اس کے لئے ایک قیراط کے برابر ثواب ہے اور جو اس کے دفن تک ساتھ رہا اسے دو قیراط کے برابر ثواب ہے''۔ (مسلم)

لشَّفَاعَة للْمَيت وَالثنَاء عَلَيْهِ

عَنْ عَائِشَة رَضِىَ اللهُ عَنْهَا عَن النَّبِى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ ميت يُصَلّى عَلَيْهِ أُمَّة من الْمُسلِمِيْنَ يبلغون مائَة كلّهم يَشْفَعُوْنَ لَهُ إِلَّا شفعوا فِيهِ۔

(رَوَاهُ مُسلم)

میت کی شفاعت اور اس کی تعریف

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس میت پر امت مسلمہ کے ایک سو افراد نماز جنازہ پڑھ لیں وہ سب اس کے لئے شفاعت کرتے ہوں ان کی شفاعت اس کے حق میں قبول ہو گی''۔ (مسلم)

عَنْ عبد الله بن عَبَّاس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعت رَسُول الله يقول مَا مِنْ رَجُلٍ مُسلم يَمُوت فَيَقُوْم عَلَى جنازته اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللهِ شَيْئًا اِلَّا شفعهم الله فيه۔ (اخرجه مسلم)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''جو مسلمان بندہ مرجاتا ہے اور اس کی نماز پڑھنے کے لئے چالیس ایسے آدمی کھڑے ہو جاتے ہیں جو اللہ کے ساتھ بالکل شرک نہیں کرتے اللہ ان کی سفارش اس کے حق میں قبول کرے گا''۔ (مسلم)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ مائة من الْمُسْلِمِيْنَ غفر لَهٗ۔

(رواه ابن ماجه)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس (میت) پر ایک سو مسلمان نماز جنازہ پڑھ لیں اس کی گویا مغفرت کردی گئی''۔ (ابن ماجہ)

عَنْ انس بْن مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ عَلَى النَّبِی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فاثنی عَلَيْهِ خير فقال النبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وجبت وجبت وجبت قَالَ عمر فِدَاكَ ابی وامّی مر بجنازة فاثنی علیها خیر فقلت وجبت وجبت وجبت، ومر بِجَنَازَةٍ فاثنی علیها شَر فقلت وجبت وجبت وجبت فقال رسول اللهَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اثنیتم عَلَيْهِ خَيْرًا وجبت لَهُ الْجَنَّة وَمن اثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شرا وجبت له النار اَنْتُمْ شُهَدَآءُ اللهِ فِي الارْضِ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الارض اَنْتُمْ شُهَدَآءُ اللهِ فِي الارض۔ (اخرجاه فی الصحیحین وھذا لفظ مسلم)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا پس اس کی خیر وبھلائی کے ساتھ تعریف کی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی'' اور (اسی طرح) ایک اور جنازہ گزرا اور اس کی برائی بیان ہوگئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا اور اس کی خیر وبھلائی کی تعریف کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی'' اور ایک جنازہ گزرا جس کی برائی بیان کی گئی

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ’’واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی‘‘ تو اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’جس کی تم نے خیر وبھلائی کے ساتھ تعریف کی اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور جس کی تم نے برائی بیان کی اس کے لئے دوزخ واجب ہوگئی۔ تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔ تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو تم اس دھرتی پر اللہ کے گواہ ہو‘‘۔ (بخاری ومسلم)

عَنْ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ الشَّامِي وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ كَانَ إِذَا اتى بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مَنْ مَعَهَا جَزّاهم ثلاث صُفُوف ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ما صف صفوف ثلاثة مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ على ميت إِلاَّ اوجبت۔ (رواہ ابوداؤد وابن ماجة والترمذی وقال حدیث حسن)

حضرت مالک بن ھبیرہ الشامی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب کوئی جنازہ ان کے پاس لایا جاتا تو جو لوگ اس کے ہمراہ آتے انہیں تین صفوں میں تقسیم کر کے نماز جنازہ پڑھا دیتے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ’’مسلمانوں کی تین صفیں جس میت کے لئے صف آرا ہو جائیں (نماز جنازہ پڑھنے کے لئے) بس اس کے لئے (جنت) واجب کر دیتی ہیں‘‘۔ (ترمذی)

فَضْلُ مَنْ مَاتَ لَهُ أَطْفَال

عَنْ انس بن مَالك رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ، قَالَ رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُسلم يتوفى لَهُ ثَلَاثَة

اَطْفَال لم يبلغوا الْحِنْث اِلَّا ادخلهُ الْجَنَّة بِفضل رَحمته إِيَّاهُم۔ (اخرجه البُخَارِی وَمُسلم)

جن (لوگوں) کے بچے فوت ہو جائیں ان کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس مسلمان بندے کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو جائیں اللہ تعالیٰ اسے ان بچوں کے ساتھ اپنی خاص رحمت ومہربانی کی وجہ سے جنت میں داخل کر دیں گے''۔ (بخاری ومسلم)

عَن ابی سعید رَضِیَ اللهُ عَنهُ اَن النِّسَاء قُلْنَ للنَّبِی صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اجْعَل لنا یَوْمًا من نَفسك فقد غلبنا عَلَیْك الرِّجَال فواعدهن فلقیهن فوعظهن وامرهن فکَانَ فِیمَا قَالَ لَهُنَّ مَا من امْرَاَة تقدم ثَلَاثَة من وَلَدهَا اِلَّا کَانُوا لَهَا حِجَابا من النَّار قَالَت امْرَاَة وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ۔ (اَخرجَاهُ فِی الصَّحِیحَیْنِ بِمَعْنَاهُ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ خواتین نے آ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے (بھی) ایک دن (برائے وعظ وتبلیغ) مقرر فرما دیجئے، ہمارے مقابلہ میں مردوں کا حصہ زیادہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے وعدہ فرما لیا ان سے ملے انہیں وعظ ونصیحت کی اور حکم دیئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوان سے ارشاد فرمایا اس میں یہ بات بھی شامل

تھی کہ ''جس خاتون کے تین بچے آگے پہنچ گئے (فوت ہو گئے) وہ اس کے لئے دوزخ کی آگ سے پردہ بن جائیں گے'' ایک خاتون نے عرض کیا ''اگر دو مر گئے ہوں تو''؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''دو بھی''۔ (بخاری و مسلم)

عَن عتبَة بن عبد السّلمِیّ رَضِیَ اللہُ عَنہُ قَالَ سَمِعت رَسُول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُول مَا من مُسلم یَمُوت لَہُ ثَلَاثَۃ من الْوَلَد لم یبلغُوا الْحِنْث إِلَّا تلقوہُ من أَبْوَاب الْجنَّة الثَّمَانِیة من أَیهَا شَاءَ دخل۔ (رَوَاہُ ابْن مَاجه)

حضرت عتبہ بن عبدالسلمی رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''جس مسلمان بندہ کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو جائیں تو وہ جنت کے آٹھوں دروازوں پر اپنے والد سے ملیں گے اب وہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے''۔ (ابن ماجہ)

عَن عبد اللہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللہُ عَنہُمَا قَالَ، قَالَ رَسُول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من قدم لَہُ ثَلَاثَۃ من الْوَلَد لم یبلغُوا الْحِنْث کَانُوا لَہُ حصنا حصینا من النَّار فَقَالَ أَبُو ذَر قدمت اثْنَیْنِ قَالَ واثنین قَالَ ابی بن کَعْب أَبُو الْمُنْذر سید الْقُرَّاء قدمت وَاحِدًا قَالَ وواحدا۔
(رَوَاہُ ابْن مَاجه وَالتِّرْمِذِی وَقَالَ غَرِیب)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس کسی کے تین نابالغ بچے فوت ہو گئے وہ اس کے لئے

دوزخ کی آگ سے مضبوط قلعہ بن جائیں گے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے دو بچے فوت ہو گئے؟ فرمایا ''چاہے دو فوت ہو گئے ہوں''۔ حضرت ابی بن کعب ابوالمنذر سید القراء نے عرض کیا ''میرا ایک بچہ فوت ہوا''؟ فرمایا ''چاہے ایک فوت ہو گیا ہو تو بھی''۔ (ابن ماجہ)

فَضْل السّقط

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ، قَالَ رَسُول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن السقط لیراغم ربه اِذا اَدخل اَبَوَیْہِ النَّار فَیُقَال اَیها السقط المراغم ربه اَدخل اَبَوَیْكَ الْجَنَّة فیجرهما بسرره حَتّٰی یدخلهما الْجَنَّة۔ (رَوَاہُ ابْن مَاجَه)

ادھورا بچہ گر جانے کی فضیلت

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کچا بچہ اپنے رب سے جھگڑا کرے گا جب پروردگار اس کے ماں باپ کو دوزخ میں داخل کرے گا۔ اسے کہا جائے گا اے کچے بچے! اپنے رب سے جھگڑا کرنے والے! اپنے ماں باپ کو جنت میں لے جا۔ وہ انہیں اپنی آنول کے ساتھ کھینچ کر جنت میں لے جائے گا''۔ (ابن ماجہ)

عَنْ معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ، وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ اِن السقط لیجر امه بسرره اِلَی الْجَنَّة اِذا احتسبته۔ (رَوَاہُ ابْن مَاجَه)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کچا حمل اپنی ماں کو آنول کے ساتھ کھینچ کر لے جائے گا، اگر وہ صبر کرے تو''۔ (ابن ماجہ)

فَضْلُ الاسترجاع عِنْدَ الْمُصِيبَة

عَنْ ام سَلمَة زوج النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَت سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول مَا من عبد تصيبه مُصِيبَة فَيَقُول اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ فِيْ مُصِيبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا آجره الله فِي مصيبته واخلف لَهُ خيرا مِنْهَا قَالَت فَلَمَّا توفّي أبُو سَلمَة قلت كَمَا أمرنِي رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاخلف الله لى خيرا مِنْهُ رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (اخرجه مُسلم)

مصیبت کے وقت اناللہ پڑھنے کی فضیلت

حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''جس بندے کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن

''بے شک ہم اللہ کے ہیں اور ہم کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے''

پڑھے اور یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اٰجِرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا

تو اللہ تعالیٰ اس کو اس مصیبت میں اجر دے گا اور اس سے بہتر اسے عطا کرے گا۔ ان کا کہنا ہے کہ جب ابوسلمہ کا انتقال ہوا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر یہی دعا پڑھی تو اللہ نے ان کے بدلے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بطور شوہر کے) عطا کر دیئے''۔ (مسلم)

عَنْ اَبِی اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ، یَا ابْنَ آدَمَ اِنْ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَۃِ الْاُوْلٰی لَمْ اَرْضَ لَکَ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّۃِ۔ (رواہ ابن ماجۃ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے بندے! اگر تو صدمہ پہنچتے ہی صبر کرے اور اس (مصیبت) پر اجر وثواب کے ملنے کی امید رکھے تو میں تمہارے حق میں جنت سے کم کسی ثواب پر راضی نہیں ہوں گا''۔ (ابن ماجہ)

عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اُصِیْبَ بِمُصِیْبَۃٍ فَذَکَرَ مُصِیْبَتَہٗ فَاَحْدَثَ اِسْتِرْجَاعًا وَاِنْ تَقَادَمَ عَھْدُھَا کَتَبَ

اللہُ لہ مِنَ الْاَجْرِ مثْلَھا یوم اصیب ۔ (رواہ ابن ماجۃ)

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”جس کسی کو کوئی مصیبت پہنچی (کچھ عرصہ گزرنے کے بعد) اسے اپنی مصیبت یاد آگئی اور اس نے اِنَّا لِلہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھنا شروع کردیا تو اللہ تعالیٰ اس پر بھی اس کے حق میں اتنا ہی اجروثواب لکھ دیں گے جیسے اس دن جب اسے تکلیف ومصیبت پہنچی تھی“۔ (ابن ماجہ)

فَضْل مَنْ عزی مُصَابا

عَنْ عَمْرو بن حزم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنہ قَالَ مَا من مُؤمن یعزی اَخَاہُ بمصیبۃ اِلَّا کَسَاہ اللہ عزوَجل من حلل الْکَرَامَۃ یَوْم الْقِیَامَۃ ۔

(رَوَاہُ ابْن مَاجَہ)

مصیبت زدہ کو تسلی دینے کی فضیلت

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جو کوئی مومن اپنے کسی مسلمان بھائی کو کسی مصیبت میں تسلی دے گا اللہ قیامت کے دن اسے عزت کا لباس پہنائے گا“۔ (ابن ماجہ)

عَنْ عبد اللہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا قَالَ، قَالَ رَسُول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من عزی مصابا فَلَہُ مثل

اجرہ۔ (رَوَاہُ ابنِ مَاجہ وَالتِّرمِذِی وَقَالَ غَرِیب)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس کسی نے کسی مصیبت زدہ کو تسلی دی اسے بھی اتنا ہی ثواب ملے گا" (جتنا کہ مصیبت زدہ کو)۔

فَضْلِ عِیَادَۃِ الْمَرِیض

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سَمِعت رَسُول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُول من اَتٰی اَخَاہُ الْمُسلم عَائِدًا مَشی فِی خرافۃ من الْجَنَّۃ حَتّٰی یجلس فَاِذا جلس غمرتہ الرَّحْمَۃ فَاِن کَانَ غدْوَۃ صلی عَلَیْہِ سَبْعُونَ الف ملک حَتّٰی یُمْسِی وَاِن کَانَ مسَاء صلی عَلَیْہِ سَبْعُونَ الف ملک حَتّٰی یصبح۔

(رَوَاہُ اَبُو دَاوٗد وَابْنِ مَاجہ وَرَوَاہُ التِّرمِذِی بِنَحْوِہٖ وَلم یذ کر أولہ وَزَاد: وَکَانَ لَہٗ خریف فِی الْجَنَّۃ وَقَالَ: حَدِیث حسن غَرِیب)

بیمار پرسی کی فضیلت

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "اپنے مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کے لئے آنے والا شخص بیٹھنے تک جنت کے باغوں میں ہوتا ہے جب بیٹھ جاتا ہے تو رحمت اس پر چھا جاتی ہے۔ اگر وہ صبح کے وقت گیا تو شام تک اس کے لئے ستر (۷۰) ہزار فرشتے دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کے وقت گیا تو صبح تک ستر (۷۰) ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں"۔ (ابوداود، ابن ماجہ، ترمذی)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى اللهُ عَلَيْهِ وَسلم: من عَادَ مَرِيضًا نَادَى مُنَادٍ من السَّمَاءِ: طبت وطاب ممشاك، وتبوأت من الْجَنَّة نزلا۔

(رَوَاهُ التِّرمِذِي وَابنُ مَاجَه)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے کسی مریض کی عیادت کی، آسمان سے پکارنے والا یوں پکارتا ہے ''خوش رہو، تمہارا آنا مبارک اور تم نے تو جنت میں اپنا گھر بنالیا ہے''۔

(ترمذی، ابن ماجہ)

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُؤمن إِذا عَادَ أَخَاهُ الْمُسلم لم يزل فِي خرافة الْجَنَّة، (رَوَاهُ مُسلم بِنَحْوِهِ۔)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ایک بندہ مومن جب اپنے دوسرے مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کرتا ہے وہ برابر جنت کے باغ میں ہوتا ہے''۔ (مسلم)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عَادَ مَرِيضاً لَمْ يزل يَخُوض الرَّحمة حَتَّى يَجْلِسَ، فَإِذَا جَلَسَ اغْتَمَسَ فِيهَا۔

(رواه الامام أحمد في مسنده)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے کسی مریض کی عیادت کی وہ بیٹھنے تک اللہ کی رحمت میں غوطہ زن ہوتا ہے اور جب اس کے پاس بیٹھ جاتا ہے تو وہ اس رحمت میں ڈوب جاتا ہے''۔ (احمد)

فضل دُعَاءِ الْمَرِيض

عَن عمر بن الخطاب رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذا دخلت على مَرِيض فمره يَدْعُو لَك، فَإِن دعاءه كدعاء الْمَلَائِكَة. (رَوَاهُ ابْن مَاجَه)

مریض کی دعا کی فضیلت

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو اس سے اپنے حق میں دعا کرواؤ اس لئے کہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا جیسی ہوتی ہے''۔ (ابن ماجہ)

فَضْل الْأَمْرَاض

عَن صُهَيْب رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عجبا لأمر الْمُؤمن إِن أمره كُله خير إِن أَصَابَته سراء شكر فَكَانَ خيرا لَهُ، وَإِن أَصَابَته ضراء صَبر كَانَ خيرا لَهُ، وَلَيْسَ ذَلِك لأحد إِلَّا لِلْمُؤمنِ. (رَوَاهُ مُسلم)

بیماریوں کی فضیلت

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بندہ مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے اس کے ہر معاملہ اور ہر حال میں اس کے لئے خیر ہی خیر ہے۔ اگر اسے خوشی اور راحت پہنچے تو وہ (اپنے رب کا) شکر ادا کرتا ہے اور یہ اس کے لئے خیر ہی خیر ہے۔ اور اگر اسے کوئی دکھ اور رنج پہنچتا ہے تو وہ (اس کو بھی اپنے حکیم و کریم رب کا فیصلہ اور مشیت یقین کرتے ہوئے) اس پر صبر کرتا ہے اور یہ صبر بھی اس کے لئے سراسر خیر ہے۔ بندہ مومن کے علاوہ یہ کسی اور کے لئے نہیں ہے''۔ (مسلم)

عَنْ سعد بن أبي وَقاص رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قلت: يَا رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَىُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً، قَالَ: الْأَنْبِيَاء ثُمَّ الصالحون ثُمَّ الأمثل فالأمثل من النَّاس يبتلى الرجل على حسب دينه، فَإِن كَانَ فِي دينه صلابة زيد فِي بلائه، وَإِن كَانَ فِي دينه رقة خفف عَنهُ، وَمَا يزَال الْبلَاء بِالْعَبدِ حَتَّى يمشي على ظهر الأَرْض وَلَيْسَ عَلَيْهِ خَطِيئَة۔ (رَوَاهُ التِّرمِذِي بِنَحْوِهِ وَقَالَ: حَدِيث حسن صَحِيح)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ آزمائش اور تکلیف کن پر آتی ہے؟ فرمایا ''انبیاء (علیہم السلام) پھر نیک لوگوں پر پھر اسی طرح درجہ بدرجہ بعد میں آنے

والے نیک لوگوں پر۔ آدمی پر آزمائش و تکلیف اس کے دین کے حساب سے آتی ہے، اگر وہ اپنے دین میں مضبوط ہے تو بلا بڑھ کر آتی ہے اور اگر اپنے دین میں کمزور ہے تو اس کے لئے ہلکی کر دی جاتی ہے اور یہ بلا و تکلیف برابر بندہ پر رہتی ہے یہاں تک کہ وہ سطح زمین پر چلتا پھرتا ہے مگر اس کا کوئی گناہ باقی نہیں رہتا"۔ (ترمذی)

عَن أبي سعيد الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا يُصِيب الْمُؤمن من وصب وَلَا نصب وَلَا حزن وَلَا هم وَلَا غم حَتَّى الشَّوْكَة يشا كها إِلَّا كفر الله من خطاياه. أَخْرَجَاهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ بِمَعْنَاهُ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بندہ مومن کو جو بھی تکلیف، مصیبت، غم اور فکر و پریشانی لاحق ہوتی ہے حتیٰ کہ اگر اسے کانٹا بھی چبھتا ہے تو اس سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو اس سے دور کرتا رہتا ہے"۔ (بخاری و مسلم)

عَن أبي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يزَال الْبلَاء بِالْمُؤمنِ أَو الْمؤمنة فِي جسده وَفِي مَاله وَفِي وَلَده حَتَّى يلقى الله وَمَا عَلَيْهِ من خَطِيئَة. (رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَقَالَ: حَدِيث حسن صَحِيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تک کوئی آزمائش و مصیبت کسی ایمان والے بندے یا بندی پر

اسکی جان و مال یا اولاد پر رہتی ہے یہاں تک کہ وہ اپنے اللہ سے جاملتا ہے اور وہ گناہوں سے پاک ہوجاتا ہے''۔ (ترمذی)

عَنْ جَابر بن عبد الله رَضِيَ الله عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللِه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخل على أم السائب،أو أم المسيب، وَهِيَ ترفرف. فقال مالك ياأم السائب أو ياأم المسيب ترفرفين، قَالت الحمى لَا بَارَكَ اللهُ فِيْهَا. فَقَال لا تسبى الحمى فانها تَذْهب خطايا بنى آدم كما يَذْهَبُ الكبير خبث الحديث ـ (رواه مسلم)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ام السائب یا ام المسیب کے ہاں جانا ہوا تو وہ کانپ رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے ان سے کانپنے کا سبب پوچھا، تو انہوں نے کہا ''بخار ہے اللہ اس میں برکت نہ دے'' آپ ﷺ نے فرمایا ''بخار کو برا بھلا مت کہو کہ اس سے اولاد آدم کے گناہ چلے جاتے ہیں جیسے لوہے کی بھٹی سے لوہے کا میل کچیل''۔ (مسلم)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يشاك بِشوْكة فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عنْهُ بِهَا خطيئة. (رواه مسلم أيضا)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ''اگر کسی مسلمان کو کوئی کانٹا چبھتا ہے اس سے بھی کم کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے''۔ (مسلم)

عن ابی هريرة رَضِیَ اللهُ عَنْهُ ان رسول اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ مَرِيْضًا فقَالَ: أبشر فَإِنَّ الله تَبَارَكَ وَتعالىٰ يَقُوْلُ: هِيَ نارى اسلطها عَلٰى عَبْدِى الْمُؤمِن فِي الدُّنْيَا، لِتَكُوْنَ حظه مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَة۔ (رواه ابن ماجه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیمار کی بیمار پرسی کی اور فرمایا ''خوش ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ (بخار) میری آگ ہے جو میں اپنے مومن بندے پر دنیا میں مسلط کر دیتا ہوں تا کہ اس کے لئے قیامت کے دن کی آگ کا حصہ ہو جائے'' (بچت کا)۔ (ابن ماجہ)

عَنْ عَطاء بْن أَبِي رَبَاح قَالَ: قَالَ لِي ابْن عَبَّاس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، الا اريْكَ امراة مِنْ اهْلِ الْجَنَّةِ، قُلْتُ بَلٰى، قَالَ هٰذِهِ الْمَراة السوداء، اتَت النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقَالَتْ يَارَسول اللهِ انى اصرع وَانّى اتكشف فادع الله لى، فقال: إِنْ شئت صبرت وَلَكَ الْجَنَّة، وَإِنْ شِئْتَ دَعوت الله انْ يعافيك، فَقَالَتْ أصبر، فَقَالَتْ انى أتكشف فادع الله لى أن لا أتكشف، فَدَعَا لَهَا، (أخرجاه فى الصحيحين)

حضرت عطاء بن ابی رباح کا کہنا ہے کہ مجھ سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ''کیا میں تمہیں ایک جنتی عورت دکھاؤں''؟ میں نے عرض کیا ''ضرور'' انہوں نے کہا ''یہ کالی کلوٹی عورت، یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے تو ستر کھل جاتا ہے (ہوش نہیں رہتی) آپ ﷺ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں آپ ﷺ نے فرمایا ''اگر تم چاہو اور صبر کرو تو تمہارے لئے جنت ہے'' اور اگر چاہتی ہو تو میں تمہاری عافیت کی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں'' انہوں نے کہا ''میں صبر کروں گی'' اتنی درخواست ہے کہ اس دورہ میں (ہوش نہ رہنے کی وجہ سے) میرا ستر کھل جاتا ہے اس کی دعا فرمادیجئے۔ آپ ﷺ نے اس کے لئے یہ دعا فرمادی''۔ (بخاری ومسلم)

الاجر علیٰ ذھاب البصر اِذا احتسب صاحبہ وصبرہ

عَن أنس بن مَالك رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُول: إِن الله عز وَجل إِذا ابتلى عبدا من عباده بحبيبتيه فَصَبر عوضه مِنْهُمَا الْجنَّة. يُرِيد عَيْنَيْهِ۔ (رَوَاهُ البُخَارِي)

بینائی کے چلے جانے پر اگر وہ صبر وثواب سے کام لے تو اسکا ثواب

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''اگر اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندہ کو آنکھوں کی

آزمائش میں ڈال دے اور وہ اس پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ ان دو آنکھوں کے بدلے اسے جنت عطا کریں گے''۔ (بخاری)

عَن زيد بن أَرقم رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: رمدت فعادني رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقَالَ: يَا زيد أَرَأَيت لو أَن عَينَيك كَانَت لما بهما، فقلت: يَا رَسُول الله أَصْبِر وأحتسب، فقَالَ: إِذا لقِيت الله وَلَا ذَنب لَك،

(أخرجه الإمام أحمد وأبو داود)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میری آنکھوں میں تکلیف ہوگئی اور آپؐ میرا حال پوچھنے کے لئے تشریف لائے جب میں ٹھیک ہو گیا تو آپؐ نے فرمایا ''اگر تمہاری آنکھوں میں تکلیف رہتی تو کیا کرتے''؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں صبر کروں گا اور اس پر ملنے والے اجر کا امیدوار رہوں گا۔ آپؐ نے فرمایا ''پھر تو تم اللہ سے ایسے حال میں ملتے کہ تمہارا کوئی گناہ بھی باقی نہ رہتا''۔ (احمد، ابوداؤد)

مَا يكْتب للمَرِيض

عَن أبي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غير مرّة وَلَا مرَّتَيْنِ يَقُول: من كَانَ لَهُ عمل يعمله فشغلهُ عَنهُ مرض أَو سفر فَإِنَّهُ يكْتب لَهُ صَالح مَا كَانَ يعْمل وَهُوَ صَحِيح مُقيم،

(أخرجه البُخَارِي بِنَحْوِهِ)

بیمار کے لئے جو اعمال لکھ دیئے جاتے ہیں

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی بار سنا فرمایا ''جو کوئی عمل کرتا رہتا ہے (اگر وہ) بیماری یا سفر کی وجہ سے رہ جائے تو اس کے صحت وتندرستی کی حالت میں کیے جانے والے نیک عمل کا ثواب اس کے لئے لکھ دیا جاتا ہے''۔ (بخاری)
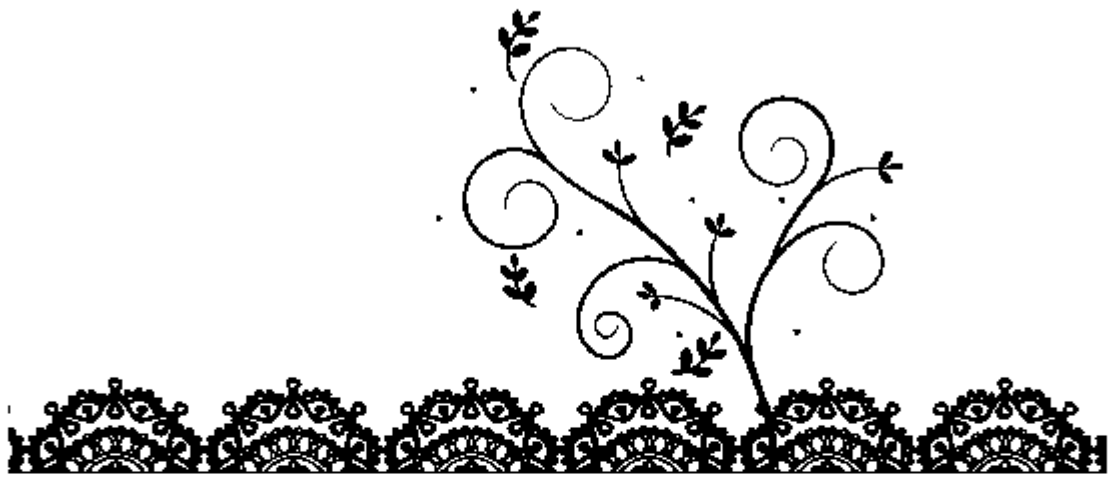
كِتَابُ الصِّيَامِ

فضل الصَّوْم

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كل عمل ابْن آدم يُضَاعف، الْحَسَنَة عشر أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَة ضعف، قَالَ الله عز وَجل إِلَّا الصَّوْم فَإِنَّهُ لي وَأَنا أجزي بِهِ، يدع شَهْوَته وَطَعَامه من أَجلي، للصَّائِم فرحتان، فرحة عِنْد فطره، وفرحة عِنْد لِقَاء ربه، ولخلوف فِيهِ أطيب عِنْد الله من ريح الْمسك، وَفِي رِوَايَة: وَالصِّيَام جنَّة، فَإِذا كَانَ يَوْم صَوْم أحدكُم فَلَا يرْفث وَلَا يسخب، فَإِن سابه أحد أَو قَاتله فَلْيقل إِنِّي امْرُؤ صَائِم، (أخرجه البُخَارِي وَمُسلم وَهَذَا لفظ مُسلم وَالْبُخَارِيّ بِنَحْوِهِ)

روزے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''آدم کے بیٹے کا ہر عمل کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے ایک نیکی (کا ثواب) دس سے لے کر سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے۔ اللہ نے فرمایا سوائے روزہ کے، پس وہ خاص میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ وہ میری وجہ سے اپنی شہوت اور کھانا چھوڑ دیتا ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی تو اسے افطاری کے وقت ہوتی ہے اور دوسری اپنے رب سے

ملاقات کے وقت ہوگی۔ اور قسم ہے کہ اس کے منہ کی (روزہ رکھنے کی وجہ سے) بو اللہ کے ہاں مشک سے کہیں اچھی ہے۔ ایک روایت میں ہے ”روزہ ڈھال ہے جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ بے ہودہ اور فحش باتیں نہ بکے اور شور و شغب نہ کرے، اور اگر کوئی دوسرا اس سے گالی گلوچ یا جھگڑا کرے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں“۔ (بخاری و مسلم)

عَن سهل بن سعد رَضِيَ اللهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إن فِي الْجَنَّة بَابا يُقَال لَهُ الريان، يدْخل مِنْهُ الصائمون يَوْم الْقِيَامَة، لَا يدْخل مِنْهُ أحد غَيرهم، يُقَال: أَيْن الصائمون فَيدْخلُونَ مِنْهُ، فَإِذا دخل آخِرهم أغلق فَلم يدْخل مِنْهُ أحد۔ (أخرجاهُ أيضا وَاللَّفظ لمُسلم)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ ”جنت کے دروازوں میں ایک خاص دروازہ ہے جسے ”باب الریان“ کہا جاتا ہے۔ اس دروازہ سے قیامت کے دن صرف روزہ داروں کا داخلہ ہوگا، ان کے سوا کوئی اور اس دروازے سے داخل نہیں ہوگا۔ اس دن پکارا جائے گا ”روزہ دار کدھر ہیں“؟ پس وہی اس دروازے سے جنت میں داخل ہوں گے، جب آخری روزہ دار اس سے داخل ہو جائے گا پھر اسے بند کر دیا جائے گا، پھر اس سے کوئی داخل نہ ہو سکے گا“۔ (بخاری و مسلم)

عَن أبي أُمَامَة رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: أتيت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقلت: مرني بِأَمْر آخذه عَنْك، قَالَ:

عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا مثل لَهُ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِي)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی ''مجھے کوئی ایسا حکم دیں کہ جس پر میں کار بند رہوں'' فرمایا ''روزہ کو اپنے اوپر لازم کرلو۔ اس جیسی کوئی چیز نہیں ہے''۔ (نسائی)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: من أَنْفق زَوْجَيْنِ فِي سَبِيل الله نُودي من أَبْوَاب الْجَنَّة يَا عبد الله هٰذَا خير، فَمن كَانَ من أهل الصَّلَاة نُودي من بَاب الصَّلَاة وَمن كَانَ من أهل الْجِهَاد دعي من بَاب الْجِهَاد، وَمن كَانَ من أهل الصّيام دعي من بَاب الريان، وَمن كَانَ من أهل الصَّدَقَة دعي من بَاب الصَّدَقَة. فَقَالَ أَبُو بكر: بِأَبِي وَأُمي أَنْت يَا رَسُول الله. مَا على من دعي من تِلْكَ الْأَبْوَاب من ضَرُورَة. فَهَل يدعى أحد من تِلْكَ الْأَبْوَاب كلهَا. قَالَ: نعم وَأَرْجُو أَن تكون مِنْهُم۔

(أَخْرَجَاهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس کسی نے اللہ کی راہ میں جوڑا دیا (دو، دو چیزیں دے دیں) اسے جنت کے تمام دروازوں سے پکارا جائے گا اور مجاھد کو ''باب الجہاد'' سے

پکارا جائے گا، اور روزہ دار کو ''باب الریان'' سے پکارا جائے گا، صدقہ کرنے والوں کو ''باب الصدقہ'' سے پکارا جائے گا اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں جو شخص ان دروازوں سے بلایا جائے گا اس کا نقصان تو نہیں ہے لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ کیا کوئی ایسا بھی ہوگا جسے ان سب دروازوں سے بلایا جائے گا؟ آپؐ نے فرمایا ''جی ہاں'' مجھے امید ہے کہ تم انہی میں سے ہوگے''۔ (بخاری و مسلم)

فَضْل رَمَضَان وَفضل صِيَامه

عَن أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: إِذا دخل رَمَضَان فتحت أَبْوَاب السَّمَاء وغلقت أَبْوَاب جَهَنَّم، وسلسلت الشَّيَاطِين۔

(أخرجاهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَقَالَ مُسلم: فتحت أَبْوَاب الْجنَّة.)

رمضان اور اس کے روزوں کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جب رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان جکڑ دیئے جاتے ہیں''۔ (بخاری و مسلم)

عَن أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: إِذا كَانَ أول لَيْلَة من شهر رَمَضَان

صفدت الشَّيَاطِين ومردة الْجِنّ، وغلقت أَبْوَاب النَّار فَلم يفتح مِنْهَا بَاب، وَفتحت أَبْوَاب الْجنَّة فَلم يغلق مِنْهَا بَاب، وينادي مُنَاد: يَا بَاغِي الْخَيْر أقبل وَيَا بَاغِي الشَّرّ أقصر، وَلله عُتَقَاء، وَذَلِكَ كل لَيْلَة۔ (رَوَاهُ التِّرمِذِي وَابْن مَاجه)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیطان اور سرکش جن جکڑ دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے سارے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اُن میں سے کوئی دروازہ بھی بند نہیں کیا جاتا اور اللہ کا منادی پکارتا ہے اے خیر اور نیکی کے طالب قدم بڑھا کے آ، اور اے بدی اور بدکرداری کے شائق رک، آگے نہ آ، اور اللہ کے حکم سے بہت سے (گنہگار) بندوں کو دوزخ سے رہائی دی جاتی ہے اور یہ سب رمضان کی ہر رات میں ہوتا رہتا ہے''۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَامَ رَمضَانَ إِيمَاناً واحتسابا غُفِرَ له مَا تقدَّمَ مِنْ ذَنبِهٖ۔ (أخرجاه في الصحيحين)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس کسی نے پورے ایمان اور یقین اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے پہلے گناہ بخش دیئے گئے''۔ (بخاری، مسلم)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى

الله عَلَيْهِ وَسلم: أَتَاكُم رَمَضَان شهر مبارك فرض الله عَلَيْكُم صِيَامه تفتح فِيهِ أَبْوَاب السَّمَاء وتغلق فِيهِ أَبْوَاب الْجَحِيم، وتغل فِيهِ مَرَدَة الشَّيَاطِين، لله فِيهِ لَيْلَة خير من ألف شهر من حرم خَيرهَا فقد حرم۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ فِي سنَنه)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تمہارے پاس رمضان کا مہینہ آیا، مبارک مہینہ ہے، اس کے روزے اللہ نے تم پر فرض کئے ہیں۔ اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں، سرکش شیطان جکڑ دیئے جاتے ہیں، اللہ کی طرف سے اس میں ایک رات رکھ دی گئی ہے جو ایک ہزار مہینہ (کی عبادت) سے بہتر ہے جو کوئی اس رات کی بھلائی سے محروم رہا واقعی وہ محروم ہے''۔ (نسائی)

عَن أنس بن مَالك رَضِي الله عَنهُ، قَالَ: دخل رَمَضَان، فَقَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: إِن هَذَا الشَّهْر قد حضركم وَفِيه لَيْلَة خير من ألف شهر من حرمهَا فقد حرم الْخَيْر كُله، وَلَا يحرم خَيرهَا إِلَّا كل محروم۔

(رَوَاهُ ابْن مَاجَه)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رمضان کی آمد پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بیشک تمہارے پاس یہ مہینہ (رمضان) آیا

ہے، اس میں ایک رات ہزار مہینوں (کی عبادت) سے بہتر ہے جو کوئی اس رات کی خیر و بھلائی سے محروم رہا وہ گویا ہر خیر و بھلائی سے محروم ہو گیا، اس کی خیر و بھلائی سے صرف وہی محروم ہو سکتا ہے جو حقیقتاً محروم ہو"۔ (ابن ماجہ)

فَضْلُ السّحُور وَتأخيره وَالْفطر وتعجيله

عَن أنس بن مَالك رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيهِ وَسلم: تسحرُوا فَإِن فِي السّحُور بركة.
(رَوَاهُ البُخَارِي وَمُسلم)

سحری میں تاخیر اور افطاری میں جلدی کرنے کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سحری کھایا کرو، یقیناً سحری میں برکت ہے"۔ (بخاری ومسلم)

عَن عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى الله عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فصل مَا بَين صيامنا وَصِيَام أهل الْكتاب أَكلَة السّحُور. (رَوَاهُ مُسلم)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان فرق کرنے والی چیز سحری کھانا ہے"۔ (مسلم)

عَن سهل بن سعد رَضِيَ اللهُ عَنهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى الله عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يزَال النَّاس بِخَير مَا عجلوا الْفطر.

(رَوَاهُ الْبُخَارِي وَمُسلم)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تک (میری امت کے) لوگ افطاری میں جلدی کرتے رہیں گے وہ اچھے حال میں رہیں گے"۔ (بخاری و مسلم)

عَن أبي هُرَيرَة رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيهِ وَسلم: قَالَ الله عز وَجل أحب عبَادي إِلَيّ أعجلهم فطرا۔ (رَوَاهُ التِّرمِذِي وَقَالَ: حَدِيث حسن غَرِيب)

عَن رجل من أَصْحَاب رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دخلت على النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يتسحر، فَقَالَ: إِنَّهَا بركَة أَعْطَاكُم الله إِيَّاهَا فَلَا تدعوهُ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِي)

ایک صحابیؓ کا کہنا ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ سحری کر رہے تھے آپؐ نے فرمایا "سحری کھانا برکت ہے جو خاص اللہ تعالیٰ نے تمہیں دی ہے پس اسے نہ چھوڑو"۔ (نسائی)

عَن أبي عَطِيَّة قَالَ: دخلت أَنا ومسروق على عَائِشَة رَضِي الله عَنهَا، فَقُلْنَا: يَا أم الْمُؤمنِينَ رجلَانِ من أَصْحَاب رَسُول الله صلى الله عَلَيهِ وَسلم، أَحدهمَا يعجل الْإِفْطَار ويعجل الصَّلَاة، وَالْآخر يُؤخر الْإِفْطَار وَيُؤخر الصَّلَاة،

فَقَالَت: أَيهمَا الَّذِى يعجل الْإِفْطَار ويعجل الصَّلَاة، قَالَ: قُلْنَا: عبد الله بن مَسْعُود، قَالَت: كَذٰلِك كَانَ يصنع رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وسلم۔ (رَوَاهُ مُسلم)

ابوعطیہ اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا ام المومنین! دو صحابیوں میں ایک ایسے ہیں جو افطاری جلدی کرتے ہیں اور پھر جلدی نماز پڑھتے ہیں، دوسرے افطاری میں تاخیر کرتے اور نماز میں بھی تاخیر کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ کون افطار اور نماز میں جلدی کرتے ہیں؟ ابوعطیہ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا ''حضرت عبداللہ بن مسعودؓ'' حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے (افطاری اور نماز میں جلدی کیا کرتے تھے)''۔ (مسلم)

عَن أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزَال الدّين ظَاهرا مَا عجلوا الْفطر، لِأَن الْيَهُود وَالنَّصَارَى يؤخرون۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ''جب تک لوگ افطاری میں جلدی کرتے رہیں گے، دین غالب رہے گا، اس لئے کہ یہودی اور عیسائی اس میں تاخیر کرتے ہیں''۔ (ابوداؤد)

صَوْم دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَام وَهُوَ أفضل الصّيام

عَن عبد الله بن عَمرو رَضِي الله عَنهُمَا قَالَ: أخبر رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَقُول وَالله لأصوم النَّهَار ولأقوم اللَّيل مَا عِشت، فَقلت لَهُ بِأبي أَنْت وَأمي، قَالَ: فَإنَّك لَا تَستَطِيع ذَلِك، فصم وَأفطر، ونم وقم، وصم من الشَّهر ثَلَاثَة أَيَّام فَإِن الْحَسَنَة بِعشر أَمْثَالهَا، وَذَلِكَ مثل صِيَام الدَّهر، قلت: إِنِّي أُطِيق أفضل من ذَلِك، فَقَالَ: فصم يَوْمًا وَأفطر يَوْمًا فَذَلِك صِيَام دَاوُد وَهُوَ أفضل الصّيام، فَقلت: فَإِنِّي أُطِيق أفضل من ذَلِك، فَقَالَ النَّبِي صلى الله عَلَيهِ وَسلم: لَا أفضل من ذَلِك، رَوَاهُ البُخَارِي وَمُسلم إِلَّا أَن فِي مُسلم ،أعدل الصّيام، بدل ،أفضل الصّيام۔

(وَفِي رِوَايَة لمُسلم: صم أفضل الصّيام عِنْد الله عز وَجل صِيَام دَاوُد عَلَيهِ السَّلَام كَانَ يَصُوم يَوْمًا وَيفْطر يَوْمًا)

بہترین روزہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میری بابت بتایا گیا کہ میں کہتا ہوں کہ بخدا میں زندگی بھر ہمیشہ روزہ سے رہوں گا اور رات کو قیام کر کے عبادت کرتا رہوں گا۔ میں نے عرض کیا! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان! میں نے کہا ہے (اور میرا یہ معمول ہے) آپؐ

نے فرمایا کہ "تم ایسا نہیں کرسکو گے۔ روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو، سو کر آرام بھی کرو اور اٹھ کر عبادت بھی کرو، ہر مہینہ کے تین روزے رکھ لیا کرو، ایک نیکی دس کے برابر ہے اور گویا یہ ہمیشہ روزہ رکھنا ہی ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں فرمایا کہ "ایک دن روزہ رکھ لیا کرو اور ایک دن چھوڑ دیا کرو، یہ حضرت داؤد کا روزہ ہے اور یہی بہترین روزہ ہے" میں نے عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ اور بہتر طاقت رکھتا ہوں آپؐ نے فرمایا "اس سے بہتر کوئی نہیں"۔ (بخاری) مسلم کی روایت میں ہے کہ اللہ کے ہاں بہترین روزہ رکھو جو حضرت داؤد کا روزہ ہے، وہ ایک دن روزہ رکھتے اور دوسرے دن چھوڑ کر پھر رکھتے تھے"۔

وَعَن عبد الله بن عَمْرو رَضِي الله عَنْهُمَا أَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أحب الصّيام إِلَى الله صِيَام دَاوُد، كَانَ يَصُوم نصف الدَّهْر، وَأحب الصَّلَاة إِلَى الله صَلَاة دَاوُد، كَانَ يرقد شطر اللَّيْل ثمَّ يقوم ثمَّ يرقد آخِره، يقوم ثلث اللَّيْل بعد شطره۔ (رَوَاهُ مُسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا "اللہ کے ہاں سب سے پیارا اور اچھا روزہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے، وہ چھ ماہ روزہ رکھتے تھے۔ اور سب سے پیاری نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز تھی۔ وہ رات کے ایک حصہ میں آرام کرتے، پھر کھڑے ہو کر عبادت کرتے، پھر آخر میں کچھ دیر آرام کرتے، آدھی

کے بعد ایک تہائی رات میں کھڑے ہو کر اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے"۔ (مسلم)

فضل صِيَام عَاشُورَاء وَيَوْم عَرَفَة وَغير ذٰلِك

عَن أَبِي قَتَادَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَن صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ: لَا صَامَ وَلَا أفطر أَو مَا صَامَ وَمَا أفطر، قَالَ: فَسئل عَن صَوْم يَوْمَيْنِ وإفطار يَوْم، قَالَ: وَمن يُطيق ذٰلِك، قَالَ: وَسُئِلَ عَن صَوْم يَوْم وإفطار يَوْمَيْنِ، قَالَ: لَيْت أَن الله قوانا لِذٰلِك، وَسُئِلَ عَن صَوْم يَوْم وإفطار يَوْم، قَالَ: ذَاك صَوْم أخي دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَام، قَالَ: وَسُئِلَ عَن صَوْم يَوْم الْإِثْنَيْنِ قَالَ: ذَاك يَوْم ولدت فِيهِ وَيَوْم بعثت فِيهِ، أَو أنزل عَليّ فِيهِ، قَالَ: فَقَالَ: صَوْم ثَلَاثَة أَيَّام من كل شهر، ورمضان إِلَى رَمَضَان صَوْم الدَّهْر، قَالَ: وَسُئِلَ عَن صَوْم يَوْم عَرَفَة، فَقَالَ: يكفر السّنة الْمَاضِيَة والباقية، قَالَ: وَسُئِلَ عَن صَوْم يَوْم عَاشُورَاء فَقَالَ: يكفر السّنة الْمَاضِيَة۔ (رَوَاهُ مُسلم)

عاشورا اور حج کے دن کے روزہ کی فضیلت

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے ہمیشہ روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ ''نہ اس نے روزہ رکھا اور نہ بے روزہ رہا'' آپؐ سے دو دن روزہ رکھ کر ایک دن چھوڑ دینے کی بابت پوچھا گیا، فرمایا ''اس کی کون طاقت رکھتا ہے؟'' پھر آپؐ سے ایک دن روزہ رکھنے اور دو دن نہ رکھنے کے بارے میں پوچھا گیا فرمایا ''کاش اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی طاقت وقوت دے دیتے'' آپ سے ایک روز روزہ رکھنے اور ایک دن نہ رکھنے کی بابت پوچھا گیا فرمایا ''یہ میرے بھائی داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے''۔ پیر کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا گیا آپؐ نے فرمایا ''اسی دن میں میری ولادت ہوئی، اسی میں نبوت ملی، یا اس میں مجھ پر قرآن نازل ہونا شروع ہوا''۔ راوی کا کہنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا ''ہر ماہ تین دن کے روزے رکھنا اور ایک رمضان کے روزے رکھنا ایسا ہے جیسے اس نے ہمیشہ روزہ رکھا۔ راوی کہتے ہیں کہ آپؐ سے عرفہ (حج کے دن) کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا، فرمایا ''اس سے ایک سال پہلے اور آنے والے کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ آپؐ سے عاشورا کے روزہ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ ''اس سے ایک سال پہلے کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں''۔ (مسلم)

سُئِلَ ابْنُ عَبَّاس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ: مَا علمت أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمًا يطلب فَضله على الْأَيَّامِ إِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ، وَلَا شهرا إِلَّا هٰذَا الشَّهْرَ۔ (أَخرجَاهُ فِي الصَّحِيحَيْن)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عاشورا کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے علم میں نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے اس کے سوا کسی فضیلت والے دن کا روزہ رکھا اور نہ کسی پورے مہینہ کے روزے رکھے ہوں سوائے اس (رمضان) کے"۔ (بخاری ومسلم)

/عَن قَتَادَة بن النُّعمَان رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُول:من صَامَ يَوم عَرَفَة غفر لَهُ سنة أَمَامه وَسنة بعده۔ (رَوَاهُ ابن مَاجه)

حضرت قتادہ بن النعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "جس کسی نے حج کے دن۔۔۔۔عرفہ کا روزہ رکھا اس کے آنے والے سال اور اس کے بعد کے سال کے گناہ بخش دیئے گئے"۔ (ابن ماجہ)

فَضْل صِيَام الْمحرم

عَن أبي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيهِ وَسلم :أفضل الصّيام بعد رَمَضَان شهر الله الْمحرم، وَأفضل الصَّلَاة بعد الْمَكْتُوبَة صَلَاة اللَّيْل۔ (رَوَاهُ مُسلم)

محرم کے روزوں کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "رمضان کے بعد سب سے بہتر اللہ کے مہینے (محرم) کے روزے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے بہتر نماز رات (تہجد) کی نماز ہے"۔ (مسلم)

عَن عَلیؓ رَضِیَ اللهُ عَنهُ سَأَلَهُ رجل فقَالَ: أَی شهر تأمُرنِی أَن أَصوم بعد شهر رَمَضَان، فَقَالَ لَهُ: مَا سَمِعت أحدا یسأَل عَن هٰذا إِلَّا رجلا سمعته یسأَل رَسُول الله صَلَّی اللهُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَأَنا قَاعد، فَقَالَ: یَا رَسُول الله أَی شهر تَأمُرنِی أَن أَصوم بعد شهر رَمَضَان، قَالَ: إِن کنت صَائِمًا بعد شهر رَمَضَان، فصم شهر الله الْمحرم، فَإِنَّهُ شهر الله، تَابَ فِیہِ علی قوم، وَیَتُوب فِیہِ علی قوم۔

(رَوَاهُ التِّرمِذِی وَقَالَ: حَدِیث حسن غَرِیب)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے ایک آدمی نے پوچھا کہ رمضان کے بعد آپ مجھے کس مہینہ کے روزے رکھنے کے لئے حکم دیں گے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ کسی نے یہی سوال آپؐ سے کیا تھا، آپؐ نے (اس کے جواب میں) فرمایا ''اگر تم رمضان کے بعد کسی مہینہ کے (نفلی) روزے رکھنا چاہتے ہو تو محرم کے رکھو، یہ اللہ کا مہینہ ہے، اس میں اس نے ایک قوم کی توبہ کی، اور اس میں ایک قوم کی توبہ وہ قبول کرتا ہے''۔ (ترمذی)

فضل سِتَّة أَیَّام من شَوَّال

عَن أَبِی أَیُّوب الْأَنصَارِی رَضِیَ اللهُ عَنهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی الله عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ: من صَامَ رَمَضَان ثمَّ أتبعه

سِتا من شَوَّال، كَانَ كصيام الدَّهر۔ (رَوَاهُ مُسلم)

شوال کے چھ دنوں کی فضیلت

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جس شخص نے رمضان کے روزہ رکھنے کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے وہ ایسے ہے جیسے اس نے ہمیشہ روزے رکھے''۔ (مسلم)

عَن ثَوْبَان رَضِيَ اللهُ عَنهُ عَن رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنه قَالَ: من صَامَ سِتَّة أَيَّام بعد الْفطر كَانَ تَمام السّنة، من جَاءَ بِالْحَسَنَة فَلهُ عشر أَمْثَالهَا۔

(رَوَاهُ ابْن مَاجه)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے رمضان کے بعد چھ دن کے روزے رکھے اسے پورے سال کے روزوں کا ثواب ملے گا، جو کوئی ایک نیکی کرے گا اسے دس گنا ثواب ملے گا''۔ (ابن ماجہ)

فَضْل الصّيام فِي سَبِيل الله عز وَجل

عَن أبي سعيد الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: من صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيل الله باعد الله وَجهه عَن النَّار سبعين خَرِيفًا،

(أخرجه البُخَارِيّ وَمُسلم)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں روزہ رکھنے کی فضیلت

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جس کسی نے اللہ کے لئے ایک روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو آگ سے ستر سال دور کر دیں گے''۔ (بخاری و مسلم)

عَن عقبة بن عَامر رَضِيَ اللهُ عَنهُ عَن رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: من صَامَ يَومًا فِي سَبِيل الله باعد الله مِنهُ جَهَنَّم مسيرَة مائَة عَام۔ (رَوَاهُ النَّسَائِي)

حضرت بن عامر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ''جس کسی نے اللہ کے لئے ایک دن روزہ رکھا اللہ دوزخ کو اس سے سو سال کی مسافت کے برابر دور کر دیتے ہیں''۔ (نسائی)

فضل صِيَام يَوم الِاثنَينِ وَالخَمِيس

عَن أبي هُرَيرَة رَضِيَ اللهُ عَنهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى الله عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تعرض الأَعمَال يَوم الِاثنَينِ وَالخَمِيس، فَأحب أَن يعرض عَملِي وَأَنا صَائِم،

(رَوَاهُ التِّرمِذِي وَقَالَ: حَدِيث حسن غَرِيب)

پیر اور جمعرات کے روزوں کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''پیر اور جمعرات کو اعمال کی ایک پیشی ہوتی ہے، میں یہ چاہتا ہوں

کہ جب میرے عمل کی پیشی ہو تو میں اس دن روزہ سے ہوں''۔ (ترمذی)

وَعَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهَا قَالَت: كَانَ رَسُول اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يتحرّى صَوم الإِثنَينِ وَالخَمِيس،

(رَوَاهُ التِّرمِذِي وَقَالَ: حَدِيث حسن غَرِيب وَرَوَاهُ النَّسَائِي وَابن مَاجه)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ بڑے اہتمام کے ساتھ رکھتے تھے''۔

(ترمذی نسائی ابن ماجه)

عَن حَفصَة بنت عمر رَضِيَ اللهُ عَنهُمَا قَالَت: كَانَ رَسُول اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَصُوم ثَلَاثَة أَيَّام من الشَّهر الإِثنَينِ وَالخَمِيس والإثنين من الجُمُعَة الأُخرَى۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِي)

حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینہ میں تین روزے رکھا کرتے تھے۔ پیر، جمعرات اور دوسرے جمعہ کے بعد پیر کے دن''۔ (ابوداؤد، نسائی)

عَن أُسَامَة بن زيد قَالَ: قلت يَا رَسُول الله إِنَّك تَصُوم حَتَّى لَا تكَاد تفطر وتفطر حَتَّى لَا تكَاد أَن تَصُوم إِلَّا يَومَينِ إِن دخلا فِي صيامك وَإِلَّا صمتهما، قَالَ: أَي يَومَينِ؟ قلت: يَوم الإِثنَينِ وَيَوم الخَمِيس، قَالَ: ذَانك يَومَانِ تعرض فيهمَا الأَعمَال على رب العَالمين، وَأحب

أَن يعرض عَمَلِي وَأَنَا صَائِم۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَهٰذَا لَفظه)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کا کہنا ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ روزہ رکھنے پہ آتے ہیں تو رکھتے چلے جاتے ہیں افطار (روزہ نہ رکھنے) پہ نہیں آتے اور جب چھوڑ دیتے ہیں تو روزہ نہیں رکھتے، الا یہ کہ دو دن درمیان میں آ جائیں، ان کا روزہ آپ رکھتے ہیں، آپ نے فرمایا ''کون سے دو دن''؟ میں نے عرض کیا پیر اور جمعرات۔ فرمایا ''ان دو دنوں میں اعمال رب العلمین کے ہاں پیش کرتے ہیں اور میں یہ چاہتا ہوں کہ جب میرا عمل پیش ہو تو میں روزہ سے ہوں''۔ (ابوداؤد ونسائی)

فضل صَوْم ثَلَاثَة أَيَّام وَالْوَصِيَّة بذلك

عَن عبد الله بن عَمْرو رَضِي الله عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: صَوْم ثَلَاثَة أَيَّام من كل شهر صَوْم الدَّهْر كُله. أَخْرجَاهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ. قد تقدم حَدِيث أبي هُرَيْرَة فِي الْجُزْء الأول بِالْوَصِيَّةِ بصيام ثَلَاثَة أَيَّام من كل شهر۔ (وَحَدِيث أبي الدَّرْدَاء رَضِي الله عَنهُ)

تین روزوں کی وصیت اور فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہر ماہ کے تین روزے صوم دہر (ہمیشہ روزہ رکھنے کی طرح) ہیں''۔ (بخاری ومسلم)

عَن أبي ذَر رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: أَوْصَانِي حَبِيبِي بِثَلَاث لَا أدعهن إِن شَاءَ الله أبدا: أَوْصَانِي بِصَلَاة الضُّحَى، وَالْوتر قبل النّوم وبصيام ثَلَاثَة أَيَّام من كل شهر۔

(رَوَاهُ النَّسَائِي)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے تین کاموں کے کرنے کی وصیت فرمائی کہ کبھی ان کو نہ چھوڑوں مجھے چاشت کی نماز، سونے سے پہلے وتر پڑھنے اور ہر ماہ کے تین روزے رکھنے کی وصیت فرمائی"۔ (نسائی)

وَعَن أبي ذَر رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول: من صَامَ ثَلَاثَة أَيَّام من كل شهر فقد تمّ صَوْم الشَّهْر أَو فَلهُ صَوْم الشَّهْر،

(رَوَاهُ النَّسَائِيوَابْن مَاجه بِنَحْوِهِ وَكَذٰلِكَ التِّرْمِذِي وَقَالَ: حَدِيث حسن)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "جس نے مہینہ کے تین روزے رکھے گویا اس نے پورے مہینہ کے روزے رکھے۔ یا اسے مہینہ کے روزوں کا ثواب ملے گا"۔

(نسائی، ابن ماجہ، ترمذی)

عَن عُثْمَان بن أبي الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول: صِيَام حسن ثَلَاثَة أَيَّام من الشَّهْر۔ (رَوَاهُ النَّسَائِي)

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''اچھے روزے ہر مہینہ کے تین روزے ہیں''۔ (نسائی)

عَن قُرَّة بن إِيَاس رَضِيَ اللهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَنه قَالَ: صَوم ثَلَاثَة أَيَّام من الشَّهر صَوم الدَّهر وإفطاره. (بخاری ومسلم)

حضرت قرۃ بن ایاس رضی اللہ عنہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا ''ہر مہینے کے تین روزے ایسے ہیں جیسے کسی نے ہمیشہ روزے رکھے''۔

فضل صِيَام أَيَّام الْبيض

عَن جرير بن عبد الله رَضِيَ اللهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صِيَام ثَلَاثَة أَيَّام من كل شهر صِيَام الدَّهر، وَهِي أَيَّام الْبيض صَبِيحَة ثَلَاث عشرَة وَأَربع عشرَة وَخمس عشرَة۔ (رَوَاهُ النَّسَائِي)

ایام بیض کے روزے

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا ''ہر مہینہ کے تین روزے ایسے ہیں جیسے کوئی ہمیشہ روزہ سے ہو، اور یہ ہر چاند کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں کے روزے ''ایام

بیض کے روزے ہیں''۔ (نسائی)

عَن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِي إِلَى النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرنب قد شواها فوضعها بَين يَدَيْهِ، فَأَمْسك رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلم يَأْكُل وَأمر الْقَوْم أَن يَأْكُلُوا، وَأمْسك الْأَعْرَابِي. فَقَالَ لَهُ النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: مَا مَنعك أَن تَأْكُل، قَالَ: إِنِّي أَصوم ثَلَاثَة أَيَّام من كل شهر. قَالَ: إِن كنت صَائِما فَصم الغر. (رَوَاهُ النَّسَائِي)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دیہاتی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھنا ہوا خرگوش لے کر آئے اور آپؐ کے سامنے رکھ دیا ،آپ رُک گئے اور کھایا نہیں اور لوگوں کو کھانے کے لئے فرمایا، دیہاتی نے بھی نہیں کھایا۔آپؐ نے ان سے پوچھا ''کھاتے کیوں نہیں'' انہوں نے عرض کیا کہ میں ہر مہینہ میں تین روزے رکھتا ہوں۔آپؐ نے فرمایا کہ ''اگر یہ روزے رکھتے ہیں تو پھر ایام بیض کے رکھو''۔ (نسائی)

عَن أَبِي ذَر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أمرنَا رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَن نَصُوم من الشَّهْر ثَلَاثَة أَيَّام الْبيض، ثَلَاث عشرَة وَأَربع عشرَة وَخمس عشرَة۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَالنَّسَائِي وَهَذَا لفظ حَدِيثه وَقَالَ التِّرْمِذِي: حَدِيث حسن)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مہینہ کے تین روزے ایام بیض کے رکھنے کا حکم دیا۔ وہ ہر چاند کی ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ ویں کے روزے ہیں"۔ (ترمذی، نسائی)

عَن قَتَادَة بن ملْحَان رَضِي الله عَنهُ، وَفِي نُسْخَة للنسائی قدامَة بن ملْحَان قَالَ: كَانَ رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرنَا بصيام أَيَّام الْبيض، ثَلَاث عشرَة وَأَربع عشرَة وَخمس عشرَة. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدوَالنَّسَائِي۔

حضرت قتادہ بن ملحان رضی اللہ عنہ اور نسائی کے نسخہ میں قدامہ بن ملحان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں "ایام بیض" تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں کے روزے رکھنے کا حکم دیا کرتے تھے"۔ (نسائی)

فضل صِيَام أَيَّام الْعشْر والتعبد فِيهَا

عَن ابْن عَبَّاس رَضِي الله عَنهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: مَا من أَيَّام الْعَمَل الصَّالح فِيهَا أَحَبُّ إِلَى الله عز وَجل من هَذِه الْأَيَّام. يَعْنِي أَيَّام الْعشْر. قَالُوا: يَا رَسُول الله وَلَا الْجِهَاد فِي سَبِيل الله. قَالَ: وَلَا الْجِهَاد فِي سَبِيل الله إِلَّا رجل خرج بِنَفسِهِ وَمَاله فَلم يرجع من ذَلِك بِشَيْء۔ (اخرجه البُخَارِي)

ذوالحجہ کے دس دنوں کے روزوں اور عبادت کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''حج کے مہینہ کے پہلے دس دنوں میں نیک عمل سے بڑھ کر اللہ کے ہاں اور کوئی عمل نہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا ''جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں'' فرمایا ''جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں الا یہ کہ کوئی آدمی اپنی جان و مال کے ساتھ اللہ کی راہ میں نکلا اور نہ لوٹا اس میں سے کچھ لے کر''۔ (بخاری)

فائدہ: یعنی جان بھی اللہ کی راہ میں قربان کردی اور مال بھی اس کی راہ میں لگا دیا۔

عَن أبي هُرَيرَة رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيهِ وَسلم: مَا من أَيَّام أحب إِلَى الله أَن يتعبد فِيهَا من أَيَّام الْعشر، وَإِن صِيَام يَوْم فِيهَا ليعدل صِيَام سنة وَلَيلَة فِيهَا بليلة الْقدر۔

(رَوَاهُ ابن مَاجه وَالتِّرمِذِي وَقَالَ: حَدِيث غَرِيب)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''حج کے مہینے کے پہلے دس دنوں کی عبادت اللہ تعالیٰ کو دوسرے تمام دنوں سے زیادہ محبوب ہے اس عشرہ کے ہر دن کا روزہ سال بھر روزوں کے برابر ہے اور اس کی ہر رات شب قدر کے برابر''۔ (ترمذی)

فضل الصَّوم فِي شعْبَان

عَن أُسَامَة بن زيد رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قلت يَا رَسُول الله لم أرك تَصُوم شهرا من الشُّهُور مَا تَصُوم من شعْبَان،

قَالَ: ذٰلِكَ شهر يغفل النَّاس عَنهُ بَين رَجَب ورمضان وَهُوَ شهر ترفع فِيهِ الأَعْمَال إِلَى رب الْعَالمين، فَأحب أَن يرفع عَملي وَأَنا صَائِم، (رَوَاهُ النَّسَائِي)

شعبان کے روزوں کی فضیلت

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپؐ کو شعبان میں جتنے روزے رکھتے ہوئے دیکھتا ہوں اتنے کسی اور مہینہ میں نہیں دیکھتا۔ فرمایا ''رجب اور رمضان کے درمیانی اس مہینہ میں لوگ غفلت کرجاتے ہیں۔ اور یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں اعمال رب العٰلمین کے ہاں اٹھائے جاتے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال اٹھائے اور بلند کئے جائیں تو میں روزے سے ہوں''۔ (نسائی)

مَا يَنْبَغِي من ترك الْكَلَام فِي الصَّوْم

عَن أبي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: من لم يدع قَول الزُّور وَالْعَمَل بِهِ فَلَيْسَ لله حَاجَة فِي أَن يدع طَعَامه وَشَرَابه. (رَوَاهُ البُخَارِي)

روزہ میں جو کلام قابل ترک ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے جھوٹ اور اس پر عمل نہ چھوڑا تو ایسے آدمی کے کھانا پینا چھوڑ دینے کی اللہ کو کوئی حاجت نہیں''۔ (بخاری)

فضل من فطر صائما

عَن زید بن خَالِد الجُهَنِیّ رَضِیَ اللہُ عَنہُ قَالَ: قَالَ رَسُول اللہ صلی اللہ عَلَیہِ وَسلم: من فطر صَائِما کَانَ لَہُ مثل أجرھم من غیر أَن ینقص من أُجُورھم شَیْئا،

(رَوَاہُ ابن مَاجہ وَالنَّسَائِیوَ التِّرمِذِی وَقَالَ فِی آخِرہ: غیر أنہ لَا ینقص من أجر الصَّائِم شَیْئا، وَقَالَ: حَدِیث صَحِیح)

افطاری کرانے کا ثواب

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس کسی نے روزہ دار کو افطاری دی اسے اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا انہیں روزہ رکھنے کا، (مگر) ان روزہ داروں کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی“۔ (ترمذی)

فضل الصَّائِم إِذا أکل عِنْدہ

عَن أم عمَارَۃ بنت کَعْب الْأَنْصَارِیَّۃ رَضِی اللہ عَنْہَا أَن النَّبِی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ دخل عَلَیْہَا فقدمت لَہُ طَعَاما، فَقَالَ: کلی، فَقَالَت: إِنِّی صَائِمَۃ، فَقَالَ رَسُول اللہ صلی اللہ عَلَیہِ وَسلم: الصَّائِم یُصَلِّی عَلَیہِ الْمَلَائِکَۃ إِذا أکل عِنْدہ۔

(رَوَاہُ التِّرمِذِی وَقَالَ: حَدِیث حسن وروی ابن مَاجہ بِمَعْنَاہُ)

روزہ دار کی فضیلت جب اس کے ہاں کھایا جائے

حضرت ام عمارہ بنت کعب انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے تو انہوں نے کھانا پیش کیا۔ آپؐ نے فرمایا ''تم بھی کھاؤ'' انہوں نے کہا ''میں روزہ سے ہوں'' آپؐ نے فرمایا ''جب روزہ دار کے پاس کچھ کھایا جائے تو فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں''۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

عَن بُرَيْدَة بن الْحصيب قَالَ: قَالَ رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبلَال الْغَدَاء يَا بِلَال فَقَالَ: إِنِّي صَائِم، قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: نَأْكُل أرزاقنا وَفضل رزق بِلَال فِي الْجنَّة أشعرت يابلال إِن الصَّائِم يسبح عِظَامه وَتَسْتَغْفِر لَهُ الْمَلَائِكَة مَا أكل عِنْده۔

(رَوَاهُ ابْن مَاجَه)

حضرت بریدہ بن الحصیب کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلالؓ سے فرمایا ''دوپہر کا کھانا میرے ہاں کھاؤ'' انہوں نے عرض کیا ''میں روزہ سے ہوں'' آپؐ نے فرمایا ''ہم اپنا رزق کھاتے ہیں، اور بلالؓ کا رزق جنت میں باقی ہے، بلال سمجھے، روزہ دار کی ہڈیاں تسبیح بیان کرتی ہیں، اور فرشتے اس کے لئے بخشش کی دعا مانگتے ہیں جب اس کے پاس کھایا جائے''۔ (ابن ماجہ)

فضل دُعَاء الصَّائِم

عَن أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى

اللہ عَلَیۡہِ وَسلم: ثَلَاثَۃٌ لَا ترددعوتھم: الإِمَامُ الْعَادِلُ، والصائم حَتّٰی یفْطر، ودعوۃ الْمَظْلُوم یرفعھا اللہ عز وَجل دون الْغَمَام یَوْم الْقِیَامَۃ وتفتح لَھَا أَبْوَاب السَّمَاءِ وَیَقُول: بعزتی لأنصرنک وَلَو بعد حِین۔

(رَوَاہُ ابْن مَاجہ وَالتِّرمِذِی وَقَالَ حَدِیث حسن)

روزہ دار کی دعا کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی۔ عدل وانصاف کرنے والا بادشاہ، روزہ دار کی روزہ کی حالت میں، اور مظلوم کی دعا، اللہ قیامت میں اسے بادلوں سے اوپر اٹھائے گا، اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”مجھے اپنی عزت کی قسم! میں ضرور تیری مدد کروں گا چاہے تھوڑی دیر بعد ہی کیوں نہ ہو“۔ (ابن ماجہ، ترمذی)

عَنْ عبد اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُول اللہ صلی اللہ عَلَیۡہِ وَسلم: للصَّائِم عِنْد فطرہ دَعْوَۃ مَا ترد. رَوَاہُ ابْن مَاجہ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”روزہ دار کی دعا افطاری کے وقت رد نہیں کی جاتی“۔

(ابن ماجہ)

مَا يُسْتَحَبُّ الْفِطْرُ عَلَيْهِ لِلصَّائِمِ

عَنْ سلمان بن عامر الضَّبِّيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذا أفطر أحدكُم فليفطر على تمر، فَإِن لم يجد فليفطر على مَاء فَإِنَّهُ طهُور،

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِي وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَقَالَ التِّرْمِذِي: حَدِيث صَحِيح)

روزہ دار کا کس چیز سے افطاری کرنا مستحب ہے؟

حضرت سلمان بن عامر الضبی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا ''جب تم میں سے کوئی روزہ افطار کرنے لگے تو اسے چاہئے کہ کھجور سے کرے، اگر وہ نہ ہو تو پھر پانی سے کرے کہ وہ (اللہ نے) پاک بنایا، وہ پاک کرنے والا ہے''۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

عَنْ أنس بن مَالك رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يفْطر قبل أن يصلي على رطبات، فان لم تكن رطبات فتمرات، فَإِنْ لَّم تكن تمرات حسا حسوات مِنْ مَاء۔

(رواه أبو داؤد والترمذی وقال حديث حسن غريب)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے پہلے چند تازہ کھجوروں سے افطاری کرتے، اگر وہ نہ ہوتیں تو کھجور (چھوہارے) سے کرتے، اگر وہ بھی نہ ہوتیں تو پھر پانی کے چند گھونٹ لے لیتے''۔ (ابوداؤد، ترمذی)

فضل لَيْلَة الْقدر وَمَتى تتحرى

عَن أبي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: من قَامَ لَيْلَة الْقدر إِيمَانًا واحتسابا غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه۔ (أَخرجَاهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ)

ليلۃ القدر کی فضیلت اور کب تلاش کی جائے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’جو شخص پورے ایمان ویقین اور ثواب کی نیت سے شب قدر میں (عبادت میں) کھڑا رہا (تو گویا) اس کے پہلے گناہ بخش دیئے گئے‘‘۔
(بخاری ومسلم)

عَن ابْن عمر رَضِي الله عَنْهُمَا أَن رجَالًا من أَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أروا لَيْلَة الْقدر فِي الْمَنَام فِي السَّبع الْأَوَاخِر. فَقَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: أرى رُؤْيَاكُم قد تواطأت فِي السَّبع الْأَوَاخِر فَمن كَانَ متحريها فليتحرها فِي السَّبع الْأَوَاخِر۔ (أَخرجَاهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو لیلۃ القدر آخری دس دنوں کی سات راتوں میں خواب کے اندر دکھائی گئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ’’میں دیکھتا ہوں کہ تمہارا خواب ان سات راتوں کے بارے میں موافق پڑے گا۔ پس جو بھی اس کا متلاشی ہے اسے چاہئے کہ وہ

اسے انہی سات راتوں میں تلاش کرے"۔ (بخاری ومسلم)

عَنْ أبي سعيد الخُدْرِيِّ قَالَ: اعتكفنا مَعَ رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعشْر الْأَوْسَط من رَمَضَان، فَخرج صَبِيحَة عشْرين فَخَطبنَا وَقَالَ: أريت لَيْلَة الْقدر ثُمَّ أنسيتها أَو نسيتهَا فالتمسوها فِي الْعشْر الْأَوَاخِر فِي الْوتر۔ (أخرجاهُ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرہ کا اعتکاف کیا، آپؐ رمضان کی بیس تاریخ کی صبح کو تشریف لائے اور ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا "مجھے شب قدر دکھائی گئی پھر میں اس کو بھول گیا یا بھلا دیا گیا۔ لہٰذا اب تم اسے رمضان کے آخری دس دنوں کی طاق راتوں میں تلاش کرو"۔ (بخاری ومسلم)

عَنْ عَائِشَة رَضِي الله عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تحروا لَيْلَة الْقدر فِي الْوتر فِي الْعشْر الْأَوَاخِر من رَمَضَان۔ (أخرجاهُ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری دس دنوں کی طاق راتوں میں تلاش کرو"۔ (بخاری ومسلم)

عَنْ عبادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خرج النَّبِي

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ليخبرنا بليلة الْقدر فتلاحى رجلَانِ من الْمُسلمين فَقَالَ:خرجت لأخبركم بليلة الْقدر فتلاحى فلَان وَفُلَان فرفعت، وَعَسَى أَن يكون خيرا لكم، فالتمسوها فِي التَّاسِعَة وَالسَّابِعَة وَالْخَامِسَة، أخرجه البُخَارِي، وَقَوله: فِي التَّاسِعَة، تاسعة تبقى من الشَّهْر وَكَذٰلِكَ السَّابِعَة وَالْخَامِسَة فَإِنَّهُ مُبين فِي حَدِيث ابْن عَبَّاس رَضِي الله عَنْهُمَا وَقد رَوَاهُ البُخَارِي أَيْضا۔

حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس لئے باہر تشریف لائے تاکہ ہمیں شب قدر کی اطلاع دیں مگر دو مسلمانوں میں جھگڑا ہو رہا تھا، آپؐ نے ارشاد فرمایا ''میں اس لئے آیا تھا کہ تمہیں شب قدر کی خبر دوں، مگر فلاں فلاں شخصوں میں جھگڑا ہو رہا تھا جس کی وجہ سے اس کی تعیین اٹھالی گئی۔ کیا بعید ہے کہ یہ اٹھالینا اللہ کے علم میں بہتر ہو۔ لہٰذا اب اس رات کو نویں، ساتویں اور پانچویں رات (آخر کی طرف سے) میں تلاش کرو''۔ (بخاری)

الِاجْتِهَاد فِي الْعشْر الْأَوَاخِر من رَمَضَان وَالِاعْتِكَاف فِيهِ

عَن عَائِشَة رَضِي الله عَنْهَا قَالَت: كَانَ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا دخل الْعشْر شدّ مِئْزَره وَأَحْيَا ليله

وَأَيْقَظَ أَهلهٗ۔ (أخرجاهُ)

(رمضان کے) آخری دس دنوں میں زیادہ عبادت کرنے اور اعتکاف کی فضیلت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کمر کس لیتے، اور شب بیداری کرتے اور اپنے اہل وعیال کو جگا دیتے"۔ (بخاری ومسلم)

عَنْ عبد الله بن عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِر من رَمَضَان۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے"۔

وَعَن عَائِشَة رَضِيَ الله عَنْهَا مثله وَفِيه: حَتّٰى توفاه الله تَعَالَى ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجه من بعده۔ (أخرجهُمَا البُخَارِي وَمُسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی جیسی روایت نقل کی گئی ہے اس میں یہ بھی ہے کہ وصال تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برابر اعتکاف کرتے رہے، اور آپؐ کے وصال کے بعد آپؐ کی ازواج (بیویاں) اعتکاف کرتی رہیں"۔

(بخاری ومسلم)

کِتَابُ الزَّکَاۃِ وَنَحْوِهَا

فضل أداء الزَّكَاة

عَن أبي أَيُّوب الْأنصَارِيّ رَضِيَ اللهُ عَنهُ أَن رجلا قَالَ للنَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: أَخْبرنِي بِعَمَل يدخلني الْجنَّة وَيُبَاعِدنِي من النَّار، قَالُوا: مَاله مَاله. قَالَ النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: أرب مَاله. تعبد الله وَلَا تشرك بِهِ شَيْئا وتقيم الصَّلَاة وتؤتي الزَّكَاة، وَتصل الرَّحِم.
(أخرجاه فِي الصَّحِيحَيْنِ)

زکوۃ ادا کرنے کی فضیلت

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا "آپؐ مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں لے جائے اور مجھے دوزخ سے دور کردے"۔ انہوں (صحابہؓ) نے کہا کہ اسے کیا ہوگیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا "ضرورت کے تحت اس نے سوال کیا ہے، فرمایا کہ تم اللہ کی عبادت کرتے رہو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ نماز قائم کرو، زکوۃ دیتے رہو، اور صلہ رحمی کرتے رہو"۔ (بخاری ومسلم)

عَن أبي هُرَيْرَة رَضِي الله عَنهُ: أَن أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: دلَّنِي على عمل إِذا عملته دخلت الْجنَّة. قَالَ: تعبد الله لَا تشرك بِهِ شَيْئا، وتقيم الصَّلَاة الْمَكْتُوبَة وتؤتي الزَّكَاة الْمَفْرُوضَة وتصوم رَمَضَان،

قَالَ: وَالَّذِی نَفسِی بِیَدِہٖ لَا أَزِید علی ذٰلك فَلَمَّا ولی قَالَ النَّبِی صلی الله عَلَیْهِ وَسلم: من سرہ أَن ینظر إِلیٰ رجل من أهل الجَنَّة فَلْیَنْظر إِلیٰ هٰذَا۔ (أخرجاه)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا ''مجھے کوئی ایسا عمل بتادیجئے جس پر میں عمل کرتا رہوں اور جنت میں داخل ہوجاؤں''۔ آپؐ نے فرمایا ''اللہ کی عبادت کرتے رہو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت بناؤ، فرض نماز قائم کرو، فرض زکوۃ دیتے رہو، رمضان کے روزے رکھو''۔ اس شخص نے کہا ''بخدا میں اس میں اپنی طرف سے کوئی اضافہ نہیں کروں گا''۔ جب وہ واپس جانے لگا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص کسی جنتی کو دیکھ کر خوش ہونا چاہتا ہے تو وہ اس آدمی کو دیکھ لے''۔ (بخاری ومسلم)

عَن عبد الله بن عمر رَضِی الله عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلی الله عَلَیْهِ وَسلم: بنی الْإِسْلَام علی خمس شَهَادَة أَن لَا إِلَه إِلَّا الله وَأَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوله وإقام الصَّلَاة وإیتاء الزَّکَاة، وَحج الْبَیْت وَصَوْم رَمَضَان۔

(أخرجاه)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اسلام کی بنیاد پانچ (ارکان) پر رکھی گئی ہے، اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے بغیر کوئی معبود ہونے کے لائق نہیں اور یہ کہ حضرت محمدؐ اس کے

بندے اور اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوۃ دینا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا"۔ (بخاری و مسلم)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سعيد رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أكب فأكب كل رجل منا يبكي لَا نَدْرِي على مَاذَا حلف، ثُمَّ رفع رَأسه وَفِي وَجهه الْبُشْرَى وَكَانَت أحب إِلَيْنَا من حمر النعم، ثُمَّ قَالَ: مَا من عبد يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ الْخمس، ويصوم رَمَضَان، وَيخرج الزَّكَاة، ويجتنب الْكَبَائِر السَّبع إِلَّا فتحت لَهُ أَبْوَاب الْجنَّة، وَقيل لَهُ ادخل الْجنَّة بِسَلام. (رَوَاهُ النَّسَائِي)

حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہما دونوں سے روایت ہے کہ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطاب فرمایا، فرمایا "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اور تین مرتبہ یہی فرما کر سر جھکالیا، ہم میں سے ہر آدمی نے بھی اپنا سر نیچے کرلیا، اور رونے لگا، ہمیں یہ معلوم نہ تھا کہ آپؐ نے یہ حلف کیوں اٹھایا ہے، پھر آپؐ نے اپنا سر اٹھایا اور چہرہ مبارک پر خوشی کے آثار تھے۔ اور آپؐ کی یہ خوشی ہمیں سرخ اونٹوں سے زیادہ پسند تھی، پھر آپؐ نے فرمایا "جو بندہ بھی پانچ نمازیں پڑھے گا، رمضان کے روزے رکھے گا، زکوۃ نکالے گا، اور سات بڑے گناہوں (شرک، جادو، ناحق قتل، سود، یتیم کا مال کھانا، اور میدان جہاد سے پیٹھ پھیر کر بھاگنا اور پاکدامن عورتوں پر تہمت

لگانا) سے بچے گا تو اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے، اور اسے کہا جائے گا کہ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ"۔ (نسائی)

فضل الصَّدَقَة من الْكسب الْحَلَال

عَن أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: من تصدق بِعدل تَمْرَة من كسب طيب، وَلَا يقبل الله إِلَّا الطّيب، فَإِن الله يقبلهَا بِيَمِينِهِ ثمَّ يُرَبِّيهَا لصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّي أحدكُم فلوه حَتَّى يكون مثل الْجَبَل۔ (رَوَاهُ البُخَارِي وَمُسلم وَهَذَا لفظ البُخَارِي)

حلال کمائی سے صدقہ دینے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس کسی نے حلال و پاکیزہ کمائی سے ایک کھجور کے برابر بھی (اللہ کی راہ میں) صدقہ دیا، اور اللہ پاکیزہ مال کے صدقہ ہی کو قبول کرتا ہے، یقیناً اللہ اپنے دائیں ہاتھ میں اسے قبول کرتا ہے پھر صدقہ دینے والے کے حق میں اسے اور بڑھاتا رہتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے اونٹ کے بچے کو پالتا ہے یہاں تک کہ وہ پہاڑ جتنا ہو جاتا ہے"۔ (بخاری ومسلم)

عَن عدي بن حَاتِم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول: اتَّقوا النَّار وَلَو بشق تَمْرَة، فَإِن لم تَجدوا فبكلمة طيبَة۔ (أَخْرجَاهُ وَهَذَا لفظ مُسلم)

حضرت عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''آگ سے بچو چاہے کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو، اگر تمھیں اس کی بھی توفیق نہ ہو تو اچھی بات کہہ کہ صدقہ کا ثواب حاصل کرلو''۔
(بخاری ومسلم)

عَن أبي هُرَيرَة رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيهِ وَسلم: أَيهَا النَّاس إِن الله طيب لَا يقبل إِلَّا طيبا، وَإِن الله أَمر الْمُؤمنِينَ بِمَا أَمر بِهِ الْمُرْسلين قَالَ الله عز وَجل: يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحاً إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ وَقَالَ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ثمَّ ذكر الرجل يُطِيل السّفر أَشْعَث أغبر يمد يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاء يَا رب يَا رب، ومطعمه حرَام ومشربه حرَام وملبسه حرَام وغذي بالحرام فَأنى يُسْتَجَاب لَهُ۔ (رَوَاهُ مُسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''لوگو! یقیناً اللہ پاک ہے اور پاکیزہ چیزوں کو ہی قبول کرتا ہے، اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو بھی اسی چیز کا حکم دیا ہے جس کا حکم اس نے اپنے رسولوں کو دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ یقیناً میں جو تم کرتے ہو اس کا پورا علم رکھنے والا ہوں''۔ یہ بھی ارشاد فرمایا ''اے مومنو! ہماری دی ہوئی پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔ پھر آپؐ نے ایک ایسے آدمی کا تذکرہ

کیا جوطویل سفر سے آیا اس کے بال بکھرے ہوئے اور اس پر گرد وغبار پڑی ہو، اور وہ آسمان کی طرف ہاتھ لمبے کر کے یا رب یا رب پکار پکار کر دعا کرتا ہو، حالانکہ اس کا کھانا حلال ہے نہ پینا اور نہ ہی لباس۔ حرام ہی اس کی غذا بنی ہوئی ہے۔ پس کیسے اس کی دعا قبول ہوسکتی ہے"۔ (مسلم)

عَن أبي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: جَاءَ رجل إِلَى النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا رَسُول الله أَي الصَّدقَات أعظم أجرا؟ قَالَ: أَن تصدق وَأَنت صَحِيح شحيح تخشى الْفقر وَتَأمل الْغنى، وَلَا تمهل حَتَّى إِذا بلغت الْحُلْقُوم قلت لفُلَان كَذَا وَلفُلَان كَذَا وَقد كَانَ فلَان۔

(أَخرجَاهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر کہنے لگا، یا رسول اللہ! ثواب کے لحاظ سے سب سے بڑا صدقہ کونسا ہے؟ آپؐ نے فرمایا "وہ جو تم صحت وسلامتی کی صحیح حالت میں ہوتے ہوئے دو، اور تمہیں خود بھی اس کی حاجت ہو تمہیں فقر وافلاس کا ڈر ہو اور امیر بننے کی آس ہو، اور تم اسے دیر کرتے کرتے اس وقت تک نہ لے آؤ جب دنیا سے کوچ کا آخری وقت آجائے اور تم کہنے لگو کہ فلاں کے لئے یہ ہے اور فلاں کے لئے یہ ہے"۔ (بخاری ومسلم)

عَن أبي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَبْعَة يظلهم الله فِي ظله يَوْم لَا ظلّ إِلَّا

ظله: إِمَامٌ عَادِلٌ، وشاب نشأ فِي عبادة الله ورجل قلبه مُعلّق فِي الْمَسَاجِد، ورجلان تحابا فِي الله اجْتمعا عَلَيْهِ وتفرقا عَلَيْهِ، ورجل دَعَتْهُ امْرَأَة ذَات منصب وجمال فَقَالَ: إِنِّي أَخَاف الله، ورجل تصدق بِصَدقَة فأخفاها حَتَّى لَا تعلم شِمَاله مَا تنْفق يَمِينه، ورجل ذكر الله خَالِيا فَفَاضَتْ عَيناهُ۔ (رَوَاهُ البُخَارِي وَمُسلم وَهٰذَا لفظ البُخَارِي)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ رحمت میں جگہ دیں گے جبکہ اور کہیں کوئی سایہ نہ ہوگا۔ عدل وانصاف کرنے والا حکمران، اور وہ جوان جس کی جوانی عبادت الٰہی میں کٹی ہو، اور وہ آدمی جس کا دل مسجد میں اٹکا رہتا ہو، اور وہ دو آدمی جو ایک دوسرے سے صرف اللہ کے لئے محبت کرتے ہوں، سامنے بھی اور علیحدگی میں بھی۔ اور وہ آدمی جسے کسی اونچے خاندان کی خوبصورت عورت نے برے کام کی دعوت دی ہو اور وہ اس کے جواب میں کہے کہ میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں، اور وہ شخص جس نے کوئی صدقہ اتنا چھپا کر دیا ہو کہ دائیں ہاتھ نے جو دیا اس کی اس کے بائیں ہاتھ کو خبر نہیں۔ اور وہ آدمی جس نے اپنی جگہ تنہائی میں اللہ کو یاد کیا ہو اور اسکی آنکھوں میں آنسو بھر آئیں''۔ (بخاری و مسلم)

عَن أنس بن مَالك رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: إِن الصَّدَقَة تُطْفِئ غضب الرب وتدفع ميتَة السوء۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ: حَدِيث حسن غَرِيب)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یقیناً صدقہ رب تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے اور بری موت کو دفع کرتا ہے"۔ (ترمذی)

عَنْ أنس بن مَالك رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: أَي الصَّدَقَة أفضل؟ قَالَ: صَدَقَة فِي رَمَضَان۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَقَالَ: حَدِيث غَرِيب)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا "بہترین صدقہ کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا "وہ صدقہ جو رمضان میں ہے"۔ (ترمذی)

عَنْ عبد الله بن مَسْعُود رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول: لَا حسد إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رجل آتَاهُ الله مَالا فَسَلَّطَهُ على هَلَكته فِي الْحق، وَرجل أَتَاهُ الله حِكْمَة فَهُوَ يقْضِي بهَا وَيعلمهَا۔ (رَوَاهُ البُخَارِي)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "دو آدمیوں کے علاوہ کسی پر حسد (غبطہ، رشک) نہیں، ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ حق کی راہ میں اسے خرچ کرنے پر تلا رہتا ہو اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم وحکمت کی دولت سے نوازا ہو اور وہ اس کے مطابق فیصلے دیتا ہو اور اس کی (دوسروں کو بھی) تعلیم دیتا ہو"۔ (بخاری)

خير الصَّدَقَة مَا كَانَ عَن ظهر غنى وابدأ بِمَا تعول

عَن حَكِيم بن حزام رَضِيَ اللهُ عَنهُ، عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وابدأ بِمن تعول، وَخير الصَّدَقَة مَا كَانَ عَن ظهر غنى، وَمن يستعف يعفه الله، وَمن يَسْتَغْنِ يغنه الله۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِي وَرَوَاهُ مُسلم إِلَى قَوْله: تعول)

اچھا صدقہ وہ ہے جو اپنی ضرورت سے زائد مال سے دیا ہو اور ان سے شروع کرو جن کے تم کفیل ہو

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا ''اوپر کا ہاتھ (دینے والا) نیچے کے ہاتھ (لینے والے) سے بہتر ہے۔ اور ان سے شروع کرو جن کے تم کفیل ہو۔ اچھا صدقہ وہ ہے جو اپنی ضرورت سے زائد مال سے دیا جائے، جو آدمی سوال سے بچنا چاہتا ہے اللہ اسے اس سے بچا لیتا ہے اور جو استغنا اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے غنی بنا دیتا ہے''۔ (بخاری ومسلم)

عَن أبي هُرَيْرَة عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خير الصَّدَقَة مَا كَانَ عَن ظهر غنى، وابدأ بِمن تعول۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِي)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بہترین صدقہ وہ ہے جو اپنی ضرورت سے زائد مال سے دیا جائے اور تم ان سے شروع کرو جن کے تم کفیل ہو''۔ (بخاری)

عَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ أَنه قَالَ: أعتق رجل من بنی عذرة عبدا لَهُ عَن دبر، فَبلغ ذٰلِك رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم، فَقَالَ: أَلَك مَال غَيره؟ قَالَ: لَا، فَقَالَ: من يَشْتَرِيهِ منی، فَاشْتَرَاهُ نعیم بن عبد الله الْعَدوی بثمانمائة دِرْهَم فجَاء بهَا إِلَى رَسُول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفعهَا إِلَيْهِ، ثمَّ قَالَ: ابدأ بِنَفْسِك فَتصدق عَلَيْهَا، فَإِن فضل شَيْء فلأهلك، فَإِن فضل عَن أهلك شَيْء فلذی قرابتك، فَإِن فضل عَن ذِی قرابتك شَيْء فَهَكَذَا وَهَكَذَا، يَقُول: فَبين يَدَيْك وَعَن يَمِينك وَعَن شمالك۔ (رَوَاهُ مُسلم هَكَذَا، وروى البُخَارِی طرفا مِنْهُ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بنی عذرہ کے ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر بنا دیا، یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو پوچھا کہ تیرے پاس اس کے علاوہ کوئی اور مال ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس غلام کو مجھ سے کون خریدے گا؟ پس نعیم بن عبداللہ العدوی نے آٹھ سو درہم میں اسے خرید لیا۔ اور یہ رقم لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا،

آپؐ نے وہ رقم اس کے مالک کو دے دی، پھر ارشاد فرمایا ''پہلے اپنے پر خرچ کرو جو بچ جائے اسے اپنے اہل وعیال پر خرچ کرو، جو ان سے بچ رہے اسے اپنے رشتہ داروں پر خرچ کرو جو ان سے بھی بچ جائے اسے ایسے ایسے خرچ کرو''۔ (بخاری)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: تصدقوا، فَقَالَ رجل: عِنْدِي نصف دِينَار، قَالَ: تصدق بِهِ على نَفسك، قَالَ: عِنْدِي آخر، قَالَ: تصدق بِهِ على زَوجتك،قَالَ: عِنْدِي آخر، قَالَ: تصدق بِهِ على ولدك، قَالَ: عِنْدِي آخر، قَالَ: تصدق بِهِ على خادمك،قَالَ: عِنْدِي آخر، قَالَ: أَنْت أَبْصر۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَهٰذَا لَفظه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''صدقہ دیا کرو''۔ ایک شخص نے کہا کہ میرے پاس ایک دینار ہے، آپؐ نے فرمایا ''اسے اپنی جان پر لگاؤ''۔ اس نے کہا ''میرے پاس ایک اور بھی ہے'' فرمایا ''اسے اپنی بیوی پر لگاؤ'' اس نے کہا ''میرے پاس ایک اور بھی ہے'' فرمایا ''اسے اپنے نوکر پر لگاؤ'' اس نے کہا ''میرے پاس اور بھی ہے'' فرمایا ''تم بہتر جانتے ہو''۔ (ابوداؤد، نسائی)

فضل الْإِنْفَاق

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ: مَا من يَوْم يصبح الْعباد فِيهِ إِلَّا ملكان ينزلان فَيَقُول أَحدهمَا: اَللّٰهُمَّ أعْط منفقا خلفا، وَيَقُول الآخر: اَللّٰهُمَّ أعْط ممسكا تلفا ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِي وَمُسلم)

خرچ کرنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہر روز دو فرشتے اترتے ہیں، ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ! دینے والے کو اور دے، اور دوسرا یوں کہتا ہے ''اے اللہ! جو (تیری راہ میں) نہیں دیتا اس کے مال کو ختم کر''۔ (بخاری ومسلم)

وَعَن أبي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: إِن الله قَالَ لي: أنْفق أنْفق عَلَيْك، وَقَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: إِن يَمِين الله ملأى لَا يغيضها نَفَقَة، سحاء اللَّيْل وَالنَّهَار، أَرَأَيْتُم مَا أنْفق مُنْذُ خلق السَّمَاوَات وَالْأَرْض فَإِنَّهُ لم يغض مَا فِي يَمِينه، قَالَ: وعرشه على المَاء وَبِيَدِهِ الْأُخْرَى الْقَبْض يرفع ويخفض۔ (رَوَاهُ مُسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''یقینا اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا ہے ''تم خرچ کرتے رہو، میں تم پر خرچ کرتا رہوں گا'' (اور دوں گا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقینا اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ

بھرا ہوا ہے، خرچ کرنے سے اس میں کوئی کمی نہیں آتی، وہ رات دن خرچ کرتا ہے۔ تمہیں معلوم ہے آسمان وزمین کی پیدائش کے وقت سے جو خرچ کر رہا ہے اس کے باوجود اس کے دائیں ہاتھ (کے خزانوں) میں کوئی کمی نہیں آئی، اس کا عرش پانی پر ہے، اور اس کا دوسرا ہاتھ کنٹرول کرتا ہے، اٹھاتا بھی ہے، اور نیچے بھی کر دیتا ہے"۔ (بخاری ومسلم)

فائدہ: جس کا چاہتے ہیں رزق بڑھا دیتے ہیں اور جس کا چاہتے ہیں گھٹا دیتے ہیں۔

وَعَن أَبِي هُرَيْرَة قَالَ: ضرب رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل الْبَخِيل والمتصدق كمثل رجلَيْنِ عَلَيْهِمَا جبتان من حَدِيد قد اضطرت أَيْدِيهِمَا إِلَى ثديهما وتراقيهما، فَجعل الْمُتَصَدّق كلما تصدق بِصَدقَة انبسطت عَنهُ حَتَّى تغشى أنامله وَتَعْفُو أَثَره، وَجعل الْبَخِيل كلما هم بِصَدقَة قلصت وَأخذت كل حلقَة مَكَانهَا، قَالَ: فَأَنا رَأَيْت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول بِإِصْبَعِهِ فِي جيبه فَلَو رَأَيْته يوسعها وَلَا توسع۔

(أخرجاهُ وَهٰذَا اللَفظ مُسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال بیان فرمائی، جیسے دو آدمی ہوں اور انہوں نے لوہے کے کرتے پہن رکھے ہوں، جن کی وجہ سے (طبعاً) ان کے ہاتھ سینے اور پسلیوں سے سے لگے ہوئے ہوں جب صدقہ کرنے والا

صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے تو لوہے کا کرتہ پھیل جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی انگلیوں کے پوروں کو ڈھانک دیتا ہے اور اس کے گناہوں کی معافی کا ذریعہ بن جاتا ہے بخیل جب صدقہ کرنا چاہتا ہے تو لوہے کا کرتہ اور چپک جاتا ہے اور اس پر کڑا مضبوطی سے اپنی جگہ لے لیتا ہے۔ راوی کا کہنا ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو اپنی انگلی سے اپنے گریبان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دیکھا کہ وہ اسے کھول رہے ہیں اور وہ نہیں کھل رہا تم بھی اگر دیکھتے تو یہی دیکھتے''۔ (بخاری و مسلم)

عَن أَسمَاء بنت أبي بكر رَضِي الله عَنهُمَا قَالَت: قَالَ لي رَسُول الله صلى الله عَلَيهِ وَسلم: أنفقي أَو انضحي أَو انفحي وَلَا تحصي فيحصي عَلَيك وَلَا توعي فيوعي عَلَيك۔ (أخرجاه)

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ ''اللہ کی راہ میں تھوڑا بہت جتنا بھی ہو سکے خرچ کیا کرو، گن گن کر نہ رکھا کرو۔ ورنہ تمہیں بھی گن کر دیا جائے گا اور روک کر نہ رکھو، ورنہ تم پر بھی روک دیا جائے گا''۔ (بخاری و مسلم)

عَن أبي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: على كل مُسلم صَدَقَة، قَالُوا: يَا رَسُول الله فَمن لم يجد، قَالَ: يعْمل بِيَدِهِ فينفع نَفسه وَيتَصَدَّق، قَالُوا: فَإِن لم يجد، قَالَ: يعين ذَا الْحَاجة الملهوف، قَالُوا: فَإِن لم يجد، قَالَ: يَأْمر بِالْمَعْرُوفِ وَينْهى عَن

الْمُنكر، وليمسك عَن الشَّرِّ فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَة۔ (أخرجاهُ بِنَحْوِهِ)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ہر مسلمان پر صدقہ ہے“ صحابہؓ نے عرض کیا جس کے پاس نہ ہوتو؟ فرمایا ”اپنے ہاتھ سے کام کرے، اپنے آپ کو بھی فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی دے“۔ صحابہؓ نے عرض کیا اگر اس قابل بھی نہ ہوتو؟ فرمایا ”نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے، اور شر سے اپنے آپ کو روکے رکھے، یہ بھی اس کے لئے صدقہ کا ثواب رکھتا ہے“۔ (بخاری و مسلم)

عَن أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلی الله عَلَيْهِ وَسلم: كل سلامى من النَّاس عَلَيْهِ صَدَقَة كل يَوْم تطلع فِيهِ الشَّمْس، قَالَ: تعدل بَين الِاثْنَيْنِ صَدَقَة، وَتعين الرجل فِي دَابَّته فتحمله عَلَيْهَا أَو ترفع لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعه صَدَقَة، قَالَ: والكلمة الطّيبَة صَدَقَة، وَبِكُل خطْوَة تمشيها إِلَى الصَّلَاة صَدَقَة، وتميط الْأَذَى عَن الطَّرِيق صَدَقَة۔ (أَخرجَاهُ وَهَذَا لفظ مُسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”روزانہ آدمی کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہوتا ہے جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے، آپ نے فرمایا ”دو آدمیوں کے درمیان تمہارا عدل کرنا صدقہ ہے۔ تمہارا کسی آدمی کو اسکی سواری پر سوار کرانے کے لئے مدد کرنا یا اس کی سواری سے اس کے سامان کو اتارنا صدقہ ہے، اور تمہارا راستہ سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا

دینا صدقہ ہے"۔ (بخاری ومسلم)

فضل الصَّدَقَة على الْقَرَابَة

عَن زَيْنَب امْرَأَة عبد الله رَضِي الله عَنْهُمَا قَالَت: كنت فِي الْمَسْجِد فَرَأَيْت النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: تصدقن وَلَو من حليكن وَكَانَت زَيْنَب تنْفق على عبد الله وأيتام فِي حجرها. فَقَالَت لعبد الله: سل رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أتجزء عني أَن أنْفق عَلَيْك وعَلى أَيْتَام فِي حجري من الصَّدَقَة. فَقَالَ لي: سَلِي أَنْت رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم. فَانْطَلَقت إِلَى النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فوجدت امْرَأَة من الْأَنْصَار على الْبَاب، حَاجَتهَا مثل حَاجَتي، فَمر علينا بِلَال. فَقُلْنَا: سل النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أتجزء عني أَن أنْفق على زَوجي وأيتام فِي حجري، فَقُلْنَا: لَا تخبر بِنَا فَدخل فَسَأَلَهُ: فَقَالَ:من هما؟ قَالَ: زَيْنَب، قَالَ: أَي الزيانب؟ قَالَ: امْرَأَة عبد الله. قَالَ:نعم لَهَا أَجْرَانِ مرَّتَيْنِ أجر الْقَرَابَة وَأجر الصَّدَقَة، هَكَذَا رَوَاهُ البُخَارِي.وَرَوَاهُ مُسلم

بِمَعْنَاهُ وَعِنْدَهُ. أتجزء الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا على أزواجهما وعلى أَيْتَامٍ فِي حجورهما.

رشتہ داروں پر صدقہ کرنے کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں مسجد میں تھی، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے دیکھا ”صدقہ کیا کرو چاہے اپنے زیورات میں سے دو“۔ اور زینب اپنے شوہر حضرت عبداللہ اور ان کے یتیم بچوں پر جو ان کی گود میں تھے (ان زیورات میں سے) خرچ کرتی تھیں۔ انہوں نے اپنے شوہر عبداللہ سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھئے کہ میرا آپ پر اور ان یتیم بچوں (جو دوسروں کے تھے) خرچ کرنا کیا صدقہ میں شامل ہے؟ حضرت عبداللہ نے کہا کہ تم خود ہی جا کر پوچھ لو۔ چنانچہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی وہاں ایک اور انصاری خاتون بھی دروازہ پر تھیں۔ وہ بھی میری طرح اپنی کسی ضرورت سے آئی ہوئی تھیں، اتنے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرے۔ ہم نے کہا کہ ہمارا ذکر کئے بغیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیجئے کہ جو مال میں اپنے شوہر اور اپنی گود والے یتیم بچوں پر خرچ کرتی ہوں کیا وہ صدقہ میں شمار ہوگا؟ حضرت بلال نے جا کر پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ کون پوچھ رہی ہیں؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ زینب ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کون سی زینب؟ بلال نے بتایا کہ عبداللہ بن مسعود کی اہلیہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ہاں! اس کے لئے ڈبل ثواب ہے ایک رشتہ داروں پر خرچ کرنے کا اور دوسرا صدقہ کرنے کا“۔ (بخاری ومسلم)

عَن أم سَلمَة رَضِيَ الله عَنهَا قَالَت: قلت: يَا رَسُول الله صلى الله عَلَيهِ وَسلم: أَلِي أجر أَن أُنفق على بني أبي سَلمَة؟ إِنَّمَا هم بني، قَالَ: أنفقي عَلَيهِم وَلَك أجر مَا أنفقت عَلَيهِم۔ (رَوَاهُ البُخَارِي وَمُسلم بِنَحوِهِ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر میں ابوسلمہ کی اولاد پر خرچ کروں تو کیا اس میں میرے لیے اجر ہے (کہ وہ میری بھی اولاد ہے اور اولاد پر تو سب خرچ کیا کرتے ہی ہیں)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ان پر خرچ کرتی رہو اور جوان پر خرچ کرو گی اس کا اجر تمہیں ملے گا''۔ (بخاری ومسلم)

عَن ثَوبَان رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيهِ وَسلم: أفضل دِينَار يُنفِقهُ الرجل دِينَار يُنفِقهُ على عِيَاله، ودينار يُنفِقهُ الرجل على دَابَّته فِي سَبِيل الله ودينار يُنفِقهُ على أَصحَابه فِي سَبِيل الله۔ (رَوَاهُ مُسلم)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''سب سے بہتر دینا وہ ہے جو آدمی اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینا بھی افضل ہے جو آدمی اللہ کے راستے میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے''۔ (مسلم)

عَن أبي هُرَيرَة رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى

الله عَلَيْهِ وَسلم: دِينَار أنفقته فِي سَبِيل الله ودينار أنفقته فِي رَقَبَة ودينار تَصَدَّقت بِهِ على مِسْكين، ودينار أنفقته على أهلك أعظمها أجرا الَّذِي أنفقته على أهلك۔ (أخرجه مُسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''وہ دینار جوتو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے اور وہ جوتو کسی غلام کے آزاد کرنے پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار جوتو کسی مسکین پر صدقہ کرتا ہے اور وہ دینار جوتو اپنے اہل وعیال پہ خرچ کرتا ہے ان سب میں سب سے زیادہ اجر وثواب اس کا ہے جوتو اپنے اہل وعیال پہ خرچ کرتا ہے''۔ (مسلم)

عَن أبي مَسْعُود البدري رَضِيَ اللهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِن الْمُسلم إِذا أنْفق على أَهله نَفَقَة وَهُوَ يحتسبها كَانَت لَهُ صَدَقَة۔ (أخرجاهُ)

حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''یقیناً مسلمان جب اپنے بیوی بچوں پر ثواب کی نیت سے خرچ کرتا ہے تو یہ اس کے حق میں صدقہ کا ثواب رکھتا ہے''۔ (بخاری ومسلم)

عَن سراقَة بن مَالك رَضِيَ اللهُ عَنهُ أَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلا أدلك على أفضل الْأَعْمَال الصَّدَقَة على ابْنَتك مَرْدُودَة إِلَيْك لَيْسَ لَهَا كاسب غَيْرك۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه)

حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں تمہیں افضل و بہترین عمل بتاؤں؟ تیرا وہ صدقہ جو اپنی اس بیٹی پہ کرے جو تیری طرف لوٹا دی گئی ہو (خاوند کے مرجانے یا طلاق کی صورت میں) اور تمہارے بغیر اس کے لئے کمانے والا اور کوئی نہ ہو''۔ (ابن ماجہ)

عَن مَیْمُونَة بنت الْحَارِث رَضِیَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا أعتقت لَهَا ولیدةً فِی زمَان رَسُول الله صلی الله عَلَیْهِ وَسلم فَذكرت ذَٰلِك لرَسُول الله صلی الله عَلَیْهِ وَسلم، فَقَالَ: لَو أعطیتهَا لأخوالك كَانَ أعظم لأجرك۔ (أَخرجَاهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ)

حضرت میمونہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنی ایک باندی کو آزاد کر دیا، یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی، تو آپؐ نے فرمایا ''اگر تم یہ باندی اپنے ماموں کو دے دیتی تو (اس کا) تمہارے لئے بڑا اجر ہوتا''۔ (بخاری و مسلم)

عَن طَارق الْمحَاربی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قدمنَا الْمَدِینَة فَإِذا رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَائِم یخْطب النَّاس وَیَقُول: یَد الْمُعْطِی الْعلیا ابدأ بِمن تعول أمك وأباك وأختك وأخاك، ثُمَّ أدناك أدناك۔ (رَوَاهُ النَّسَائِي)

حضرت طارق المحاربیؓ سے روایت ہے کہ جب ہم مدینہ پہنچے تو اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے لوگوں سے خطاب فرما رہے تھے،

فرمایا: ''دینے والے کا ہاتھ اوپر (اونچا) ہے۔ اور ان سے شروع کرو جن کی کفالت تمہارے ذمہ ہے (پہلے) تمہاری ماں، باپ، تمہاری بہن اور تمہارا بھائی پھر درجہ بدرجہ (جو قریب ہے)۔ (نسائی)

عَن سلمَان بن عَامر رَضِيَ اللهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِن الصَّدَقَة على الْمِسْكِين صَدَقَة، وعَلى ذِي الرَّحِم اثْنَان صَدَقَة وصلَة۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَالنَّسَائِي)

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مسکین کو صدقہ دینا صدقہ ہی ہے اور رشتہ دار کو دینا صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی''۔ (ترمذی، نسائی)

عَن أنس بن مَالك قَالَ: كَانَ أَبُو طَلْحَة أَكثر الْأَنْصَار بِالْمَدِينَةِ مَالا وَكَانَ أحب أَمْوَاله إِلَيْهِ بيرحاء وَكَانَت مُسْتَقْبل الْمَسْجِد، وَكَانَ رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يدخلهَا وَيشْرب من مَاء فِيهَا طيب، قَالَ أنس: فَلَمَّا نزلت هَذِه الْآيَة لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَة إِلَى رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِن الله يَقُول فِي كِتَابه لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِن أحب أَمْوَالِي إِلَيّ بيرحاء وَإِنَّهَا

صَدَقَةٌ لله أَرْجُو برهَا وَذُخْرهَا عِنْد الله فضعها يَا رَسُول الله حَيْثُ شِئْت، قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: بخ ذٰلِكَ مَال رابح، ذٰلِكَ مَال رابح، ذٰلِكَ مَال رابح، قد سَمِعت مَا قلت فِيهَا، وَإِنِّي أرى أَن تجعلها فِي الْأَقْرَبين، فَقسمهَا أَبُو طَلْحَة فِي أَقَاربه وَبني عَمه۔

(أَخْرجَاهُ وَهَذَا اللَّفْظ مُسلم)

حضرت انس بن مالک کا کہنا ہے کہ ابوطلحہؓ مالی لحاظ سے تقریباً تمام انصار مدینہ میں مضبوط شخصیت کے مالک تھے، ان کی جائیداد میں ان کا محبوب باغ ''بیرحاء''۔ مسجد نبوی کے بالکل سامنے تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں تشریف لے جایا کرتے اور اس میں عمدہ پانی پیا کرتے۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ ترجمہ: ''تم نیکی کی حقیقت کو نہیں پاسکتے یہاں تک کہ (اللہ کی راہ میں) سب سے زیادہ پسندیدہ چیز خرچ نہ کرو''۔ نازل ہوئی تو حضرت ابوطلحہ نے آپ کی خدمت میں کھڑے ہو کر عرض کیا ''یقیناً اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ (تم نیکی کی حقیقت کو نہیں پاسکتے حتی کہ تم پسندیدہ چیز خرچ کرو) میرے مال وجائیداد میں تو مجھے بیرحاء کا باغ بہت ہی محبوب ہے، میں نے اسے اللہ کی راہ میں دے دیا۔ میں اس کے اجر وثواب کی اللہ سے امید کرتا ہوں یارسول اللہ! آپ جہاں چاہیں اس کو استعمال فرمالیں۔ آپ نے فرمایا: ''خوب کیا بات ہے! نفع مند مال ہے، یہ نفع دینے والا مال ہے، یہ نفع دینے والا مال ہے، جو تم نے کہا وہ میں نے سن لیا ہے، میرے خیال میں تم اسے اپنے قریبی رشتہ داروں میں تقسیم کردو۔

چنانچہ ابوطلحہ نے اپنے قریبی رشتہ داروں اور چچا کے بیٹوں میں اسے تقسیم کر دیا"۔

ذکر أجر الْمَرْأَة والخازن وَالْعَبْد

عَن عَائِشَة رَضِي الله عَنهَا قَالَت: قَالَ النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: إِذا أنفقت الْمَرْأَة من طَعَام بَيتهَا غير مفْسدَة، كَانَ لَهَا أجرهَا بِمَا أنفقت، ولزوجها أجره بِمَا كسب، وللخازن مثل ذَلِك، لَا ينقص بَعضهم أجر بعض شَيْئا۔ (أخرجاه)

عورت، خازن اور غلام کا ثواب

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے بغیر کسی بگاڑ کے (اللہ کی راہ) میں خرچ کرے، اسے اپنے اس خرچ کا ثواب ملے گا، ان میں سے کسی کا ثواب کم نہ ہوگا"۔ (بخاری و مسلم)

عَن أبي مُوسَى رَضِي الله عَنهُ، عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: للخازن الْمُسلم الْأمين الَّذِي ينفذ وَرُبمَا قَالَ: يُعْطى مَا أَمر بِهِ كَامِلا موفرا طيبَة نَفسه فيدفعه إِلَى الَّذِي أَمر لَهُ بِهِ أحد المتصدقين۔ (أخرجاه)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت

کرتے ہیں، فرمایا: ''مسلمان امانتدار خازن کے لیے جو اپنے مالک کا حکم نافذ کرتا ہے اور اکثر یہ فرمایا جسے جس قدر مال دینے کا حکم ملتا ہے اسے دل کی پوری خوشی سے پورا مال دے دیتا ہے وہ بھی صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہے''۔
(بخاری ومسلم)

عَن عُمَيْر مولى أبي اللَّحم، قَالَ: أمرنِي مولَاىَ أن أقدد لَحمًا، فَجَاءَ نِيْ مِسْكين فأطعمته، فَعلم بذلك مولَاىَ فضربني، فَأتيت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكرت لَهُ ذٰلِك لَهُ، فَدَعَاهُ، فَقَالَ: لم ضَربته؟ فَقَالَ: يُعْطى طَعَامي من غير أَن آمره، فَقَالَ: الْأجر بَيْنكُمَا، وَفِي رِوَايَة: كنت مَمْلُوكا فَسَأَلت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتصدق من مَال مولَاىَ؟ قَالَ: نعم وَالْأَجْر بَيْنكُمَا نِصْفَان۔ (أخرجه مُسلم)

عمر مولیٰ ابواللحم کا بیان ہے کہ مجھے میرے مالک نے گوشت خشک کرنے کو کہا، میرے پاس ایک غریب مسکین آ گیا، میں نے اس میں سے کچھ اسے بھی دے دیا، جب میرے مالک کو اس کا پتہ چلا تو اس نے مجھے مارا، میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلا آیا اور آپ سے اس بات کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے مالک کو بلا بھیجا، فرمایا: ''تم نے اسے کیوں مارا؟ اس نے کہا کہ بغیر میری اجازت کے یہ میرا کھانا دے دیتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم دونوں کو اس کا ثواب ملے گا''۔

ایک روایت میں یوں ہے کہ میں غلام تھا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میں اپنے مالک کے مال سے صدقہ کر سکتا ہوں؟ فرمایا ''ہاں'' تم دونوں کو نصف نصف ثواب ملے گا''۔ (مسلم)

قَوْله عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام:
كل مَعْرُوف صَدَقَة

عَنْ جَابر بن عبد الله رَضِيَ الله عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: كل مَعْرُوف صَدَقَة، وَمَا أَنْفق الرجل على أَهله وَنَفسه كتب لَهُ صَدَقَة، وَمَا وقيبه المرء عرضه كت له صدقة، وما أنفق المؤمن من نفقة فان خلفها على الله ضامن الا ما كان بنيان أو معصية، فقيل لمحمد بن المنكدر ما وقي به المرء عرضه، قال أن يعطى الشاعر وذا اللسان المتقي۔ (أخرجه الدار قطني)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: کہ ہر نیکی صدقہ ہے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نیکی صدقہ ہے۔ اور آدمی جو اپنے بیوی بچوں اور خود اپنے آپ پر خرچ کرتا ہے اس کے حق میں صدقہ لکھ دیا جاتا ہے، اور جس مال سے وہ اپنی عزت و آبرو بچاتا ہے اس کے لیے صدقہ لکھ دیا جاتا ہے اور مؤمن جو بھی خرچ کرتا ہے اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ ہاں وہ مال جو آدمی عمارت یا کسی گناہ میں خرچ کرے''۔ (اس کا اچھا بدلہ کیسے مل سکتا ہے؟) محمد بن منکدر سے

عزت بچانے کے لیے خرچ کرنے کے بارے میں کہا گیا تو انہوں نے جواب دیا جیسے کسی شاعر یا زبان دراز کی برائی سے بچنے کے لیے دیتا ہے۔ (الدارقطنی)

عَنْ حذيفة بْن الْيمان رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ مَعْرُوف صَدَقَة۔ (رواه مسلم)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نیکی صدقہ (باعث ثواب) ہے''۔ (مسلم)

عَنْ أَبِي ذَر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقرن مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ أن تَلْقى أَخَاكَ بِوَجه طلق۔ (رواه مسلم)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نیکی کے کام کو ہرگز حقیر نہ سمجھو۔ چاہے تم اپنے (مسلمان) بھائی سے خندہ پیشانی سے ملو''۔ (مسلم)

ذكر جهد الْمقل

عَنْ عبد الله بن حبشِي الْخَثْعَمِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَى الْأَعْمَال أفضل، قَالَ: إِيمَان لاشك فِيهِ، وَجِهَاد لَا غلُول فِيهِ، وَحَجَّة مبرورة، قيل: فَأَى الصَّلَاة أفضل؟ قَالَ: طول الْقُنُوت، قيل: فَأَى الصَّدَقَة أفضل؟ قَالَ: جهد الْمقل، قيل: فَأَى

الْهِجْرَة أفضل؟ قَالَ:من هَاجر مَا حرم الله عَلَيْهِ، قيل: فَأَي الْجِهَاد أفضل؟ قَالَ:من جَاهد الْمُشْركين بِمَالِه وَنَفسه، قيل: فَأَي الْقَتْل أشرف؟ قَالَ: من أهريق دَمه وعقر جَوَاده۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَهَذَا اللَّفْظ حَدِيثه)

تنگ دستی کی محنت

حضرت عبداللہ بن حبشی الخثعمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: ’’سب سے بہتر عمل کونسا ہے‘‘۔فرمایا: ’’ایسا ایمان جس میں شک کے لیے کوئی گنجائش نہ ہو، اور ایسا جہاد جس میں حرام (خیانت) نہ ہو، اور مقبول حج‘‘۔ سوال کیا گیا، بہترین نماز کونسی ہے؟ فرمایا: ’’لمبے قیام والی‘‘۔ کہا گیا کہ بہترین صدقہ کونسا ہے؟ فرمایا: ’’تنگ دست جو محنت کر کے صدقہ دے‘‘۔ کہا گیا بہترین ہجرت کونسی ہے؟ فرمایا: ’’جس نے حرام چیزیں چھوڑ دیں‘‘۔ کہا گیا بہترین جہاد کونسا ہے؟ فرمایا: ’’جس نے اپنی جان ومال سے مشرکین کے ساتھ جہاد کیا‘‘۔ سوال کیا گیا بہترین شہادت کونسی ہے؟ فرمایا: ’’جس کا خون بہہ نکلا ہو اور گھوڑا بھی زخمی ہو گیا ہو‘‘۔ (ابوداؤد، نسائی)

عَن أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: سبق دِرْهَم مائَة ألف دِرْهَم، قَالُوا: يَا رَسُول الله وَكَيفَ؟ قَالَ: كَانَ لرجل دِرْهَمَانِ فَأخذ أَحدهمَا فَتصدق بِهِ، وَرجل لَهُ مَال كثير فَأخذ من

عرض مَاله مائة ألف دِرْهَم فتصدق بِهِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِي)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک آدمی کے پاس دو ہی درہم تھے اس نے ان میں سے ایک درہم لے کر صدقہ کر دیا۔ اور ایک مالدار آدمی کے پاس بہت مال تھا (لاکھوں درہم تھے) اس نے اپنے مال میں سے ایک لاکھ درہم لے کر صدقہ کر دیا''۔
(نسائی)

عَن أبِي مَسْعُود قَالَ: أمرنَا بِالصَّدَقَةِ، قَالَ: كُنَّا نحامل على ظُهُورنَا، قَالَ: فَتصدق أَبُو عقيل بِنصْف صَاع، قَالَ: وَجَاء إِنْسَان بِأَكْثَرَ مِنْهُ فَقَالَ الْمُنَافِقُون: إِن الله عز وَجل لَغَنِيّ عَن صَدَقَة هٰذَا، وَمَا فعل هٰذَا الآخر إِلَّا رِيَاء، فَنزلت: ﴿اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ﴾۔
(أخرجه البُخَارِي وَمُسلم)

حضرت ابومسعودؓ کا بیان ہے کہ ہمیں صدقہ کرنے کا حکم ملا تو ہم اپنی پیٹھوں پر بوجھ اٹھا اٹھا کر لاتے تھے (اور اس مزدوری سے صدقہ کرتے تھے) انہوں نے کہا کہ ابوعقیل نصف صاع (پیمانہ) لے کر آئے۔ انہوں نے کہا کہ ایک اور صاحب ان سے زیادہ لے کر آئے، منافقین نے کہا کہ بیشک اللہ اس (تھوڑے) صدقہ سے بے پرواہ ہے۔ اور دوسرے نے دکھلاوے کی خاطر ایسا کیا، چنانچہ آیت اتری ﴿اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ﴾ ترجمہ: ”یہ ایسے ہیں کہ نفل صدقہ دینے والے مؤمنوں کے بارے میں طنز کرتے ہیں اور ان پر جنہیں مزدوری کے سوا اور کچھ میسر نہیں“۔ (بخاری ومسلم)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رجل إِلَى رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي مجهود، فَأَرْسل إِلَى بعض نِسَائِهِ فَقَالَت: وَالَّذِي بَعثك بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا المَاء ثُمَّ أرسل إِلَى أُخْرَى فَقَالَت مثل ذٰلِك، حَتّٰى قُلْنَ كُلهنَّ مثل ذٰلِك، لَا وَالَّذِي بَعثك بِالْحَقِّ مَا عندنَا إِلَّا المَاء ، فَقَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: من يضيف هَذِهِ اللَّيْلَة رَحمَه الله، فَقَالَ رجل من الْأَنْصَار يُقَال لَهُ أَبُو طَلْحَة: أَنا يَا رَسُول الله، فَانْطَلق بِهِ إِلَى رَحْله، فَقَالَ لامْرَأَته: هَل عنْدك شَيْء؟ قَالَت: لَا إِلَّا قوت صبياني، قَالَ: فعلليهم بِشَيْء فَإِذا دخل ضيفنا فأطفئي السراج وأريه أَنا نَأْكُل، فَإِذا أَهْوى ليَأْكُل فقومي إِلَى السراج حَتّٰى تطفئيه، قَالَ: فقعدوا وَأكل الضَّيْف، فَلَمَّا أصبح غَدا على النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: قد عجب الله عز وَجل من صنيعكما بضيفكما اللَّيْلَة، قَالَ:

فَنَزَلَت هٰذِهِ الْآيَة ﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾۔ (أخرجاهُ وهٰذَا اللفظ مُسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا کہ میں حاجت مند ہوں۔ آپ نے اپنی کچھ بیویوں کے ہاں سے پتہ کرایا ایک نے کہا ''اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے میرے ہاں سوائے پانی کے اور کچھ نہیں''۔ پھر دوسری کے ہاں پتہ کرایا، انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔ یہاں تک کہ سب کے ہاں سے یہی جواب ملا کہ بخدا جس ذات نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے، ہمارے ہاں سوائے پانی کے اور کچھ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کون آج کی رات اس شخص کی مہمانی کرے گا اللہ اس پہ رحم کرے؟'' ابوطلحہ نے عرض کیا یارسول اللہ! میں ''وہ انہیں اپنے گھر لے گئے، انہوں نے اپنی بیوی سے پوچھا آپ کے پاس کچھ (کھانے پینے کو) ہے؟ انہوں نے کہا ''بچوں کے کھانے کے سوا اور کچھ نہیں'' انہوں نے کہا کہ کسی طرح انہیں بہلا دو، جب ہمارے مہمان آئیں تو چراغ گل کر دینا، انہیں یوں لگے جیسے ہم بھی کھا رہے ہیں۔ جب وہ کھانے لگیں تو تم کھڑے ہو کر چراغ گل کر دینا۔ راوی نے کہا کہ وہ بیٹھ گئے اور مہمان نے کھانا کھایا۔ جب صبح ہوئی، آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رات جو کچھ تم دونوں نے اپنے مہمان کے ساتھ کیا وہ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند آیا''۔ راوی نے کہا پس یہ آیت اتری ﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾

ترجمہ: ''وہ اپنی جانوں پر (دوسروں کو) ترجیح دیتے ہیں چاہے خود فاقہ سے

ہوں"۔ (بخاری ومسلم)

فضل المنیحة

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نعم المنيحة اللقحة تَغْدُو وَتروح بعساء إن أجرهَا لعَظِيم۔ (رَوَاهُ مُسلم وَمَعْنَاهُ الْعس وَهُوَ الْقدح الْكَبِير)

دودھ دینے والے جانور دینے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "بہترین عطیہ دودھ دینے والے جانور کا ہے جو صبح (بھی) دودھ کا بڑا پیالہ بھر کر دودھ دے اور شام کو (بھی) بڑا پیالہ دودھ بھر کر دے۔ یقینا اس کا بڑا ہی ثواب ہے"۔ (مسلم)

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: من منح منيحة غَدَتْ لَهُ بِصَدَقة صبوحها وغبوقها۔ (رَوَاهُ مُسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "جس نے دودھ پینے کے لیے کسی کو کوئی جانور دیا تو اس کے لیے یہ جانور صبح کے دودھ کا صدقہ دینے والا اور شام کے دودھ کا صدقہ دینے والا ہوگا۔ (یعنی اس کا یہ دودھ جانور دینے والے کے حق میں صدقہ کا ثواب رکھتا ہے)۔ (مسلم)

عَن عبد الله بن عمر رَضِيَ الله عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: أَرْبَعُونَ خصْلَة أعلاهن منيحة العنز. مَا من عَامل يعْمل بخصلة مِنْهَا رَجَاء ثَوَابهَا وتصديق موعودها إِلَّا أدخلهُ الله الْجنَّة بهَا. قَالَ حسان بن عَطِيَّة: فعد دنا مَا دون منيحة العنز من رد السَّلَام، وتشميت الْعَاطِس، وإماطة الْأَذَى عَن الطَّرِيق، وَنَحْوه فَمَا استطعنا أَن نبلغ خمس عشرَة خصْلَة۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِي)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”چالیس خصلتیں ہیں ان میں سب سے اونچی دودھ پینے کے لیے (کسی کو) بکری دے دینا ہے، جو شخص ثواب کی امید اور اللہ کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے ان میں سے کسی پر عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے اس عمل کی وجہ سے جنت میں داخل کرے گا، حسان بن عطیہ کہتے ہیں کہ ہم نے دودھ والی بکری دینے کے علاوہ دوسری خصلتیں شمار کیں تو ہم پندرہ سے آگے نہ بڑھ سکے۔“ (بخاری) (بعض علماء نے ان خصلتوں کو شمار کر کے لکھا ہے: کسی کو دودھ پینے کے لیے جانور دینا، صلہ رحمی کرنا، بھوکے کو کھلانا، پیاسے کو پلانا، سلام کا جواب دینا، چھینکنے والے کے الحمد للہ پڑھنے پر یرحمک اللہ کہنا، راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا، کاریگر کی مدد کرنا، کم سمجھ بوجھ والے کا کام کر دینا، کسی رشتہ دار کو کسی مادہ کا حمل جو ابھی پیدا نہیں ہوا دے دینا کہ جو بچہ دے گی تمہیں

دوں گا۔ جوتے کا تسمہ کسی کو دیدینا، گھبرائے ہوئے کی گھبراہٹ دور کرنا، بے چین کی بے چینی دور کرنا، مسلمان بھائی کے کام کرنے میں لگے رہنا، مسلمان کی پردہ پوشی کرنا، کسی کی آمد پر مجلس میں گنجائش پیدا کرنا، مسلمان کو خوش کرنا، مظلوم کی مدد، ظالم کو ظلم سے روک دینا، نیکی کی طرف رہنمائی نیکیوں کا حکم دینا، برائی سے روکنا، لوگوں کی اصلاح میں لگے رہنا، غریب و مسکین کو اچھی بات کہہ دینا (اگر دینے کے لیے کچھ نہیں تو) پودے لگانا جس سے انسان اور جانور کھا سکیں، پڑوسی کو ہدیہ دینا، مسلمان کی سفارش کرنا، بیمار کی بیمار پرسی کرنا، اللہ کے لیے آپس میں محبت رکھنا، اللہ کے لیے مل بیٹھنا، اللہ کے لیے ایک دوسرے سے ملنا، اللہ کے لیے ایک دوسرے پر خرچ کرنا، عزت مند کی بے عزتی کے مو[illegible] پر اس پر رحم کھانا، جو مالدار تنگدست ہوگیا اس پر رحم کھانا، عالم جو جاہلوں کے درمیان پھنس کر بے آبرو ہونے لگے اس کی عزت و آبرو کو بچانا، غیبت کرنے والے کی تردید کرنا، مسلمان کو سلام کہنا، کسی آدمی کی مدد کرنا تاکہ وہ اپنی سواری پر سامان لاد سکے، اسی طرح علماء کا یہ بھی خیال ہے کہ ہوسکتا ہے کہ اس طرح کی دیگر کئی خصلتیں ہوں اور وہ اپنے ثواب کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہوں (واللہ اعلم بمرادھا)۔

عَن ابْن عَبَّاس رَضِي الله عَنْهُمَا أَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خرج إِلَى أَرض تهتز زرعا، فَقَالَ: لمن هَذِه؟ فَقَالُوا: أكراها فلَان، فَقَالَ: أما إِنَّه لَو منحها إِيَّاه كَانَ خيرا لَهُ من أَن يَأْخُذ عَلَيْهَا أجرا مَعْلُوما، وَقَالَ بَعضهم:

خرجا مَعْلُوما۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ایک کھیتی کی طرف نکلے جو فصل سے لہلہا رہی تھی پوچھا یہ کس کی ہے؟ انہوں نے بتایا کہ فلاں نے اجرت و بٹائی پہ لے رکھی ہے۔ فرمایا کہ "اگر مقررہ بٹائی کے بجائے اسے ویسے ہی دے دیتا تو اس کے لیے بہتر ہوتا"۔

عَن الْبَراء بن عَازِب رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُول: من منح منيحة لبن أَو ورق أَو هدى رقاف كَانَ لَهُ مثل عتق رَقَبَة۔

(رَوَاهُ التِّرمِذِي وَقَالَ: حَدِيث حسن صَحِيح غَرِيب)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس کسی نے کسی کو دودھ کا عطیہ دیا (جانور کی صورت میں) یا رقم عوض دی، یا کسی گلی کوچہ کا راستہ بنا دیا تو اسے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا"۔ (مسلم)

ذكر أَن ترك الشَّرّ صَدَقَة

عَن أبي ذَر رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: سَأَلت النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَي الْعَمَل أفضل؟ قَالَ: إِيمَان بِاللَّه وَجِهَاد فِي سَبيله. قلت: فَأَي الرّقاب أفضل؟ قَالَ: أغلاها ثمنا وأنفسها عِنْد أَهلهَا. قَالَ: قلت: فَإِن لم أفعل قَالَ:

تعين صانعا أَو تصنع لأخرق، فَإِن لم أفعل، قَالَ: تدع النَّاس من الشَّرّ فَإِنَّهَا صَدَقَة تصدق بهَا على نفسك۔
(أَخرجَاهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ)

برائی کا ترک کردینا صدقہ ہے

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بہترین عمل کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا'' میں نے پوچھا کونسا غلام آزاد کرنا سب سے بہتر ہے؟ فرمایا: ''جو زیادہ قیمتی اور گھر والوں کے ہاں نفیس ہو''۔ میں نے عرض کیا کہ اگر میں یہ نہ کرسکوں تو فرمایا: ''کسی کام کرنے والے کی مدد کردے یا کسی ناسمجھ کا کام کردے میں نے عرض کیا کہ اگر یہ بھی نہ کرسکو تو؟ فرمایا ''لوگوں کو تکلیف پہنچانے سے باز رہو کہ یہ بھی صدقہ ہے جو تم اپنے اوپر کرتے ہو''۔

فضل الْغِرَاس وَالزَّرْع
وَإِن مَا أكل مِنْهُ كَانَ صَدَقَة

عَن أنس بن مَالك رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: مَا من مُسلم يغْرس غراسا أَو يزرع زرعا فيأكل مِنْهُ طير أَو إِنْسَان أَو بَهِيمَة إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَة۔
(رَوَاهُ البُخَارِي وَمُسلم)

پودے لگانے اور زراعت کرنے کی فضیلت اور جو اس میں سے کھایا جاتا ہے وہ صدقہ ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو مسلمان کوئی پودا لگاتا ہے یا زراعت کرتا ہے، اس میں سے کوئی پرندہ یا انسان یا کوئی چوپایہ کھاتا ہے وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔
(بخاری و مسلم)

عَن جَابر بن عبد الله رَضِي الله عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: مَا من مُسلم يغْرس غرسا إِلَّا كَانَ مَا أكل مِنْهُ لَهُ صَدَقَة وَمَا سرق مِنْهُ لَهُ صَدَقَة، وَمَا أكل السَّبع مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَة، وَمَا أكلت الطير فَهُوَ لَهُ صَدَقَة، وَلَا يرزأه أحد إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَة. وَفِي رِوَايَة: لَا يغْرس غرسا وَلَا يزرع زرعا فيأكل مِنْهُ إِنْسَان وَلَا دَابَّة وَلَا شَيْء إِلَّا كَانَت لَهُ صَدَقَة۔ (رَوَاهُ مُسلم)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو مسلمان کوئی پودا لگاتا ہے اور جو (پھل وغیرہ) اس سے کھایا جاتا ہے وہ اس لگانے والے کے لیے صدقہ ہے اور جو اس سے چرا لیا جاتا ہے وہ بھی صدقہ ہے، اور جو حیوانات درندے اس سے کھا لیتے ہیں وہ بھی اس شخص کے حق میں صدقہ ہے اور جو اس میں سے پرندے کھا لیتے ہیں وہ بھی اس

کے لیے صدقہ ہے اور جو بھی اس میں سے کم کرے گا وہ (سب) اس کے لیے صدقہ ہے"۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ "جو مسلمان بھی کوئی پودا لگائے یا زراعت وکھیتی کرے پھر اس سے کوئی انسان، کوئی زمین میں چلنے پھرنے والی چیز یا کوئی اور چیز اس میں سے کھالے تو یہ سب اس شخص کی طرف سے صدقہ ہے"۔ (مسلم)

فضل وَفَاء دین الْمَیّت

عَن سَلمَة بن الْأَکْوع رَضِیَ اللهُ عَنهُ قَالَ: کُنَّا جُلُوسًا عِنْد النَّبِی صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ إِذْ أُتِيَ بِجنَازَة فَقَالُوا: صل عَلَیْهَا، قَالَ: هَل عَلَیهِ دین؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَهَل ترك شَیْئا؟ قَالُوا: لَا، فصلی عَلَیهِ، ثمَّ أُتِيَ بِجنَازَة أُخْرَی فَقَالُوا: یَا رَسُول الله صل عَلَیْهَا، قَالَ: هَل عَلَیهِ دین؟ قیل: نعم، قَالَ: فَهَل ترك شَیْئا؟ قَالُوا: ثَلَاثَة دَنَانِیر، فصلی عَلَیهِ، ثمَّ أُتِيَ بالثالثة، قَالُوا: صل عَلَیْهَا، قَالَ: هَل ترك شَیْئا؟ قَالُوا: لَا، فَهَل عَلَیهِ دین؟ قَالُوا: ثَلَاثَة دَنَانِیر، قَالَ: صلوا علی صَاحبکُم، قَالَ أَبُو قَتَادَة: صل عَلَیهِ یَا رَسُول الله وَعلی دینه، فصلی عَلَیهِ۔

(رَوَاهُ البُخَارِی)

میت کے قرض کی ادائیگی کی فضیلت

حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا، صحابہؓ نے عرض کیا اس پہ نماز جنازہ پڑھ دیجئے۔ آپ نے پوچھا کیا اس پر قرض ہے؟ انہوں نے کہا ''نہیں'' پوچھا کیا اس نے کوئی ترکہ چھوڑا۔ انہوں نے کہا ''نہیں'' پس آپ نے اس کی نماز جناہ پڑھادی۔ پھر ایک دوسرا جنازہ لایا گیا، صحابہؓ نے عرض کیا کہ اس کی نماز جنازہ پڑھا دیجئے، آپ نے پوچھا ''کیا اس پہ کوئی قرض تو نہیں؟ جواب دیا گیا کہ ''ہے'' آپ نے پوچھا کیا اس کا ترکہ ہے؟ انہوں نے کہا کہ ''تین دینار ہیں''۔ آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھ دی۔ پھر آپ کے پاس ایک تیسرے آدمی کا جنازہ لایا گیا، انہوں نے عرض کیا ''اس کی نماز جنازہ پڑھا دیجئے''۔ آپ نے پوچھا اس کا کوئی ترکہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا ''نہیں'' آپ نے پوچھا کیا اس پر قرض ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ''تین دینار قرض ہے''۔ آپ نے فرمایا: ''پھر تم خود ہی اس کی نماز جنازہ پڑھ لو۔ ابو قتادہ نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ اس کی نماز جنازہ پڑھا دیجئے اس کا قرض میں چکا دوں گا۔ پس آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھا دی''۔ (بخاری)

عَنْ جَابِر رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَاتَ رجل فغسلناه و کفناه وحنطاه ووضعناه لرَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ تُوضَع الْجَنَائِز عِنْد مقام جِبْرِيل عَلَيْهِ السَّلَام، ثُمَّ آذنا رَسُول الله فِي الصَّلَاة، فَجَاء مَعنا خطا

ثُمَّ قَالَ:أَعلَى صَاحبكُم دين؟ قَالُوا: نعم دِينَارَانِ، فَتخلف، فَقَالَ لَهُ رجل منا يُقَال لَهُ أَبُو قَتَادَة: يَا رَسُول الله هما عَليّ، فَجعل رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول هما عَلَيْك وَفِي مَالك وَحق الرجل عَلَيْك، وَالْمَيِّت مِنْهُمَا بَرِيء، قَالَ: نعم، فصلى عَلَيْهِ، فَجعل رَسُول الله يَقُول إِذا لَقِي أَبَا قَتَادَة: مَا صنعت فِي الدينارين، حَتَّى كَانَ آخر ذَلِك قَالَ: قضيتهما يَا رَسُول الله، قَالَ: الْآن حِين بردت عَلَيْهِ جلده۔ (رَوَاهُ الدَّارقُطْنِي)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی فوت ہوگیا، ہم نے غسل دیا کفن پہنایا اور اسے خوشبو لگائی اور پھر اسے مقام جبریل پہ لا کر رکھ دیا جہاں جنازے نماز جنازہ کے لیے لائے جاتے تھے، پھر ہم نے آپ کو اطلاع دی، آپ ہمارے پاس تشریف لے آئے، آپ نے پوچھا کیا اس پہ کوئی قرض ہے؟ انہوں نے جواب دیا ''دو دینار ہیں'' آپ واپس جانے لگے، ہم میں سے ایک آدمی ابوقتادہ بولے یارسول اللہ! اس کا یہ قرض میرے ذمہ ہے۔ آپ نے فرمایا وہ تمہارے ذمہ ہے، تمہارے مال میں اس آدمی کا حق تم پر ہے۔ اور میت اس قرض سے بری ہے۔ انہوں نے عرض کیا ٹھیک ہے۔ آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھادی۔ اس کے بعد ابوقتادہ سے پوچھتے رہے کہ تم نے ان دو دیناروں کے بارے میں کیا کیا، یہاں تک کہ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں نے ادا کردیئے آپ نے فرمایا: ''اب تم نے اس کی جلد کو ٹھنڈا کردیا''۔ (دار قطنی)

وَعَن عَلِيّ رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: كَانَ رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذا أُتِي بِجنَازَة لم يسْأَل عَن شَيْء من عمل الرجل وَيسْأَل عَن دينه, فَإِن قيل عَلَيهِ دين كف عَن الصَّلَاة, وَإِن قيل لَيْسَ عَلَيهِ دين صلى عَلَيهِ, فَأتى بِجنَازَة فَلَمَّا قَامَ ليكبر سَأَلَ رَسُول الله أَصْحَابه, هَل على صَاحبكُم دين؟ قَالُوا: نعم دِينَارَانِ, فَعدل رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا: صلوا على صَاحبكُم, فَقَالَ عَلِيّ رَضِي الله عَنهُ: هما عَليّ بَرِيء مِنْهُمَا, فَتقدم رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فصلى عَلَيهِ, ثمَّ قَالَ لعَلي بن أبي طَالب رَضِي الله عَنهُ: جَزَاك الله خيرا, فك الله رهانك كَمَا فَككت رهان أَخِيك, إِنَّه لَيْسَ من ميت يَمُوت وَعَلِيهِ دين إِلَّا وَهُوَ مُرْتَهن بِدِينِهِ, وَمن فك رهان ميت فك الله رهانه يَوْم الْقِيَامَة, فَقَالَ بَعضهم: هَذَا لعَلي خَاصَّة أم لِلْمُسلمين عَامَّة, فَقَالَ: بل لِلْمُسلمين عَامَّة۔

(رَوَاهُ الدَّارَقُطنِي, وَرَوَاهُ أَيْضا عَن أبي سعيد الْخُدْرِيّ نَحوه وَقَالَ فِيهِ: وَإِن عليا قَالَ: أَنا ضَامِن لدينِهِ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی جنازہ لایا جاتا تو آپ علیہ السلام قرض کے علاوہ اس کے کسی عمل کے بارے میں نہیں پوچھتے تھے۔ اگر یہ کہا جاتا کہ اس پر قرض ہے تو آپ اس کی نماز پڑھانے سے رک جاتے، اور اگر یہ بتادیا جاتا کہ اس پر کوئی قرض نہیں تو آپ اس کی نماز جنازہ پڑھادیتے۔ پس آپ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا، آپ کھڑے ہوکر تکبیر کہنے ہی لگے تھے کہ آپ ﷺ نے پوچھ لیا کیا اس میت پر قرض ہے؟ انہوں نے بتایا ''دو دینار ہیں''۔ آپ ﷺ ہٹ گئے اور فرمایا پھر تم خود ہی اس کی نماز جنازہ پڑھ لو۔ حضرت علیؓ نے عرض کیا، وہ میرے ذمہ ہیں اور میت ان سے بری ہے۔ تو آپ ﷺ نے آگے بڑھ کر اس کی نماز جنازہ پڑھادی۔ اس کے بعد آپ نے حضرت علیؓ کو فرمایا جزاک اللہ خیرا۔۔۔۔ اللہ تمہیں بہتر بدلہ دے۔ اللہ تمہاری گردن چھڑائے جیسے تو نے اپنے اس بھائی کی گردن چھڑائی۔ ہر مرنے والے پر اس کے قرض کا بار ہوتا ہے اور جو اس کی قرض سے جان چھڑاتا ہے اللہ قیامت کے دن اس کی جان چھڑادے گا۔ کسی نے پوچھا کیا یہ بات صرف حضرت علیؓ کے لیے ہے یا عام مسلمانوں کے لیے بھی ہے؟ فرمایا کہ یہ سب مسلمانوں کے لیے ہے۔ یہ دارقطنی کی روایت ہے۔ ابوسعید خدری سے بھی ایسی ہی روایت مروی ہے، اس میں یوں آیا ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ اس کے قرض کا میں ضامن ہوں''۔

الصَّدَقَة عَنِ الْمَيِّت وَفَضل سقي المَاء

عَن عَائِشَة رَضِيَ الله عَنهَا أَن رجلا أَتَى النَّبِي صَلَّى الله

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أُمِّي افتلتت نفسها وَلم توص وأظنها لو تكلّمت تصدّقت أفلها أجر إن تصدّقت عنها؟ قَالَ: نعم۔ (أخرجاه وهذا لفظ مسلم)

میت کی طرف سے صدقہ دینے اور پانی پلانے کی فضیلت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ! میری والدہ کا اچانک انتقال ہو گیا جس کی وجہ سے کوئی وصیت نہ کر سکیں، میرا گمان ہے اگر انہیں بولنے کی مہلت ملتی تو صدقہ کرتیں، اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا انہیں ثواب ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہاں ملے گا"۔ (بخاری ومسلم)

عَنْ عبد الله بن عَبَّاس رَضِيَ الله عَنْهُمَا أَن سعد بن عبادة توفيت أمه وَهُوَ غَائِب عَنْهَا، فَأَتَى النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُول الله إِن أُمِّي توفيت وَأَنا غَائِب عَنْهَا فَهَل ينفعها شَيْء إِن تَصَدَّقت عَنْهَا؟ قَالَ: نعم، قَالَ: فَإِنِّي أشهدك أَن حائطي المخراق صَدَقَة عَنْهَا۔ (رَوَاهُ البُخَارِي)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ سعد بن عبادۃ کی عدم موجودگی میں ان کی والدہ کا انتقال ہو گیا، وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

میں آ کر کہنے لگے، یارسول اللہ! میری عدم موجودگی میں میری والدہ وفات پا گئی ہیں، اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا انہیں اس کا کوئی فائدہ پہنچے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں" انہوں نے کہا کہ میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میرا مخراف کا باغ میری والدہ کی طرف سے صدقہ ہے"۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رجلا قَالَ للنَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: إِن أَبِي مَاتَ وَترك مَالا وَلم يوص فَهَل يَكْفِي عَنْهُ إِن تَصَدَّقت عَنهُ، قَالَ: نعم۔ (رَوَاهُ مُسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ میرے والد انتقال کر گئے ہیں اور اپنے پیچھے مال چھوڑ گئے ہیں اور وہ کوئی وصیت نہ کر سکے۔ اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کر دوں تو کیا ان کے لیے کافی ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں"۔ (مسلم)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَينا رجل يمشي فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطش، فَنزل بِئْرا فَشرب مِنْهُ، ثُمَّ خرج فَإِذا هُوَ بكلب يَلْهَث يَأْكُل الثرى من الْعَطش، فَقَالَ: لقد بلغ هٰذَا مثل الَّذِي بلغ بِي، فَمَلَأَ خفه ثُمَّ أمسك بِفِيهِ ثُمَّ رقي فسقى الْكَلْب، فَشكر الله لَهُ، فغفر لَهُ، قَالُوا: يَا رَسُول الله وَإِن لنا فِي الْبَهَائِم أجرا؟ قَالَ: فِي كل كبد رطبَة أجر۔

(أخرجاہُ وھٰذَا لفظ البُخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک آدمی چلا جا رہا تھا، اسے سخت پیاس لگی، وہ کنویں میں اترا اور اس سے پانی پیا، پھر کنویں سے باہر نکلا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی وجہ سے مٹی گارا کھا رہا ہے اس نے کہا کہ پیاس میں اس کی بھی وہی حالت ہے جو میری تھی۔ (وہ کنویں میں اترا) اپنے موزہ میں پانی بھرا، اپنے منہ سے اسے پکڑا اور کنویں سے اوپر آکر کتے کو پانی پلایا، اللہ نے اس کے عمل کی قدر کی اور اسے بخش دیا۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا چوپاؤں میں بھی ہمارے لیے اجر وثواب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہر زندہ جگر میں ثواب ہے''۔ (بخاری ومسلم)

وَعَن سعد بن عبَادَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنه قَالَ: يَا رَسُول الله، إِن أم سعد مَاتَت فَأَي صَدَقَة أفضل؟ قَالَ: المَاء قَالَ: فحفر بِئْرا وَقَالَ: هَذِه لأم سعد. أخرجه أَبُو دَاوُد وَابْن مَاجَه، وَلَفظ ابْن مَاجَه: قلت: يَا رَسُول الله أَي الصَّدَقَة أفضل؟ قَالَ: سقِي المَاء.

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! سعد کی ماں فوت ہوگئی ہیں، پس کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانی'' انہوں نے کنواں کھدوایا اور کہا یہ سعد کی ماں کی طرف سے (صدقہ) ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ) ابن ماجہ کے الفاظ یوں ہیں ''میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا ''پانی پلانا''۔

وَعَن سراقة بن مَالك رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: سَأَلت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ عَن ضَالَّة الإِبل تغشى حياضي قد لطتها فَهَل لي من أجر إن سقيتها، فَقَالَ: نعم فِي كل ذَات كبد حرى أجر۔ (رَوَاهُ ابن مَاجه)

حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا نامعلوم اونٹ میرے حوضوں پر چھائے رہتے ہیں اگر میں انہیں پانی پلا دوں تو کیا مجھے ثواب ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر زندہ جگر میں اجر ہے''۔ (ابن ماجہ)

عَن أنس بن مَالك رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيهِ وَسلم: يصف أهل الْجنَّة يَوْم الْقِيَامَة صُفُوفا، فيمر الرجل على الرجل فَيَقُول: يَا فلَان أما تذكر يَوْم استيقيت فسقيتك شربة، قَالَ: فَيشفع لَهُ، ويمر الرجل على الرجل فَيَقُول لَهُ: أما تذكر يَوْم ناولتك طهُورا، فَيشفع لَهُ۔ (رَوَاهُ ابن مَاجه)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن جنتی صفیں بنائے (کھڑے) ہوں گے، تو ایک آدمی دوسرے کے پاس سے گزرے گا تو کہے گا اے فلانے کیا تجھے یاد نہیں کہ ایک دن تو نے پانی پینے کی خواہش کی تو میں نے تجھے پلایا تھا۔ فرمایا وہ اس کی

سفارش کرے گا۔ اسی طرح ایک اور آدمی دوسرے کے پاس سے گزرتے ہوئے کہے گا کیا تجھے وہ دن یاد ہے جب میں نے تجھے وضو کے لیے پانی لاکر دیا تھا؟ پس وہ اس کی (بھی) سفارش کرے گا اور اس کی سفارش مقبول ہوگی''۔

(ابن ماجہ)

ذكر مَا يلحق الْمَيِّت بعد مَوته

عَن أبي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذا مَاتَ الْإِنْسَان انْقَطع عَنهُ عمله إِلَّا من ثَلَاث، صَدَقَة جَارِيَة، أَو علم يُنْتَفع بِهِ أَو ولد صَالح يَدْعُو لَهُ۔ (أخرجه مُسلم)

مرنیوالے کو وفات کے بعد جن کاموں کا ثواب ملتا رہتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کے تین عملوں کے علاوہ باقی سب ختم ہوجاتے ہیں اور وہ یہ ہیں صدقہ جاریہ، یا وہ علم جس سے فائدہ حاصل کیا جارہا ہو، یا نیک اولاد جو اس کے حق میں دعا کرتی ہو''۔ (مسلم)

عَن أبي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: إِن مِمَّا يلْحق الْمُؤمن من عمله وحسناته بعد مَوته، علما علمه ونشره، وَولدا صَالحا تَركه، ومصحفا وَرثهُ أَو مَسْجِدا بناه أَو بَيْتا لِابْنِ

السَّبِيل بناه، أَو نَهرا أَكراه أَو صَدَقَة أخرجهَا من مَاله فِي صِحَّته وحياته تلْحقهُ من بعد مَوته۔ (رَوَاهُ ابْن مَاجه)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مؤمن کو اپنی موت کے بعد، اس کے جن اعمال اور نیکیوں کا ثواب ملتا رہتا ہے ان میں ایک تو علم ہے جو اس نے سکھایا اور پھیلایا، نیک اولاد پیچھے چھوڑی اور قرآن پاک ورثہ چھوڑ گیا یا کوئی مسجد بنائی، یا مسافروں کے لیے کوئی سرائے بنائی ہو، یا کوئی نہر کھدوائی ہو، یا اپنی صحت وتندرستی کی حالت میں خود اپنی زندگی میں کوئی صدقہ دے رکھا ہو موت کے بعد ان کا ثواب ملتا رہے گا''۔ (ابن ماجہ)

وَمن فَضَائِل الصَّدقَات وَغَيرهَا

عَن أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رجل لأتصدقن اللَّيْلَة بِصَدقَة، فَخرج بِصَدَقَتِهِ فوضعها فِي يَد زَانِيَة، فَأَصْبحُوا يتحدثون تصدق اللَّيْلَة على زَانِيَة، قَالَ: اللَّهُمَّ لَك الْحَمد على زَانِيَة، لأتصدقن الليلة بِصَدقَة فَخرج بِصَدَقَتِهِ فوضعها فِي يَد غَنِي، فَأَصْبحُوا يتحدثون تصدق على غَنِي، قَالَ: اَللَّهُمَّ لَك الْحَمد على غَنِي، لأتصدقن بِصَدقَة فَخرج بِصَدَقَتِهِ فوضعها في يد سارق، فأصبحوا يتحدثون

تصدق علی سارق، فقال اَللّٰهُمَّ لك الحمد علی زانية وعلی غني وعلی سارق، فأتي فقيل له: أما صدقتك فقد قبلت، أما الزانية فلعلها تستعف بها عن زناها، ولعل الغني يعتبر فينفق مما أعطاه الله تعالیٰ، ولعل السارق يستعف بها عن سرقته۔ (أخرجاه وهذا اللفظ مسلم)

فضائل صدقات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ''ایک آدمی نے کہا کہ آج کی رات میں ضرور صدقہ دوں گا۔ وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور (بے خبری سے) بدکردار عورت کے ہاتھ پہ رکھ دیا۔ صبح ہوئی تو لوگ باتیں کرنے لگے کہ رات بری عورت کو صدقہ مل گیا۔ اس آدمی نے کہا اے اللہ! حمد تیرے ہی لیے ہے۔ میں نے بری عورت کو صدقہ دے دیا میں آج رات پھر صدقہ دوں گا۔ وہ اپنے صدقہ کا مال لے کر نکلا اور کسی امیر آدمی کے ہاتھ پہ رکھ دیا، صبح ہوئی تو لوگ باتیں کرنے لگے، لو امیر آدمی کو صدقہ دے دیا۔ اس نے کہا اے اللہ حمد تیرے ہی لیے ہے۔ میں نے امیر کو صدقہ دے دیا۔ اس نے کہا میں پھر صدقہ دوں گا۔ وہ اپنے صدقہ کے مال کے ساتھ نکلا اور کسی چور کو ہاتھ پہ رکھ دیا۔ صبح لوگ پھر باتیں کرنے لگے کہ چور کو صدقہ دے دیا اس نے کہا اے اللہ! حمد تیرے ہی لیے ہے، بری عورت کو، غنی وامیر اور چور کو صدقہ دے دیا اسے خواب میں بتایا گیا کہ ''تمہارا صدقہ میں نے قبول کرلیا ہے۔ جو صدقہ تم نے بری عورت کو دیا ممکن ہے کہ وہ عورت بُری عادت

اور چور اس صدقہ کی وجہ سے چوری سے باز آجائے"۔ (بخاری و مسلم)

عن أبي سعيد رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: أيما مسلم كسا ثوباً على عري كساه الله من خضر الجنة، وأيما مسلم أطعم مسلما على جوع أطعمه الله من ثمار الجنة، وأيما مسلم سقى مسلما على ظمأ سقاه الله من الرحيق المختوم۔

(رواه أبو داؤد ورواه الترمذي بنحوه وقال حديث غريب)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس بندہ مسلم نے کسی ایسے آدمی کو کپڑے پہنا دیئے جس کے پاس پہننے کو کپڑے نہ تھے اللہ تعالیٰ اسے جنتی لباس پہنائیں گے، اور جس نے کسی بھوکے کو کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھلوں سے کھلائیں گے، اور جس نے کسی پیاسے کو پلایا اللہ اسے جنت کی پاک اور سربمہر شراب پلائیں گے"۔

(ابوداؤد، ترمذی)

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من أصبح منكم اليوم صائما، قال أبوبكر رضي الله عنه أنا قال: فمن تبع منكم اليوم جنازة؟ قال أبوبكر رضي الله عنه أنا، قال: فمن أطعم منكم اليوم مسكينا؟ قال أبوبكر أنا، قال فمن عاد منكم اليوم مريضاً، قال أبوبكر رضي الله عنه أنا، قال

رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: ما اجتمعن فی امریء الا دخل الجنة۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ''آج تم میں سے روزہ کس کا ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے کہا ''میرا'' آج تم میں سے کون ایسا ہے جو کسی جنازہ میں ساتھ گیا ہو، حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا ''میں گیا تھا'' تم میں سے مسکین کو کھانا کس نے کھلایا؟ حضرت ابوبکرؓ نے کہا ''میں نے'' آج کس نے تم میں بیمار پرسی کی؟ حضرت ابوبکر نے عرض کیا ''میں نے'' اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس آدمی میں یہ صفات جمع ہوں وہی جنت میں جائے گا''۔

عن جریر بن عبداللّٰہ رضی اللّٰہ عنہ قال، کنا عند رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی صدر النہار قال، فجاء قوم حفاة عراة مجتابی النمار أو العباء متقلدی السیوف عامتھم من مضر بل کلھم من مضر، فتمعر وجہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لما رأی بھم من الفاقة، فدخل ثم خرج فأمر بلالا فأذن وأقام فصلی ثم خطب فقال: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ الی آخر الآیة ان اللّٰہ کان علیکم رقیبا۔ والآیة التی فی الحشر اتقوا اللّٰہ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا

قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَّاتَّقُوا الله تصدق رجل من ديناره من درهمه من ثوبه من صاع بره من صاع تمره حتى قال ولو بشق تمرة. قال فجاء رجل من الأنصار بصرة كادت كفه تعجز عنها بل قد عجزت، قال ثم تتابع الناس حتى رأيت كومين من طعام وثياب، حتى رأيت وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم يتهلل كأنه مذهبة. فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : من سن في الاسلام سنة حسنة فله أجرها وأجر من عمل بها بعده من غير أن ينقص من أجورهم شيء، ومن سن في الاسلام سنة سيئة كان عليه وزرها ووزر من عمل بها بعده من غير أن ينقص من أوزارهم شيء۔ (رواه مسلم)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ ہم صبح کے وقت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ لوگوں کی ایک جماعت آئی جن کے پاس نہ پورے کپڑے تھے اور نہ جوتے، دھاری دار کپڑے یا عبا پہنے ہوئے اور تلواریں سونتے ہوئے تھے۔ وہ سب قبیلہ کے لوگ تھے۔ ان کی فاقہ مستی دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ انور کا رنگ بدل گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور پھر باہر تشریف لے گئے، بلال کو اذان دینے کا حکم دیا، انہوں نے اذان دی اور اقامت کہی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی پھر لوگوں

سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا اے لوگو! اس اللہ سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا ہے اور اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں، اور اس اللہ سے ڈرو جس کے نام سے ایک دوسرے سے مطالبہ کیا کرتے تھے اور رشتہ داروں کے حقوق کے بارے میں خوف کرو، بیشک اللہ تم پر نگہبان ہے۔ (سورۃ النساء) پھر دوسری آیت پڑھی۔

اور وہ آیت سورۃ الحشر میں ہے ''اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور ہر آدمی دیکھے کہ اس نے کل (قیامت کے لیے) کیا آگے بھیجا ہے، اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ آدمی کے پاس جو کچھ بھی ہے دینار ہے، تو درہم ہے تو کپڑا ہے، تو جو کا صاع ہے تو گیہوں کا صاع ہے تو یا کھجور کا، یہاں تک کہ کسی کے پاس کھجور کا ایک ٹکڑا ہو تو وہ بھی لائے اور صدقہ کرے ایک انصاری بھاری تھیلہ جو ان سے اٹھایا نہیں جاتا تھا، لائے پھر برابر لوگ لاتے گئے یہاں تک کہ کھانے اور کپڑوں کی دو ڈھیریاں لگ گئیں، میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ انور کو سونے کی طرح چمکتے ہوئے دیکھا، آپؐ نے فرمایا جس کسی نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ جاری کیا اسے اپنا اور بعد میں اس پر عمل کرنے والوں کا بھی اجر و ثواب ملے گا اور ان سب کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ اور جس نے اسلام کے اندر کسی برے طریقہ کو رواج دیا، اس پر اپنا بوجھ بھی ہوگا اور بعد میں اس پر عمل کرنے والوں کا بوجھ بھی ہوگا اور ان کے بوجھ میں بالکل کمی نہیں ہوگی''۔ (مسلم)

عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: بينا رجل بفلاة بين الأرض اذا سمع صوتا من سحابة اسق حديقة فلان فتنحي ذلك السحاب

فأفرغ ماء ہ فی جرة فاذا شرجة من تلك الشراج قد استوعبت ذالك الماء كله فتتبع الماء فاذا رجل قائم فی حديقة يحول الماء بمسحاته، فقال له يا عبدالله ما اسمك، قال فلان، الاسم الذی سمع من السحابة، فقال له يا عبدالله لم تسألنی عن اسمی؟ فقال انی سمعت صوتا فی السحاب الذی هذا ماء ہ يقول اسق حديقة فلان باسمك فما تصنع فيها، قال أما اذا قلت هذا فانی أنظر الی ما يخرج منها فأتصدق بثلثه وآكل أنا وعيالی ثلثا وأرد فيها ثلثا، وفی رواية أجعل ثلثه فی المساكين والسائلين وابن السبيل۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی آدمی جنگل میں تھا، اچانک اس نے ایک بادل میں سے یہ آواز سنی کہ فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کردے۔ اس آواز کے ساتھ وہ بادل چلا اور ایک پتھریلی زمین میں خوب پانی برسا، اور تمام پانی ایک نالہ میں جمع ہوکر چلا، یہ آدمی اس پانی کے پیچھے چلنے لگا، کیا دیکھتا ہے کہ ایک آدمی اپنے باغ میں کھڑا بیلچہ سے پانی پھیر رہا ہے، اس نے اس سے پوچھا کہ بندہ خدا تمہارا کیا نام ہے، اس نے وہی نام بتایا جو اس نے بادل سے سنا تھا پھر باغ والے نے اس سے پوچھا کہ تم میرا نام کیوں پوچھتے ہو؟ اس نے کہا کہ جس بادل کا یہ پانی ہے اس میں سے میں نے ایک آواز سنی کہ تمہارا نام لے کر

کہا کہ اس کے باغ کو سیراب کردے۔ بتاؤ کہ اس میں کیا عمل کرتے ہو کہ اتنے اللہ کے ہاں مقبول ہو؟ اس نے کہا جب تو نے پوچھا تو بتادیتا ہوں کہ میں اس کی کل پیداوار کو دیکھتا ہوں اور اس میں سے ایک تہائی خیرات کرتا ہوں، ایک تہائی اپنے لیے بال بچوں کے لیے رکھ لیتا ہوں اور ایک تہائی پھر اسی باغ میں لگا دیتا ہوں۔ ایک روایت میں یوں ہے کہ اس کا ایک تہائی حصہ مسکینوں اور سوال کرنے والوں اور مسافروں پر خرچ کر دیتا ہوں۔ (مسلم)

فضل الاستعفاف

عَن أبي سعيد الخُدرِيّ رَضِيَ اللهُ عَنهُ أَن نَاسا من الأَنصَار سَأَلُوا رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَأَعطَاهُم، ثمَّ سَأَلُوهُ فَأَعطَاهُم حَتَّى نفد مَا عِندهُ، فَقَالَ: مَا يكون عِندِي من خير فَلَن أؤخره عَنكُم، وَمن يستعف يعفه الله، وَمن يستغن يغنه الله، وَمن يتصبر يصبره الله، وَمَا أعطي أحد عَطاء خيرا وأوسع من الصَّبْر۔

(أخرجاه في الصحيحين وهذا لفظ البخاري)

سوال نہ کرنے کی فضیلت

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ کچھ انصاریوں نے آپ سے مانگا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عطا فرمایا، انہوں نے پھر مانگا آپ نے انہیں اور دیا یہاں تک کہ آپ نے سب انہیں دے دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو کچھ میرے پاس ہے وہ میں تم سے بچا کر رکھنے والا نہیں ہوں۔ جو آدمی سوال سے بچنا چاہتا ہے اللہ اس کو بچا دیتا ہے، جو غنی بننا چاہتا ہے اللہ اسے غنی بنا دیتا ہے اور جو صبر کرنا چاہتا ہے اللہ اسے صبر دے دیتا ہے۔ صبر سے بہتر کوئی چیز نہیں جو کسی آدمی کے حصے میں آئے''۔ (بخاری و مسلم)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لِأَن يَأْخُذَ أحدكم حبله فيحتطب على ظهره خير لَهُ من أَن يَأْتِيَ رجلا فيسأله أعطاهُ أو مَنعه۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِي)

وَفِي مُسلم: لِأَن يَغْدُو أحدكم فيحتطب على ظهره فَيَتَصَدَّق بِهِ ويستغني عَن النَّاس خير لَهُ من أَن يسْأَل رجلا أعطاهُ أو مَنعه۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ تم میں سے کوئی اپنی رسی لے اور گٹھا اپنی کمر پر اٹھا کر لائے تو یہ اس کے حق میں کہیں بہتر ہے کہ وہ کسی آدمی سے جا کر مانگے پھر وہ اسے دے یا نہ دے۔

(بخاری)

مسلم کی روایت میں ہے ''کہ تم میں سے کوئی صبح کے وقت جائے اور لکڑیوں کا گٹھا اپنی کمر پر لائے اس سے صدقہ بھی دے اور لوگوں سے بے نیاز ہو جائے اس سے بہتر ہے کہ جا کر کسی سے مانگے اب اس کی مرضی ہے اسے دے یا نہ دے''۔

عَن الزبير بن الْعوام رَضِيَ اللهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِأَن يَأْخُذ أحد كُم حبله فَيَأْتِي بحزمة حطب على ظهره فيبيعها فيكف الله بهَا وَجهه خير لَهُ من أَن يسْأَل النَّاس أَعْطوهُ أَو منعُوهُ۔ (رَوَاهُ البُخَارِي)

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ’’تم میں سے کسی کا اپنی رسی لے کر جانا اور لکڑیوں کا گٹھا اپنی کمر پر لاد کر لانا اور پھر اسے بیچ دینا اس کے حق میں کہیں بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے مانگے (پھر ان کی مرضی ہے کہ) اسے دیں یا نہ دیں‘‘۔
(بخاری)

عَن عمرَان رَضِيَ اللهُ عَنهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ على الْمِنبَر وَذكر الصَّدَقَة وَالتَّعَفُّف وَالْمَسْأَلَة: الْيَد الْعليا خير من الْيَد السُّفْلى، وَالْيَد الْعليا هِيَ المنفقة والسفلى هِيَ السائلة۔

(رَوَاهُ البُخَارِي وَمُسلم)

حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ، نہ مانگنے اور سوال کا ذکر کرتے ہوئے منبر پر فرمایا ’’اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والا ہاتھ ہے‘‘۔ (بخاری ومسلم)

التعفف عَن الْمَسْأَلَة

عَن حَكِيم بن حزام رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: سَأَلت النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثمَّ سَأَلته فَأَعْطَانِي، ثمَّ سَأَلته فَأَعْطَانِي، ثمَّ قَالَ: إِن هٰذَا المَال خضرَة حلوة فَمن أَخذه بِطيب نفس بورك لَهُ فِيهِ، وَمن أَخذه بإشراف نفس لم يُبَارك لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُل وَلَا يشْبع، وَالْيَد الْعليا خير من الْيَد السُّفْلى، أَخْرجَاهُ۔

سوال سے پرہیز

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا تو آپ ﷺ نے مجھے عطا کیا، پھر مانگا پھر دیا، اور مانگا تو فرمایا ”یہ مال سرسبز وشاداب اور میٹھا ہے جس نے اسے دل کی خوشی سے لیا اسے اس میں برکت دے دی جاتی ہے، اور جس نے اس کی حرص ولالچ کر کے اسے حاصل کیا اس میں اس کے لیے برکت نہیں ہوتی، اور اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا چلا جاتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا۔ اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے“۔ (بخاری ومسلم)

عَن عَوْف بن مَالك الْأَشْجَعِيّ رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: كُنَّا عِنْد النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَة أَو ثَمَانِيَة أَو سَبْعَة

فَقَالَ: أَلا تُبَايِعُونَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم، وَكُنَّا حَدِيث عهد ببيعة، فَقُلْنَا: قد بايعناك يَا رَسُول الله ثمَّ قَالَ: أَلا تُبَايِعُونَ رَسُول الله قُلْنَا: قد بايعناك يَا رَسُول الله فعلى مَا نُبَايِعك، قَالَ: على أَن تعبدوا الله لَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئا والصلوات الْخمس وتطيعوا وَأسر كلمة خُفْيَة، وَلَا تسألوا النَّاس شَيْئا، فَلَقَد رَأَيْت بعض أُولَئِكَ النَّفر يسْقط سَوط أحدهم فَمَا يسْأَل أحدا يناوله إِيَّاه۔ (رَوَاهُ مُسلم)

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سات، آٹھ یا نو آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''کیا تم اللہ کے رسول کی بیعت نہیں کرتے؟'' اور ہم نے کچھ ہی عرصہ پہلے بیعت کی تھی۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم تو پہلے ہی بیعت کر چکے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر فرمایا ''تم اللہ کے رسول کی بیعت نہیں کرتے؟'' ہم نے عرض کیا ہم تو بیعت کر چکے ہیں، اب ہم کس چیز کی بیعت کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اس بات کی کہ تم خالص اللہ ہی کی عبادت کرتے رہو گے اور اس کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہیں کرو گے، اور پانچ نمازیں پڑھتے رہو گے اور اطاعت کرو گے''۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چپکے سے اور دبی زبان سے فرمایا ''اور لوگوں سے بالکل نہیں مانگو گے''۔ میں نے اس جماعت

کے ان لوگوں کو بارہا دیکھا ہے کہ اگر (سواری پر) ان کا کوڑا ہاتھ سے گر گیا تو بھی انہوں نے کسی سے یہ نہیں کہا کہ یہ مجھے پکڑا دینا۔ (مسلم)

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: من أَصَابَته فاقة فأنزلها بِالنَّاسِ لم تسد فاقته، وَمن أنزلهَا بِاللَّه أوشك الله لَهُ بالغنى، إِمَّا بِمَوْت عَاجل أَو غنى عَاجل۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حسن صَحِيحٌ غَرِيبٌ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جو کوئی فاقہ سے ہو، اور اس کا حال وتذکرہ لوگوں سے کردے تو اس سے اس کا فاقہ ختم نہیں ہوگا، اور جس نے اسے (اپنے اور) اللہ کے درمیان رکھا امید کی جاتی ہے کہ اللہ اسے غنی بنادے گا یا تو جلدی موت کی صورت میں یا پھر جلدا میری کی صورت میں"۔ (ابوداود، ترمذی)

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مولى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: من تكفل لي أَن لَا يسْأَل النَّاس شَيْئا وأتكفل لَهُ بِالْجنَّةِ، فَقَالَ ثَوْبَان: أَنا فَكَانَ لَا يسْأَل شَيْئا۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَاللَّفْظُ لِأَبِي دَاوُدَ)

حضرت ثوبان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ وہ

لوگوں سے کبھی کوئی سوال نہیں کرے گا میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ ثوبان کہتے کہ میں نے عرض کیا کہ "میں ضمانت دیتا ہوں۔ اس کے بعد وہ کبھی کسی سے کوئی سوال نہیں کرتے تھے"۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

عَن سَمُرَةَ بن جُندُب رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيهِ وَسلم: إِن الْمَسأَلَة كد يكد بهَا الرجل وَجهه إِلَّا أَن يسأَل الرجل سُلطَانا أَو فِي أَمر لَا بُد مِنهُ۔

(هٰكَذَا رَوَاهُ التِّرمِذِي وَقَالَ: حَدِيث حسن صَحِيح وَرَوَاهُ النَّسَائِي وَابْن مَاجَه بِنَحوِهِ)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سوال کرنے سے گویا آدمی اپنے منہ کو زخم سے داغی بنالیتا ہے۔ الا یہ کہ آدمی کوئی چیز بادشاہ سے مانگنے پر مجبور ہو جائے، یا کوئی ایسی بات ہو کہ بن مانگے اور کوئی چارہ کار نہ ہو"۔ (نسائی، ابن ماجہ)

عَن عَائِذ بن عمر رَضِيَ اللهُ عَنهُ أَن رجلا أَتَى النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَأَعطَاهُ، فَلَمَّا وضع رجله على أُسكُفَّة الْبَاب قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيهِ وَسلم: لَو تعلمُونَ مَا فِي الْمَسأَلَة مَا مَشى أحد إِلَى أحد يسأَله۔

(رَوَاهُ النَّسَائِي)

حضرت عائذ بن عمر رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ ایک آدمی نے آکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عطا کیا، جب جاتے ہوئے اس نے اپنا پاؤں دروازے کی کواڑ پر رکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر

لوگوں کو مانگنے کے نقصان کا پتہ ہوتا تو پھر کوئی کسی سے جا کر نہ مانگتا"۔ (نسائی)

فضل بر الوالدین

عَن عبد الله بن مَسعُود رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: سَأَلت النَّبِي صلى الله عَلَيهِ وَسلم: أَي الْعَمَل أحب إِلَى الله تَعَالَى؟ قَالَ: الصَّلَاة على وَقتهَا. قَالَ: ثمَّ أَي قَالَ: بر الْوَالِدين، قَالَ: ثمَّ أَي قَالَ: الْجِهَاد فِي سَبِيل الله. قَالَ: حَدثنِي بِهِن رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَلَو استزدته لزادني.

(أخرجاه)

والدین کے ساتھ نیکی کرنے کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا "اللہ کو سب سے زیادہ پیارا اور محبوب عمل کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا" اپنے وقت پر نماز پڑھنا" پھر کون؟ فرمایا" والدین کے ساتھ حسن سلوک" پھر کون؟ فرمایا" جہاد فی سبیل اللہ" انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ باتیں بتائیں اگر میں اور پوچھتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور بتا دیتے"۔ (بخاری و مسلم)

عَن أَبِي هُرَيرَة قَالَ: جَاءَ رجل إِلَى النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُول الله من أَحَق بِحسن صَحَابَتِي؟ قَالَ: أمك، قَالَ: ثمَّ من؟ قَالَ: أمك، قَالَ: ثمَّ من؟ قَالَ:

أمك. قَالَ: ثمَّ من؟ قَالَ: أَبوك۔

(أَخرجَاهُ وَهذَا لفظ البُخَارِي، وَفِي لفظ مُسلم. ثمَّ أدناك أدناك)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تمہاری ماں" اس نے کہا پھر کون ہے؟ فرمایا "تمہاری ماں" اس نے کہا پھر کون؟ فرمایا "تمہاری ماں" اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تمہارے والد"۔ یہ بخاری کے الفاظ ہیں، مسلم شریف کے الفاظ میں یہ بھی ہے پھر جو جتنا قریب ہے اتنا ہی اس کا حق ہے"۔

(بخاری ومسلم)

عَن عبد الله بن عمر رَضِي الله عَنهُمَا قَالَ: قَالَ رجل للنَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: أأجاهد؟ قَالَ: أَلَك أَبَوانِ؟ قَالَ: نعم. قَالَ: ففيهما فَجَاهد۔ (أَخرجَاهُ وَاللَّفْظ للبُخَارِي)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا "کیا میں جہاد کے لیے نکلوں" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا "کیا تمہارے والدین ہیں؟" اس نے جواب دیا "جی ہاں" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "انہی میں جہاد کرو...... (یعنی ان کی خدمت کر کے جہاد کا ثواب حاصل کرو"۔ (بخاری ومسلم)

عَن أبي هُرَيْرَة رَضِي الله عَنهُ، عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رغم أنفه، رغم أنفه، قيل: من يَا رَسُول

اللہ؟ قَالَ: من أدرك أحد أبَوَيْهِ عِنْد الْكبر أحدهمَا أَو كِلَاهُمَا فلم يدْخل الْجنَّة۔ (رَوَاہُ مُسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس کی ناک خاک آلود ہو، اس کی ناک خاک آلود ہو''۔ کہا گیا یارسول اللہ! کس کی؟ فرمایا: ''جس نے اپنے ماں باپ میں سے کسی ایک یا دونوں کو بڑھاپے کی عمر میں پایا اور (پھر خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہوسکا''۔ (مسلم)

عَن عبد الله بن عمر رَضِيَ الله عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول: إِن من أبر الْبر صلَة الرجل ود أَبِيه بعد أَن تولى۔ (أخرجه مُسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''آدمی کی بہترین نیکی، اس کے والد کی وفات کے بعد، ان کے دوستوں سے تعلق رکھنا ہے''۔ (مسلم)

عَن مُعَاوِيَة بن حيدة الْقشيرِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قلت يَا رَسُول الله من أبر؟ قَالَ: أمك، قَالَ: قلت: ثمَّ من؟ قَالَ: أمك، قَالَ: قلت: ثمَّ من؟ قَالَ: أمك، قَالَ: قلت: ثمَّ من؟ قَالَ: ثمَّ أَبَاك ثمَّ الْأَقْرَب أَقْرَب۔

(رَوَاہُ التِّرمِذِی وَقَالَ: حَدِیث حسن)

حضرت معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ میں نے کہا

یا رسول اللہ! کون زیادہ نیکی کا مستحق ہے؟ فرمایا ’’تمہاری ماں‘‘ میں نے پوچھا پھر کون؟ فرمایا ’’تمہاری ماں‘‘ میں نے پوچھا پھر کون؟ فرمایا ’’تمہاری ماں‘‘ میں نے پوچھا پھر کون؟ فرمایا ’’تمہارے والد‘‘ پھر وہ جو جتنا قریبی ہو‘‘۔ (ترمذی)

عَن عبد الله بن عمر رَضِي الله عَنهُمَا، عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رضَا الرب فِي رضَا الْوَالِد، وَسخط الله فِي سخط الْوَالِد۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِي)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’رب تعالیٰ کی رضا والد کی رضا میں، اور اللہ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے‘‘۔ (ابوداؤد و ترمذی)

عَن أبي الدَّرْدَاء رَضِي الله عَنهُ، أَن رجلا أَتَاهُ فَقَالَ: إِن لي امْرَأَة وَإِن أُمِّي تَأْمُرنِي بِطَلَاقِهَا، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاء: سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُول: الْوَالِد أَوسط أَبْوَاب الْجنَّة فأضع ذَلِك الْبَاب أَو احفظه۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَقَالَ: حَدِيث حسن صَحِيح)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اس نے کہا ’’میری ایک بیوی ہے اور میری ماں مجھے اس کو طلاق دینے کو کہتی ہیں۔ حضرت ابوالدرداء نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ’’والد جنت کا درمیانی دروازہ ہے چاہو تو اسے ڈھا دو یا اس کی حفاظت کرو‘‘۔ (ترمذی)

عَن كُلَيْب بن مَنْفَعَة عَن جده أَنه أَتَى النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُول الله من أبر؟ قَالَ: أمك وأباك وأختك وأخاك ومولاك الَّذِي يلِي ذَلِك حق وَاجِب ورحم مَوْصُولَة۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِي)

حضرت کلیب بن منفعہ رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا یارسول اللہ! نیکی کا زیادہ مستحق کون ہے؟ فرمایا: ”تمہاری ماں، تمہارے والد، تمہاری بہن، اور تمہارا بھائی اور تمہارا مولیٰ اور جو قریبی رشتہ داروں کے قریب تر ہو، (ہر ایک کا) حق واجب ہے اور صلہ رحمی کرنا ہے“۔ (ترمذی)

عَن أبي أسيد مَالك بن ربيعَة السَّاعِدِيّ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحن عِنْد رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رجل من بني سَلمَة فَقَالَ: يَا رَسُول الله هَل بَقِي من بر أَبَوي شَيْء أبرهما بِهِ بعد مَوْتهمَا؟ قَالَ: نعم الصَّلَاة عَلَيْهِمَا، وَالِاسْتِغْفَار لَهما، وإنفاذ عهدهما من بعدهمَا، وصلَة الرَّحِم لَا توصل إِلَّا بهما، وإكرام صديقهما۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لأبي دَاوُد)

حضرت ابو اسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں بیٹھے تھے کہ اتنے میں بنو سلمہ قبیلے کے ایک آدمی نے آکر پوچھا ”یارسول اللہ اپنے والدین کے دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی ان

کے ساتھ نیکی کرنا کیا میرے ذمہ باقی رہتا ہے؟ فرمایا ''ہاں'' ان کے لیے دعا کرنا، ان کی بخشش مانگتے رہنا، ان کے بعد ان کے عہد و پیمان کو پورا کرنا، اور ہمیشہ صلہ رحمی کرتے رہنا اور ان کے دوستوں کی عزت کرنا''۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

عَن أبي أُمَامَة رَضِيَ الله عَنهُ، أَن رجلا قَالَ: يَا رَسُول الله مَا حق الْوَالِدين على ولدهما؟ قَالَ: هما جنتك ونارك۔

(رَوَاهُ ابْن مَاجَه)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے پوچھا یارسول اللہ! والدین کا حق ان کی اولاد پر کیا ہے؟ فرمایا ''وہ دونوں تمہاری جنت بھی ہیں اور دوزخ بھی''۔ (ابن ماجہ)

فضل بر الْخَالَة

عَن بَرَاء بن عَازِب رَضِيَ الله عَنهُ، عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْخَالَة بِمَنْزِلَة الْأُم۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَقَالَ: حَدِيث صَحِيح)

خالہ کے ساتھ نیک سلوک کرنا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا ''خالہ ماں کی جگہ ہے''۔ (ترمذی)

عَن ابْن عمر رَضِيَ الله عَنْهُمَا أَن رجلا أَتَى النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُول الله إِنِّي أصبت ذَنبا عَظِيما فَهَل لي من تَوْبَة؟ قَالَ: هَل لَك من أم؟ قَالَ: لَا قَالَ:

أَلَكَ خَالَةٌ؟ قَالَ: نعم۔ قَالَ: فبرها۔ (رَوَاهُ التِّرمِذِی)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے، یا رسول اللہ! میں ایک بڑے گناہ کا شکار ہو گیا ہوں، کیا میرے لیے توبہ کی گنجائش ہے؟ فرمایا ''کیا تمہاری ماں ہے؟'' انہوں نے کہا ''نہیں'' فرمایا ''خالہ ہیں؟'' انہوں نے کہا ''ہاں'' فرمایا ''پھر ان کے ساتھ نیکی کا سلوک کرتے رہو''۔ (ترمذی)

فضل صلة الرَّحم

عَن أنس بن مَالك رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: من سره أَن يبسط عَلَيْهِ، وَفِي رِوَايَة فِي رزقه وينسأ فِي أَثَره فليصل رَحمَه۔

(أخرجاهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ)

صلہ رحمی کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جسے یہ پسند ہو کہ اس پر کشادگی کر دی جائے اور ایک روایت میں ہے کہ اس کا رزق کھلا کر دیا جائے اور اس کی موت بھلا دی جائے (دیر سے آئے) اسے چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے''۔ (بخاری ومسلم)

عَن جُبَير بن مطعم رَضِي الله عَنهُ، عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يدْخل الْجنَّة قَاطع۔ (أخرجاهُ)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا ''قطع تعلق کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا''۔

عَن عبد الرَّحْمٰن بن عَوف رَضِیَ اللهُ عَنهُ قَالَ: سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول: قَالَ الله: أَنَا الرَّحْمٰن وَهِيَ الرَّحِم شققت لَهَا من اسْمِي من وَصلهَا وصلته وَمن قطعهَا بتته۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِي وَقَالَ: حَدِيث صَحِيح وَاللَّفْظ لأبي دَاوُد)

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''اللہ کا فرمان ہے۔ میں رحمن ہوں اور یہ رحم ہے جسے میں نے اپنے نام سے نکالا ہے، جو اسے جوڑے گا میں اسے جوڑوں گا اور جو اسے کاٹے گا میں اسے توڑ دوں گا''۔ (ابوداؤد، ترمذی)

عَن أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول: من سره أَن يبسط لَهُ فِي رزقه وَأَن ينسأ لَهُ فِي أَثَره فَليصل رَحمَه۔ (أخرجه البُخَارِي)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''جسے یہ پسند ہو کہ اس کا رزق کھلا کر دیا جائے اور اس کی موت بھلا دی جائے اسے چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے''۔ (بخاری)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰى إِذَا فَرَغَ مِنْ خَلْقِهِ

قَالت الرّحم هٰذَا مَقام العائذ بك مِنَ القطعية، قال: نَعَمْ، أَمَا تَرْضين أَنْ أصلَ مَنْ وَصَلَكَ، وَأَقْطع مَنْ قَطَعكَ؟ قَالتْ: بَلٰى يَارب، قال: فَهُو لكَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاقرأوا إِنْ شِئْتُمْ ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوْا فِي الأَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا أَرْحَامَكُمْ﴾ (أخرجاه وهذا لفظ البخاري)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''یقیناً مخلوقات کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے جب اللہ تعالیٰ پیدا کر چکا تو رحم نے درخواست کی پروردگار! قطع رحمی سے آپ کے ساتھ پناہ لینے والے کا یہ مقام ہے'' فرمایا ''ہاں'' کیا تو اس پر راضی نہیں کہ میں اسے ملاؤں جو تجھے ملائے رکھے اور اسے کاٹ دوں جو تجھے کاٹ دے، رحم نے کہا ''اے میرے رب! کیوں نہیں'' اللہ نے فرمایا ''پس وہ تمہارے لیے ہوگیا'' رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر چاہو تو قرآنی آیت پڑھ کر دیکھ لو ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوْا فِي الأَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا أَرْحَامَكُمْ﴾ ترجمہ: ''تو کیا تم سے یہ تو [illegible] ہے کہ اگر تمہیں حکومت مل جائے تو زمین میں فساد کرو اپنی رشتہ داریوں کو قطع کرو''۔ (بخاری ومسلم)

عَنْ أَبِيْ هرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الرّحم شجنة مِنَ الرَّحْمٰن، فَقَالَ اللّٰه مَنْ

وَصَلَكَ وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَكَ قَطَعْتُهُ۔ (أخرجه البخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، فرمایا ''یقیناً رحم رحمٰن سے ہے، اللہ کا فرمان ہے کہ جو تجھے ملائے گا میں اسے ملاؤں گا اور تجھے کاٹے میں اسے کاٹ دوں گا''۔ (بخاری)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرحم شجنة، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهُ۔ (أخرجاه بمعناه)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں رحم (رشتہ) رحمٰن سے ہے۔ جو اسے ملائے گا میں اسے ملاؤں گا اور جو اسے کاٹے گا میں اسے کاٹوں گا''۔ (بخاری ومسلم)

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَیْسَ الْوَاصِلُ بِالْمکافِیِ لٰکِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِیْ إِذَا قطعت رَحمه وَصَلها۔ (أخرجه البخاری)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بدلہ دینے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے۔ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ اس کے ساتھ قطع رحمی کی جائے اور وہ (پھر بھی) صلہ رحمی کرے''۔ (بخاری)

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ یَارَسُوْلَ اللهِ ان لی قرابة أصلهم ویقطعونی،وأحسن الیهم

ویسیئون الی، وأحلم عنهم ویجهلون علی، فقال: لئن كُنْتُ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تسفهم الملّ، وَلَايَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَّا دُمْتَ عَلَىٰ ذٰلِكَ۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے ایک شخص نے (آکر) کہا یا رسول اللہ! میرے رشتہ دار مجھ سے قطع تعلق کرتے ہیں اور میں ان سے مل کر رہتا ہوں، میں ان سے اچھا برتاؤ کرتا ہوں اور وہ برے پیش آتے ہیں، میں بردباری سے کام لیتا ہوں اور وہ جہالت پر اتر آتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اگر تم ویسے ہی ہو جیسے تم نے کہا ہے تو گویا تم ان کے منہ میں خاک ڈال رہے ہو اور ہمیشہ تمہارے ساتھ اللہ کی طرف سے ایک مددگار (فرشتہ) رہے گا جب تک تم اسی طرح رہو گے“۔ (مسلم)

عَنْ عَبْدِاللهِ بن عمر رضى اللهُ عَنْهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحمنُ، اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الأَرْضِ يَرْحمكُم مَنْ فِي السَّمَاءِ، الرحم شجنة مِنَ الرَّحمنِ، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصله اللهُ، وَمنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللهُ۔

(أخرجه هكذا الترمذي وقال حديث حسن صحيح وأخرج أبوداؤد أوله)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”رحم کرنے والوں پر رحمن رحم کرتا ہے، زمین والوں پر تم رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا، رحم کا نام اللہ کے نام رحمن سے ہے، جو اسے ملائے گا اللہ اسے ملائے گا اور جو اسے کاٹے گا اللہ اسے کاٹ دے گا“۔ (ترمذی، ابوداؤد)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تعلّموا أنْسَابَكُمْ مَا تصلون بِهِ أرْحَامَكُمْ فَإِنَّ صلَةَ الرّحم صبحة فِي الأهْلِ، مثراة فِي الْمَال، مَنْسأة فِي الأثرِ۔ (رواه الترمذي وقال حديث غريب)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اپنے انساب (خاندان) کا علم حاصل کرو جس سے اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرسکو، اس لیے کہ صلہ رحمی خاندان میں اچھی ہم نشینی اور محبت کا ذریعہ، مال میں کثرت کا ذریعہ اور موت میں دیر کا سبب ہے''۔ (ترمذی)

فضل السّعي على الأرملة واليتيم وَالْبَنَات وَالْأَخَوات

عَن أَبِي هُرَيْرَة رَضِي الله عَنهُ، عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: السَّاعِي على الأرملة والمسكين كالمجاهد فِي سَبِيل الله، وَأَحْسبهُ قَالَ: وكالقائم لَا يفتر، وكالصائم لَا يفْطر۔ أخرجه البُخَارِي وَمُسلم وَفِي لفظ البُخَارِي، أَو كَالَّذِي يَصُوم النَّهَار وَيقوم اللَّيْل۔

بیوہ، یتیم بچیوں اور بہنوں کی خیر خبر لینے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بیوہ اور مسکین کی خیر خبر لینے والا مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ہے۔ یا میرے خیال میں یوں فرمایا وہ ہمیشہ شب بیدار رہنے والے کی طرح ہے اور ایسے روزہ دار کی طرح ہے جو روزہ چھوڑتا نہیں (کہ ہمیشہ روزہ سے ہوتا ہے) بخاری شریف کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں، وہ اس روزہ دار کی طرح ہے جو دن کو روزہ سے ہوتا ہے اور رات کو کھڑے ہو کر عبادت کرتا ہے"۔ (بخاری و مسلم)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: كافل الْيَتِيم لَهُ أَو لغيره. أَنَا وَهُوَ كهاتين فِي الْجنَّة. وَأَشَارَ الرَّاوِي بالسبابة وَالْوُسْطى۔
(رَوَاهُ مُسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یتیم کی کفالت کرنے والا اور میں جنت میں ساتھ ساتھ ہوں گے جیسے اشارہ کی انگلی اور درمیانی انگلی ساتھ ساتھ ہیں"۔ (بخاری و مسلم)

عَنْ عبد الله بن عَبَّاس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: من قبض يَتِيما من بَين أَبَوَيْهِ إِلَى طَعَامه وَشَرَابه أدخلهُ اللهُ الْجنَّة الْبَتَّةَ إِلَّا أَن يعْمل ذَنبا لَا يغْفر۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’جس شخص نے کسی مسلمان یتیم بچے کو اٹھالیا (اور) اپنے کھانے پینے میں ساتھ ملالیا تو اللہ تعالیٰ ضرور اسے جنت میں داخل کریں گے مگر یہ کہ اس نے کوئی نا قابل معافی گناہ (شرک) کیا ہو‘‘۔ (ترمذی)

عَن سھل بن سعد رَضِیَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلی الله عَلَيهِ وَسلم: أَنَا وكافل الْيَتِيم فِي الْجنَّة هَكَذَا، وَقَالَ بِأُصْبُعَيهِ السبابة وَالْوُسطى۔ (رَوَاهُ البُخَارِی)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’میں اور یتیم کی کفالت و پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ساتھ ساتھ ہوں گے جیسے ہاتھ کے اشارہ والی انگلی اور درمیانی انگلی‘‘۔ (بخاری)

عَن عَائِشَة قَالَت: جَاءَتنِي امْرَأَة مَعهَا ابنتان تَسأَلنِي فَلم تجِد عِندِي غير تَمرَة وَاحِدَة، فأعطيتها إِيَّاهَا فقسمتها بَين ابنتيها، ثمَّ قَامَت فَخرجت، فَدخل النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثته فَقَالَ: من بلي من هَذِه الْبَنَات بِشَيْء فَأحْسن إِلَيْهِنَّ كن لَهُ سترا من النَّار۔
(أخرجاهُ بِنَحوِهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت اپنی دو بیٹیوں کے ساتھ آئی اور مانگنے لگی۔ اسے میرے ہاں سے ایک کھجور کے علاوہ کچھ نہ ملا، میں نے وہی کھجور اسے دے دی اس نے وہ کھجور اپنی دو بیٹیوں کے درمیان تقسیم کردی۔ پھر چلی گئی، اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے

آئے اور میں نے یہ واقعہ ان سے بیان کیا تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو کوئی ان بچیوں کی آزمائش میں ڈال دیا گیا، اور اس نے ان سے حسن سلوک کیا تو وہ بچیاں اس کے اور دوزخ کی آگ کے درمیان پردہ بن جائیں گی''۔ (بخاری ومسلم)

عَنْ أنس بن مَالك رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: من عَال جاريتين حَتّٰى تبلغا جَاءَ يَوْم الْقِيَامَة أَنا وَهُوَ، وَضم أَصَابِعه. رَوَاهُ مُسلم وَالتِّرْمِذِي وَلَفظه: من عَال جاريتين دخلت أَنا وَهُوَ فِي الْجنَّة كهاتين، وَأَشَار بِأُصْبُعَيْهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے دو بچیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہوگئیں وہ آدمی اور میں قیامت کے دن ساتھ ہوں گے اور آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے اپنی انگلیاں ملا کر فرمایا (ایسے ساتھ ساتھ ہوں گے) یہ روایت مسلم کی ہے، ترمذی میں یوں ہے کہ ''جس نے دو بچیوں کی پرورش کی میں اور وہ جنت میں ایسے داخل ہوں گے...... آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے اپنی انگلیوں کے اشارے سے بتایا''۔

عَن أبي سعيد الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ الله صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يكون لأحد كم ثَلَاث بَنَات أَو ثَلَاث أَخَوَات فَيحسن إِلَيْهِنَّ إِلَّا دخل الْجنَّة. وَفِي رِوَايَة: أَو ابنتان أَو أختان فَأحْسن صحبتهن وَاتَّقى

اللہ فِیهِنَّ، فَلَهُ الْجَنَّةَ۔رَوَاهُ التِّرْمِذِی وَأَبُو دَاوُد بِنَحْوِهِ وَفِیه،وزوجهن۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم میں سے کسی شخص کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں، اور وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرے تو بس وہ جنت میں جائے گا''۔ ایک دوسری روایت میں دو بیٹیوں اور دو بہنوں کا ذکر آیا ہے کہ ان کے ساتھ اچھائی سے پیش آتا رہا اور ان کے بارے میں اللہ سے ڈرتا رہا پس اس کے لیے جنت ہے''۔ (ترمذی وابوداوٗد) ابوداوٗد میں یہ ہے کہ ان کی شادیاں بھی کردیں تو''۔

عَن ابْن عَبَّاس رَضِی الله عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلی الله عَلَيْهِ وَسلم: من كَانَت لَهُ أُنْثَى فَلم يئدها وَلم يهنها وَلم يُؤثر وَلَده عَلَيْهَا، قَالَ، يَعْنِي الذُّكُور، أدخلهُ الله الْجنَّة۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُد)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص کی بیٹی ہو، وہ اسے زندہ درگور کرے نہ اسے حقیر سمجھے اور نہ بیٹوں کو اس پر ترجیح دے۔ تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا''۔
(ابوداوٗد)

عَن عَوْف بن مَالك الْأَشْجَعِيّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلی الله عَلَيْهِ وَسلم: أَنا وَامْرَأَة سفعاء الْخَدين كهاتين يَوْم الْقِيَامَة، وأومى بعض الروَاة

بالسبابة وَالْوُسْطى، امْرَأَة آمت من زَوجهَا ذات منصب وجمال حبست نَفسهَا على يتاماها حَتّٰى بانوا وماتوا۔
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُد)

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں اور عورت جس کے رخسار (بچوں کی خدمت اور گھر کے کام کاج کی وجہ سے) کالے پڑ گئے ہوں قیامت کے دن (انگلیوں کی طرح) قریب قریب ہوں گے''۔ وہ عورت جو شوہر کی وفات کی وجہ سے بیوہ ہوگئی، وہ صاحب حیثیت اور خوبصورت تھی اس نے اپنے یتیم بچوں کی وجہ سے اپنے آپ کو روکے رکھا (شادی نہیں کی) یہاں تک کہ وہ بڑے ہو کر کام کاج میں لگ گئے یا اللہ کو پیارے ہو گئے''۔ (ابوداؤد)

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَسَحَ على رَأْس يَتِيم لم يمسحه إِلَّا لله كَانَ فِي كل شَعْرَة مرت عَلَيْهَا يَده حَسَنَات، وَمن أحسن إِلَى يتيمة أَو يَتِيم عِنْده كنت أَنا وَهُوَ فِي الْجَنَّة كهاتين، وَفرق بَين إصبعيه السبابَة وَالْوُسْطى۔ (أخرجه الإمام أحمد)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے محض اللہ کی رضا کے لیے کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا، اس کے ہاتھ کے نیچے آنے والے ہر ہر بال کے بدلے اسے نیکیاں ملیں گی، اور جس کسی نے کسی یتیم بچے یا بچی کو اپنے گھر میں رکھا اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا، میں

اور وہ جنت میں اتنے قریب قریب ہوں گے جیسے ہاتھ کے اشارہ کرنے والی اور درمیانی انگلیاں (ایک دوسرے کے قریب ہیں)"۔ (احمد)

عَن عقبَۃ بن عَامر رَضِیَ اللہُ عَنہُ قَالَ: سَمِعت رَسُول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَقُول: من کَانَ لَہُ ثَلَاث بَنَات فَصبر عَلَیہِنَّ وأطعمھن وسقاھن و کساھن من جدتہ کن لَہُ حِجَابا یَوم القِیَامَۃ من النَّار۔ (رَوَاہُ ابن مَاجہ)

حضرت □ بن عامر رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "جس کسی کی تین بیٹیاں ہوں، اور ان پر اس نے صبر کیا انہیں اپنی توفیق اور گنجائش کے مطابق کھلایا پلایا اور پہنایا وہ قیامت کے دن اس کے لیے دوزخ کی آگ سے حجاب (پردہ) بن جائیں گی"۔ (ابن ماجہ)

عَن ابْن عَبَّاس رَضِی اللہ عَنھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُول اللہ صلی اللہ عَلَیہِ وَسلم: مَا من رجل تدْرك لَہُ ابنتان فَیحسن إِلَیہِمَا مَا صحبتاہ إِلَّا أدخلتاہ الجنَّۃ۔ (رَوَاہُ ابن مَاجہ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جس کسی کی دو بیٹیاں ہوں اور جب تک وہ اس کے پاس رہیں یا یہ ان کے پاس رہا ان سے اچھا سلوک ہی کرتا رہا، اسے جنت میں پہنچا کے ہی رہیں گی"۔ (ابن ماجہ)

وروی أَیضاً عَن عبد اللہ بن عَبَّاس رَضِی اللہ عَنہُمَا

قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلی الله عَلَيْهِ وَسلم: من عَالَ ثَلَاثَة من الْأَيْتَام كَانَ كمن قَامَ ليله وَصَامَ نَهَاره وَغدا وَرَاح شاهرا سَيْفه فِي سَبِيل الله وَكنت أَنا وَهُوَ فِي الْجنَّة أَخَوَيْنِ كهاتين أختان، وألصق إصبعيه السبابة وَالْوُسْطَى۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس کسی نے تین یتیموں کی پرورش کی وہ اس شخص کی طرح ہے جو راتوں کو کھڑے ہو کر عبادت کرتا اور دن کو روزہ رکھتا ہے اور صبح وشام اللہ کی راہ میں تلوار سونت کر نکلتا ہے، میں اور وہ جنت میں ہاتھ کی اشارہ والی انگلی اور درمیان والی انگلی کی طرح بالکل ساتھ ساتھ ہوں گے''۔ (ابن ماجہ)

فضل الْقَرْض

عَن عبد الله بن مَسْعُود رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا من مُسلم يُقْرض مُسلما قرضا مرَّتَيْنِ إِلَّا كَانَ كصدقتها مرّة۔ (رَوَاهُ ابْن مَاجه)

قرض دینے کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو مسلمان بندہ کسی دوسرے مسلمان کو دوبارہ قرض دے گا وہ ایسے ہے جیسے اس نے ایک بار صدقہ دے دیا''۔ (ابن ماجہ)

وروى أيضا عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: رأيت ليلة أسري بي على باب الجنة مكتوبا الصدقة بعشر أمثالها، والقرض بثمانية عشر، فقلت: يا جبريل ما بال القرض أفضل من الصدقة، قال: لأن السائل يسأل وعنده، والمستقرض لا يستقرض إلا من حاجة.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں نے معراج کی رات جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ صدقہ کا ثواب دس گنا ہے، اور قرض کا اٹھارہ گنا، میں نے جبریل سے پوچھا قرض دینا صدقہ سے کیسے افضل ہوگیا؟ انہوں نے بتایا کہ جب سوال کرنے والا سوال کرتا ہے تو اس کے پاس ہوتا ہے اور قرض لینے والا بغیر ضرورت کے قرض نہیں لیتا"۔

فضل من أنظر معسرا أو تجاوز عنه

عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: كان رجل يداين الناس، فكان يقول لفتاه إذا أتيت معسرا فتجاوز عنه لعل الله يتجاوز عنا، فلقي الله نتجاوز عنه. (أخرجاه في الصحيحين)

جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی یا قرض معاف کردیا اس کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک آدمی لوگوں سے قرض کے لین دین کا معاملہ کیا کرتا تھا، اس نے اپنے لڑکوں سے کہہ رکھا تھا اگر کوئی تنگدست آئے تو اسے معاف کردینا شاید ہمیں بھی اللہ معاف کردے وہ فوت ہوگیا اور اللہ نے اسے معاف کردیا"۔

(بخاری و مسلم)

عَن أبي قَتَادَة أَنه طلب غريما لَهُ فتوارى عَنهُ ثمَّ وجده فَقَالَ: إِنِّي مُعسر قَالَ آللَّهُ قَالَ: فَإِنِّي سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول: من سره أَن ينجيه الله عزوَجل من كرب يَوْم الْقِيَامَة فلينفس عَن مُعسر أَو يضع لَهُ۔ (رَوَاهُ مُسلم)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ انہوں نے اپنے مقروض کو طلب کیا تو وہ ان سے چھپ گیا، پھر وہ انہیں مل گیا اور اس نے کہا کہ میں تنگ دست ہوں۔ انہوں نے پوچھا بخدا یہی بات ہے، بخدا یہی بات ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "جو شخص پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کی تکلیفوں سے نجات دے، اسے چاہیے کہ تنگ دست کو مہلت دے یا اسے (اپنا قرض) چھوڑ دے"۔ (مسلم)

عن أبي مسعود رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: حوسب رجل ممن كان قبلكم فلم

يوجد له من الخير شيء الا أنه كان يخالط الناس وكان موسرا وكان يأمر غلمانه أن يتجاوزوا عن المعسر، قال الله عزوجل: نحن أحق بذالك منه، تجاوزوا عنه۔

(رواه مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کا (مرنے کے بعد) حساب وکتاب ہوا تو انہیں اس کی کوئی نیکی نہ ملی، الا یہ کہ وہ لوگوں سے میل جول رکھتا تھا، مالی لحاظ سے خوشحال تھا، اپنے لڑکوں کو اس نے حکم دے رکھا تھا کہ تنگدست سے درگزر کرتے رہو"۔ اللہ نے فرمایا اس (درگزر کرنے) کا ہم زیادہ حق رکھتے ہیں (اے فرشتو!) اس آدمی سے بھی درگزر کرو"۔ (معاف کردو)۔

(مسلم)

عن حذيفة رضى الله عنه قال، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان رجلا مات فدخل الجنة، فقيل له: ما كنت تعمل فاما ذكروا واما ذكر، فقال: انى كنت أبايع الناس فكنت أنظر المعسر وأتجوز فى السكة أو فى النقد، فغفر له، فقال أبومسعود رضى الله عنه: وأنا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "ایک آدمی کا انتقال ہوا اور وہ جنت میں پہنچ گیا، اس کو کہا گیا تم کون

سا ایسا کام کیا کرتے تھے راوی کہتے ہیں کہ یا تو لوگوں نے ذکر کیا یا اس نے خود بتایا اور اس نے کہا کہ میں لوگوں سے خرید وفروخت کا معاملہ کیا کرتا تھا اور میں تنگدست کو مہلت دے دیتا اور نقدی کے سلسلہ میں درگزر کردیا کرتا تھا، چشم پوشی کرتے ہوئے جو کسی نے دیا رکھ لیا پس اللہ نے اس کی مغفرت کردی ..... ابو مسعود کا کہنا ہے کہ میں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے ہی سنا ہے"۔ (احمد)

عن أبي البشر قال: أشهد بصر عيني هاتين ووضع اصبعيه على عينيه، وسمع أذني هاتين، ووعاه قلبي هذا وأشار الى مناط قلبه، رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقول: من أنظر معسرا أو وضع عنه أظله الله في ظله۔ (رواه مسلم)

حضرت ابوالبشر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں اپنی دو آنکھوں، دو کانوں کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ انہوں نے دیکھا، سنا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "جس کسی نے کسی تنگدست کو مہلت دی یا قرض اس کو معاف کردیا، اللہ تعالیٰ اسے اپنے سایہ رحمت میں جگہ دیں گے"۔ (مسلم)

عن بريدة الأسلمي رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من أنظر معسرا كان له بكل يوم صدقة، ومن أنظره بعد حله كان له مثله في كل يوم صدقة۔ رواه الامام أحمد وابن ماجة، وهذا لفظ ابن ماجة، ولفظ الامام أحمد قال: سمعت رسول الله صلى

الله عليه وسلم يقول: من أنظر معسرا فله بكل يوم مثله صدقة. قال ثم سمعته يقول: من أنظر معسرا فله بكل يوم مثليه صدقة قبل أن يحل للدين، فاذا حل الدين فأنظره فله بكل يوم مثليه صدقة۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' جس کسی نے کسی تنگدست کو مہلت دی (مہلت دیئے ہوئے دنوں میں سے) اسے بھی اسی کی طرح ہر دن میں صدقہ کا ثواب ملے گا، اور جس نے وقت مقررہ کے بعد اسے مہلت دی اسے بھی اسی کی طرح ہر دن میں صدقہ کا ثواب ملے گا، یہ احمد وابن ماجہ کی روایت ہے، الفاظ ابن ماجہ کے ہیں..... امام احمد کی روایت کے الفاظ یوں ہیں ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ '' جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی اسے ہر دن کے بدلے صدقہ کا ثواب ملے گا''۔ اور یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ '' جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی اسے وقت مقررہ سے پہلے ہر دن کے بدلے ڈبل ثواب ملے گا اور وقت کے بعد مہلت دینے پر، ہر دن کے بدلے ڈبل ثواب ملے گا''۔

فائدہ ثواب میں اضافہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہی تو ہے جتنا چاہے عطا فرمادے۔

كِتَابُ الْحَجِّ

فَضَائِلِ الْحَجِّ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: أَيُّ الأَعْمَالِ أفضل؟ قَالَ: إِيمَانٌ بِاللّٰه وَرَسُوله، قيل: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: جِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللّٰه؟ قيل: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: حَجٌّ مَبْرُورٌ.

فضائل حج

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا ''اعمال میں سے کونسا سب سے بہتر ہے؟'' فرمایا ''اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لانا'' کہا گیا پھر کونسا؟ فرمایا ''جہاد فی سبیل اللہ، عرض کیا ''پھر'' فرمایا ''مقبول حج''۔

أَخْرَجَاهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ. وَعنهُ قَالَ: سَمِعت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: من حج لله فَلَم يرفث وَلم يفسق رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَته أمه. (أخرجاهُ)

انہی سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''جس آدمی نے حج کیا اور اس میں نہ تو کسی شہوانی اور فحش بات کا ارتکاب کیا اور نہ اللہ کی کوئی نافرمانی کی تو وہ گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو کر واپس ہوگا جیسا اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا''۔

(بخاری ومسلم)

عَن ابْن عَبَّاس رَضِي الله عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: تابعوا بَين الْحَج وَالْعمْرَة فَإِنَّهُمَا ينفيان الْفقر والذنوب كَمَا يَنْفِي الْكِير خبث الْحَدِيد۔
(رَوَاهُ النَّسَائِي)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”پے درپے (بار بار) حج اور عمرہ کیا کرو۔ کیونکہ حج اور عمرہ دونوں فقر ومحتاجی اور گناہوں کو اس طرح دور کردیتے ہیں جیسے لوہار کی بھٹی لوہے کے میل کچیل کو دور کردیتی ہے“۔ (نسائی)

عَن عبد الله بن مَسْعُود رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: تابعوا بَين الْحَج وَالْعمْرَة فَإِنَّهُمَا ينفيان الْفقر والذنوب كَمَا يَنْفِي الْكِير خبث الْحَدِيد وَالذَّهَب وَالْفِضَّة، وَلَيْسَ للحجة المبرور ثَوَاب إِلَّا الْجنَّة۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيوَالتِّرْمِذِي وَقَالَ: حَدِيث حسن صَحِيح غَرِيب)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بار بار حج اور عمرہ کیا کرو کیونکہ حج اور عمرہ فقر ومحتاجی اور گناہوں کو اس طرح دور کردیتے ہیں جس طرح لوہار اور سنار کی بھٹی لوہے اور سونے چاندی کا میل کچیل دور کردیتی ہے۔ اور مقبول حج کا صلہ اور ثواب تو بس جنت ہی ہے“۔ (نسائی، ترمذی)

عَن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْحَاج والعمار وَفد الله، إِن دَعوه أجابهم وَإِن استغفروه غفر لَهُم. (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں، اگر وہ اللہ سے دعا کریں تو وہ ان کی دعا قبول فرمائے اور اگر اس سے مغفرت مانگیں تو وہ ان کی مغفرت فرمائے''۔ (ابن ماجہ)

وروى عَن ابْن عمر رَضِي الله عَنْهُمَا عَن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: الْغَازِي سَبِيل الله والحاج والمعتمر وَفد الله، دعاهم فَأَجَابُوهُ، وسألوه فَأَعْطَاهُمْ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ کی راہ کا غازی، عمرہ کرنے والا اور حاجی اللہ کے مہمان ہیں، اس سے دعا کریں تو قبول کرے، مانگیں تو عطا کرے''۔ (ابن ماجہ)

عَن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: الْعمرَة إِلَى الْعمرَة كَفَّارَة لما بَينهمَا، وَالْحج المبرور لَيْسَ لَهُ جَزَاء إِلَّا الْجنَّة. (أَخرجَاهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک ان کے درمیان کے گناہوں کا

کفارہ ہوجاتا ہے، مقبول ومخلصانہ حج کا بدلہ تو بس جنت ہی ہے‘‘۔ (بخاری ومسلم)

وَعَن أبي هُرَيرَة رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيهِ وَسلم: وَفد الله ثَلَاثَة: الْغَازِي، والحاج والمعتمر۔ (رَوَاهُ النَّسَائِي)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’اللہ کے مہمان تین ہیں، غازی، حاجی اور عمرہ کرنے والا‘‘۔ (نسائی)

عَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تابعوا بَين الْحَج وَالْعمرَة فَإِن الْمُتَابَعَة بَينهمَا تَنْفِي الْفقر وَالذُّنُوب كَمَا يَنْفِي الْكِير خبث الْحَدِيد۔ (رَوَاهُ ابْن مَاجه)

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’بار بار حج اور عمرہ کیا کرو، کیونکہ ان دونوں کا پے در پے کرنا غربت اور گناہوں کو اس طرح دور کردیتا ہے جیسے لوہار کی بھٹی لوہے کے میل کچیل کو‘‘۔ (ابن ماجہ)

فضل التَّلْبِيَة

عَن زيد بن خَالِد الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيهِ وَسلم: جَاءَنِي جِبْرِيل فَقَالَ: يَا مُحَمَّد مُرْ أَصْحَابك فَلْيَرْفَعُوا أَصْوَاتهم بِالتَّلْبِيَةِ فَإِنَّهَا من شعار

اَلْحَجّ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه)

تلبیہ کی فضیلت

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''میرے پاس جبریلؑ آئے انہوں نے کہا ''اے محمد! اپنے ساتھیوں کو حکم دیجئے وہ بلند آواز سے تلبیہ (لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ) پڑھیں کیونکہ یہ حج کا شعار (امتیازی وصف) ہے''۔ (ابن ماجہ)

عَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: مَا من مُسلم يُلَبِّي إِلَّا لبّى مَا عَن يَمِينه وَعَن شِمَاله من حجر أَو شجر أَو مدر حَتَّى تَنْقَطِع الْأَرْض من هَهُنَا وَهَهُنَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَابْنُ مَاجَه)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ کا مؤمن بندہ جب تلبیہ پڑھتا ہے تو اس کے داہنی طرف اور بائیں طرف اللہ کی جو بھی مخلوق ہوتی ہے خواہ بے جان پتھر یا درخت یا ڈھیلے ہی ہوں وہ بھی اس بندے کے ساتھ لبیک کہتی ہیں یہاں تک کہ زمین اس طرف اور اس طرف سے تمام ہو جاتی ہے''۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

عَنْ أَبِي بكر الصّديق رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ: أَى الْأَعْمَال أفضل؟ قَالَ: الحج

والثج. (رَوَاہُ التِّرمِذِی وَابن مَاجہ)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ''بہترین عمل کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا'' بلند آواز سے لبیک کہنا اور جانور قربان کرنا''۔

عَنْ جَابر بن عبد الله رَضِي الله عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم :مَا من محرم يُضحى لله يَوْمه يُلَبِّى حَتَّى تغيب الشَّمْس إِلَّا غَابَتْ بذنوبه فَعَاد كَمَا وَلدته أمه. (رَوَاہُ ابن مَاجہ)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' جس احرام والے نے چاشت سے لیکر سورج غروب ہونے تک اس دن تلبیہ پڑھا تو وہ اس حال میں ہو جائے گا جیسے اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ (یعنی گناہوں سے پاک)۔ (ابن ماجہ)

فضل الْوُقُوف بِعَرَفَة

عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ يَوْم يعتقُ اللهُ أَكْثَرَ مِنْ أَن يعتق اللهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْه عَبْدا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَأنه ليدنو ثُمَّ يُبَاهِى بِهِمُ الْمَلائِكَةَ فَيَقُوْلُ مَا أَرَادَ هٰؤلاءِ.

(رواہ مسلم)

عرفات میں ٹھہرنے کی فضیلت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کوئی دن ایسا نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن سے زیادہ اپنے بندوں کے بہت ہی قریب ہوجاتا ہے، اور ان پر فخر کرتے ہوئے فرشتوں سے کہتا ہے دیکھتے ہو میرے یہ بندے کس مقصد سے یہاں آئے ہیں"۔؟ (مسلم)

فضل الدعاء بعرفة والمزدلفة

عَن عَبَّاس بن مرداس رَضِيَ اللهُ عَنهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى الله عَلَيهِ وَسَلَّمَ دَعَا لأمته عَشِيَّة عَرَفَة بالمغفرة، فَأُجِيب أَنِّي غفرت لَهُم مَا خلا الظَّالِم فَإِنِّي آخذ للمظلوم مِنهُ، قَالَ: أَي رب إِن شِئْت أَعْطَيْت للمظلوم من الْجنَّة وغفرت للظالم، فَلم يجب عشيته، فَلَمَّا أصبح بِالْمُزْدَلِفَةِ أعَاد الدُّعَاء فَأُجِيب إِلَى مَا سَأَلَ، قَالَ: فَضَحِك رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَو قَالَ: تَبَسم، فَقَالَ أَبُو بكر وَعمر رَضِي الله عَنهُمَا: بِأبي أَنْت وَأمي إِن هَذِه لساعة مَا كنت تضحك فِيهَا، فَمَا الَّذِي يضحكك أضْحك الله سنك؟ قَالَ: إِن عَدو الله إِبْلِيس لما علم أَن الله عز وَجل قد استَجَابَ دعائي، وَغفر لأمتي، أَخذ التُّرَاب يحثو على رَأسه وَيَدْعُو بِالْوَيْلِ وَالثُّبُور

فأضحكني مَا رَأَيت من جزعه۔ (أخرجه ابن مَاجَه)

عرفہ اور مزدلفہ میں دعا کی فضیلت

حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام کو اپنی امت کے لیے مغفرت کی دعا کی پس جواب آیا کہ بیشک میں نے ان کی مغفرت کردی سوائے ظالم کے یقینا میں ظالم سے مظلوم کے لیے بدلہ لوں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے التجا کی اے میرے رب! اگر آپ چاہیں تو مظلوم کو جنت میں سے عطیہ دے دیں اور ظالم کی مغفرت فرمادیں، لیکن اس شام (عرفہ کی) یہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ (پھر) مزدلفہ میں صبح ہوئی تو آپ نے پھر وہی دعا کی چنانچہ آپ نے جو مانگا اسے پورا کردیا گیا۔ راوی کا کہنا ہے کہ آپ خوشی سے ہنس پڑے یا مسکرانے لگے۔ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے آپ سے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمارے ماں باپ قربان ہوں، یہ آپ کے ہنسنے کا وقت تو نہیں ہے، آپ کو کس چیز نے ہنسایا، اللہ تعالیٰ آپ کو ہنستا ہی رکھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے دشمن ابلیس کو جب یہ معلوم ہوا کہ اللہ نے میری دعا قبول کرلی ہے اور میری امت کی مغفرت فرمادی ہے تو اس نے (از راہ افسوس) اپنے سر پر مٹی ڈالنی شروع کردی۔ اور وہ اپنی ہلاکت و بربادی کا واویلا کر رہا تھا اس کی اس گھبراہٹ پر مجھے ہنسی آگئی"۔

فضل استلام الرُّكْنَيْنِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ الله عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: ليَأْتِيَن هٰذَا الحجر يَوْم الْقِيَامَة

وَله عينان يبصر بهما وَلِسَانًا ينطق بِهِ يشهد على من استلمه بحق۔ (رَوَاهُ ابن مَاجه وَالتِّرمِذِي وَقَالَ: حَدِيث حسن صَحِيح)

حجر اسود اور رکن یمانی کے استلام کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے دن اس حجر اسود کو لایا جائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جس سے وہ دیکھے گا، اور زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا، اور جن بندوں نے اس کا استلام کیا ہوگا ان کے حق میں سچی شہادت دے گا''۔

(ابن ماجہ، ترمذی)

عَن ابْن عَبَّاس رَضِي الله عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: نزل الْحجر الأسود من الْجنَّة وَهُوَ أَشد بَيَاضًا من اللَّبن، فسودته خطايا بني آدم۔

(رَوَاهُ التِّرمِذِي وَقَالَ: حَدِيث صَحِيح)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''حجر اسود جب جنت سے اتارا گیا تو اس وقت وہ دودھ سے زیادہ سفید تھا، بنی آدم کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا''۔ (ترمذی)

عَن عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنه قيل لَهُ: مَا أَرَاك تستلم إِلَّا هذَيْن الرُّكْنَيْنِ قَالَ: إِنِّي سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول: إِن مسحهما يحط الْخَطِيئَة۔

(رَوَاهُ النَّسَائِي)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ میں آپ کو ان دونوں (رکن یمانی، حجراسود) کا استلام کرتے ہوئے ہی دیکھتا ہوں۔ انہوں نے کہا "میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "ان دونوں کو چھونا گناہوں کو مٹا دیتا ہے"۔ (نسائی)

عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: اِنَ الرُّکن وَالْمَقَام یَاقُوْتَتَانِ مِنْ یَاقُوْتِ الْجَنَّۃِ طَمَسَ اللہُ نُوْرَھُمَا وَلَوْ لَمْ یطمس نُوْرَھُمَا لأَضَاءَتَا مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔

(رواہ الترمذی وقال حدیث غریب قال ویروی موقوفاً عن عبد اللہ ابن عمر قولہ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "رکن یمانی اور مقام ابراہیم جنت کے یاقوت (موتی) ہیں، اللہ نے ان کے نور کو دور کر دیا ہے اگر ان کا نور دور نہ کرتا تو یہ مشرق ومغرب کے درمیان کو روشن کرتے"۔ (ترمذی)

عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ أَنَّ النَّبِیّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وکل بِہٖ سَبْعُوْنَ مَلَکًا فِی الرُّکْنِ الْیَمَانِیْ فَمَنْ قَالَ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالاٰخِرَۃِ، رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ، قَالُوْا آمِیْن۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ: مَنْ فَاوضہ، یَعْنِی الرُّکن

الأسود. فإنّما يفاوض يد الرّحمٰن۔ (رواه ابن ماجه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”رکن یمانی پر ستر فرشتے مقرر ہیں جو ہر شخص کی دعا پر آمین کہتے ہیں جو یہ دعا کرے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

”اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس شخص نے حجر اسود کا استلام کیا تو گویا اس نے رحمن سے مصافحہ کیا“۔ (ابن ماجه)

فضل الطّواف بِالْبَيْتِ

عَن عبد الله بن عمر رَضِيَ الله عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول: من طَاف بِالْبَيْتِ وَصلى رَكْعَتَيْنِ كَانَ كعتق رَقَبَة، رَوَاهُ ابْن مَاجه، وَقَالَ النَّسَائِي: من طَاف سبعا فَهُوَ كعدل رَقَبَة۔

بیت اللہ شریف کے طواف کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''جس کسی نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور (اس کے بعد) دو رکعت نماز پڑھی وہ ایسے ہے جیسے اس نے ایک غلام آزاد کردیا''۔ (ابن ماجہ)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: من طاف بِالْبَيْتِ سبعا وَلَا يتَكَلَّم إِلَّا بِسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ محيت عَنْهُ عشر سيئات و كتبت لَهُ عشر حَسَنَات وَرفع لَهُ عشر دَرَجَات وَمن طَاف وَتكلم وَهُوَ فِي تِلْكَ الْحَال خَاضَ فِي الرَّحْمَة برجليه كخائض المَاء برجليه۔ (رَوَاهُ ابْن مَاجَه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جس کسی نے بیت اللہ شریف کے گرد سات چکر لگائے (طواف کیا) اور اس دوران صرف یہی پڑھتا رہا:

بِسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ۔

اس کی دس برائیاں دور کردی جاتی ہیں اور اس کی دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور

اس کے دس درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں، اور جس نے طواف کے دوران میں کوئی بات چیت کر لی تو وہ دریائے رحمت میں اپنے پاؤں کے ساتھ داخل ہوتا ہے جس طرح پانی میں اپنے پاؤں کے ساتھ داخل ہوتا ہے"۔

فائدہ: طواف کے دوران ذکر کرنے والا گویا سر سے پاؤں تک رحمت میں ڈوبا ہوتا ہے اور جس نے بات کر لی تو گویا وہ ٹانگوں تک اس رحمت میں ہے۔
(ابن ماجہ)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: من طَاف بِالْبَيْتِ خمسين مرّة خرج من ذُنُوبه كَيَوْمِ وَلدته أمه. رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَقَالَ: حَدِيث غَرِيب وَقَالَ الْبُخَارِي: إِنَّمَا يرْوى هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَوْله.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے بیت اللہ کے پچاس طواف کیے وہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے جیسے اس دن جب اس کی ماں نے اسے جنا تھا"۔ (ترمذی)

عَن عبيد بن عمرَان أَن ابْنَ عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يزاحم على الرُّكْنَيْنِ فَقلت: يَا أَبَا عبد الرَّحْمَن إِنَّك تزاحم على الرُّكْنَيْنِ زحاما مَا رَأَيْت أحدا من أَصْحَاب رَسُول اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يزاحم عَلَيْهِ، قَالَ: إِن أفعل فَإِنِّي

سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول: إِن مسحهما كَفَّارَة للخطايا، وسمعته يَقُول: من طَاف بِهٰذَا الْبَيْت أسبوعا فأحصاه كَانَ كعتق رَقَبَة، وسمعته يَقُول: لَا يضع قدما وَلَا يرفع قدما أُخْرَى إِلَّا حط الله عَنهُ بهَا خَطِيئَة وكتبت لَهُ حَسَنَة۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَقَالَ: حَدِيث حسن)

حضرت عبید ابن عمران رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ابن عمر رکن یمانی اور حجر اسود پر ٹوٹ ٹوٹ پڑتے تھے، میں نے ان سے پوچھا، ابوعبدالرحمن! میں نے آپ کی طرح، دیگر صحابہ کو ان پر اس طرح آتے ہوئے نہیں دیکھا، انہوں نے کہا میں یہ اس لیے کرتا ہوں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''ان دونوں پر ہاتھ پھیرنا گناہوں کا کفارہ ہے'' اور میں نے یہ بھی سنا ''جس نے اللہ کے اس گھر کا سات بار طواف کیا اور پوری رعایت و آداب سے کیا، تو اس کا یہ عمل ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا''۔ اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی سنا ''بندہ طواف کرتے ہوئے جب ایک قدم رکھے گا اور دوسرا قدم اٹھائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلے ایک گناہ معاف کرے گا اور ایک نیکی کا ثواب اس کے لیے لکھا جائے گا''۔ (ترمذی)

عَن ابْن عَبَّاس رَضِي الله عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الطّواف حول الْبَيْت مثل الصَّلَاة، إِلَّا أَنكُمْ تتكلمون فِيهِ، فَمن تكلم فِيهِ فَلَا يتكلمن إِلَّا

بِخَيرٍ، رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَقَالَ: وَقد روى عَن ابْن عَبَّاس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَوْقُوفًا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بیت اللہ کا طواف نماز کی طرح کی عبادت ہے، بس یہ فرق ہے کہ طواف میں تمہیں باتیں کرنے کی اجازت ہے، تو جو کوئی طواف کی حالت میں کسی سے بات کرے تو نیکی اور بھلائی ہی کی بات کرے''۔ (ترمذی)

فضل الطّواف فِي الْمَطَر

قَالَ أَبُو عقال: طفت مَعَ أنس بن مَالك فِي مطر، فَلَمَّا انْصرف قضينا الطّواف، أَتَيْنَا الْمقَام فصلينا رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ لنا أنس: ائتنفوا الْعَمَل فقد غفر لكم، هَكَذَا قَالَ لنا رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وطفنا مَعَه فِي مطر۔ (أخرجه ابْن مَاجَه)

بارش میں طواف کی فضیلت

ابوعقالؒ کا بیان ہے کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ بارش میں طواف کیا جب ہم طواف سے فارغ ہوئے تو مقام ابراہیم پر آ کر دو رکعت نماز پڑھی، حضرت انسؓ نے فرمایا: ''اپنے (طواف کے) عمل کو دوبارہ شروع کردو یقیناً اللہ نے تمہاری مغفرت فرمادی ہے۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارش میں طواف کیا تو انہوں نے ہمیں اسی طرح فرمایا تھا''۔

(ابن ماجہ)

فضل ما يُعطى الحُجَّاج بجمع

عَن بِلَال بن رَبَاح رَضِيَ اللهُ عَنهُ أَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ غَدَاة جمع: يَا بِلَال أسكت النَّاس أَو أنصت النَّاس، ثمَّ قَالَ: إِن الله تطاول عَلَيكُم فِي جمعكم هٰذَا، فوهب مسيئكم لمحسنكم وَأعْطى محسنكم مَا سَأَلَ ادفعوا باسم الله۔ (رَوَاهُ ابن مَاجه)

وقوف مزدلفہ کے موقع پر حجاج کو خاص عطیہ

حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اے بلال! آج مزدلفہ کی صبح ہے لوگوں کو خاموش کراؤ۔ پھر فرمایا ''یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم پہ یہاں مہربانی کی کہ تمہارے گناہ نیکوں کو دے دیئے (کہ جس کی چاہیں سفارش کر کے بخشوا لیں) اللہ کا نام لے کر منیٰ کی طرف چل پڑو''۔ (ابن ماجہ)

فَضْل الْعُمْرَة فِي رَمَضَان

عَن ابْن عَبَّاس رَضِيَ الله عَنْهُمَا أَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ لامْرَأَة من الْأَنْصَار يُقَال لَهَا أم سِنَان: مَا مَنعك أَن تَكُونِي حججت مَعنا؟ قَالَت: كَانَ ناضحان كَانَا لأبي فلَان (زَوجهَا) حج هُوَ وَابْنه على أَحدهمَا وَكَانَ الآخر۔

رمضان میں عمرہ کرنے کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری خاتون کو فرمایا "تمہیں میری ہمراہی میں حج کے عمل سے کس چیز نے روکا؟ اس نے کہا میرے خاوند کے دو اونٹ ہیں ایک پر میرے خاوند اور بیٹے نے حج کیا اور دوسرا ہماری کھجوروں کے باغ کو پانی سے سیراب کرتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "رمضان کا عمرہ حج کے برابر یا میرے ساتھ حج کے برابر ہے"۔ (مسلم)

فَضْلُ الْحَلْق

عَن عبد الله بن عمر أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رحم المحلقين، قَالُوا: والمقصرين يَا رَسُول الله، قَالَ: رحم الله المحلقين، قَالُوا: والمقصرين يَا رَسُول الله، قَالَ: رحم الله المحلقين، قَالُوا: والمقصرين يَا رَسُول الله، قَالَ: والمقصرين۔ رَوَاهُ مَالك، وَعبيد الله بن عمر عَن نَافِع، ذكر مَالك والمقصرين فِي الثَّالِثَة، وَقَالَ عبيد الله فِي الرَّابِعَة، أخرج البُخَارِي وَمُسلم حَدِيث مَالك، وروى مُسلم حَدِيث عبيد الله وَنبهَ عَلَيْهِ البُخَارِي۔

سر منڈانے کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ کی رحمت ہو ان پر جنہوں نے یہاں اپنا سر منڈوایا۔ حاضرین میں سے بعض نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! رحمت کی یہی دعا بال ترشوانے کے لیے بھی فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے دوبارہ ارشاد فرمایا کہ ''اللہ کی رحمت ہو سر منڈوانے والوں پر، ان لوگوں نے پھر وہی عرض کیا، تو تیسری دفعہ کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''اور ان لوگوں پر بھی اللہ کی رحمت ہو جنہوں نے یہاں بال ترشوائے''۔ (بخاری و مسلم)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْن، قَالُوا: يَا رَسُول الله والمقصرين، قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِر للمحلقين، قَالُوا: يَا رَسُول الله والمقصرين، قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِر للمحلقين، قَالُوا: يَا رَسُول الله والمقصرين، قَالَ: والمقصرين۔

(أخرجاهُ فِي الصَّحِيحَيْن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اے اللہ! سر منڈوانے والوں کی مغفرت فرما دیجئے''۔ کچھ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! بال ترشوانے والوں کے حق میں بھی یہی دعا فرما دیجئے۔ فرمایا ''اے اللہ! سر منڈوانے والوں کی بخشش فرما دیجئے''۔ کچھ لوگوں نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ بال ترشوانے والوں کے لیے بھی یہی دعا فرما دیجئے۔ آپ ﷺ (تیسری بار) فرمایا ''اے اللہ! سر منڈوانے والوں کی مغفرت فرما دیجئے''۔ انہوں نے پھر عرض کیا یہ دعا بال ترشوانے والوں کے لیے بھی فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''اور بال ترشوانے والوں کی بھی مغفرت

فرمادیجئے“۔ (بخاری ومسلم)

عَن أم الحصين رَضِي الله عَنهَا: أَنَّهَا سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّة الْوَدَاع دَعَا للحلقين ثَلَاثًا وللمقصرين مرّة. رَوَاهُ مُسلم وَلم يقل وَكِيع فِي حَجَّة الْوَدَاع۔

حضرت ام الحصین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے آخری حج کے موقع پر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو تین بار سر منڈوانے والوں کے لیے بخشش کی دعا کرتے ہوئے سنا، اور ایک بار بال ترشوانے والوں کی“۔ (مسلم)

عَن ابْن عمر رَضِي الله عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حلق رَأسه فِي حَجَّة الْوَدَاع۔ (أخرجاه)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آخری حج کے موقع پر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر منڈوایا تھا“۔ (بخاری ومسلم)

فَضْل حَصى الْجمار

عَن أبي سعيد الْخُدرِيّ رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُول الله: هِيَ الْجمار الَّتِي يَرْمِي بهَا كل عَام فنحسب أَنَّهَا تنقص، فَقَالَ: إِنَّه مَا تقبل مِنْهَا رفع، وَلَوْلَا ذَلِك لرأيتها أَمْثَال الْجبَال۔ (رَوَاهُ الدَّارقُطْنِي)

رمی جمار (کنکریاں مارنے) کی فضیلت

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا ''یارسول اللہ! یہ رمی جمار (جو کنکریاں ماری جاتی ہیں) جو ہر سال کی جاتی ہے ہمارا خیال ہے کہ یہ کم ہوتی رہتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''ان میں سے جو قبول کر لی جاتی ہیں اوپر اٹھالی جاتی ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو تم انہیں پہاڑوں کی طرح دیکھتے''۔ (دارقطنی)

فَضْل مَاءِ زَمْزَم

عَنْ جَابر بن عبد الله رَضِيَ الله عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول: مَاء زَمْزَم لما شرب لَهُ. (رَوَاهُ ابن مَاجه)

زمزم کی فضیلت

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے ''زمزم کا پانی جس (مقصد) کے لیے پیا جائے گا وہ پورا ہوگا''۔ (ابن ماجہ)

عَنْ ابْن عَبَّاس رَضِيَ الله عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: مَاء زَمْزَم لما شرب لَهُ، إِن شربته تستشفي بِهِ شفاك الله، وَإِن شربته يشْبع أشبعك الله بِهِ، وَإِن شربته لقطع ظمئك قَطَعَهُ الله، وَهُوَ هزمة جِبْرِيل،

وسقيا الله إسماعيل، (رواه الدارقطني)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمزم کا پانی جس مقصد کے لیے پیا جائے گا وہ پورا ہوگا، اگر تم بیماری سے شفا پانے کے لیے پیوگے تو اللہ تعالیٰ تمہیں شفا دے گا، اگر اس کے پینے سے مقصود کھانے پینے کی سیرابی ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے سیرابی عطا فرمائے گا، اگر تم پیاس بجھانے کی خاطر اسے پیوگے تو اللہ تعالیٰ پیاس تم سے دور کردے گا، یہ جبریل کی خدمت ہے اور اسماعیل کی سبیل ہے''۔ (دارقطنی)

عَن مُحمَّد بن عبد الرَّحمَن بن أبي بكر رَضِيَ الله عَنهُمَا قَالَ: كنت عِند ابن عَبَّاس جَالِسا فجاء رجل فقَالَ: من أين جئت قَالَ: من زَمْزَم قَالَ: فَشَرِبت مِنهَا كَمَا ينبغي، قَالَ: وَكَيف؟ قَالَ: إِذا شربت مِنهَا فَاستقبل الْكَعبَة وَاذْكُر اسْم الله عز وَجل، فَإِن رَسُول الله صَلَّى الله عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِن آيَة مَا بَيننَا وَبَين الْمُنَافِقين لَا يتضلعون من زَمْزَم، (أخرجه ابن مَاجه وَالدَّارقُطنِي وَاللَّفظ لِابنِ مَاجه)

حضرت محمد بن عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم کا بیان ہے کہ میں عبداللہ بن عباس کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک آدمی آیا، آپ نے اس سے پوچھا کہاں سے آرہے ہو؟ اس نے کہا کہ میں زمزم سے آرہا ہوں۔ انہوں نے کہا ''کیا تم نے زمزم پیا ہے جیسے پینا چاہیے تھا، اس نے کہا ''وہ کیسے؟ انہوں نے کہا ''جب تم زمزم پینے لگو تو قبلہ رخ ہوکر اور اللہ کا نام لے کر (بسم اللہ پڑھ کر) پیو، اس لیے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ''ہمارے اور منافقوں کے درمیان نشان یہ ہے کہ ہم زمزم کو خوب پیٹ بھر کر پیتے ہیں جبکہ وہ اس طرح نہیں پیتے''۔ (ابن ماجہ)

فَضْلُ الصَّلَاةِ بِمَكَّةَ

عَنِ الأرقم أنه جاءَ إِلَى النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: أردت يَا رَسُول الله هَهُنَا، وأومء بِيَدِهِ إِلَى حَيْثُ بَيت الْمُقَدّس، قَالَ: مَا يخْرجك إِلَيْهِ أتجارة؟ قَالَ: لَا وَلَكِن أردت الصَّلَاة فِيهِ، قَالَ: فَالصَّلَاة هُنَا، وأومء بِيَدِهِ إِلَى مَكَّةَ، خير من ألف صَلَاة، وأومء بِيَدِهِ إِلَى الشَّام۔ (رَوَاهُ الإِمَام أَحْمد فِي مُسْنده)

مکہ میں نماز کی فضیلت

حضرت ارقم رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ''کہاں کا ارادہ ہے''؟ انہوں نے بیت المقدس کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ وہاں کا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تجارت کی غرض سے جانا چاہتے ہو''؟ انہوں نے جواب دیا نہیں بلکہ میں اس میں نماز پڑھنا چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے مکہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ بیت المقدس سے یہاں مکہ میں نماز پڑھنا ایک ہزار نمازوں سے بہتر ہے''۔ (احمد)

فَضْل صَوْم شَهْر رَمَضَان بِمَكَّة

عَن ابْن عَبَّاس رَضِيَ الله عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: من أدرك رَمَضَان بِمَكَّة فصامه وَقَامَ مِنْهُ مَا تيسّر لَهُ، كتب الله لَهُ مائَة ألف شهر رَمَضَان فِيمَا سواهَا، وَكتب لَهُ بِكُل يَوْم وكل لَيْلَة عتق رَقَبَة، وكل يَوْم حملان فرس فِي سَبِيْلِ اللهِ، وَفِي كُلّ يَوْم حَسَنَة، وَفِي كُلّ لَيْلَةٍ حَسَنة۔

(رواہ ابن ماجہ عن العدنی عن عبد الرحیم ابن زید العمی عن ابنہ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس)

مکہ میں رمضان کے روزوں کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس کسی نے مکہ میں رمضان پایا اور اس کے روزے رکھے اور حسب توفیق (رات کو نماز میں) قیام کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دیگر مقامات کے مقابلہ میں ایک لاکھ رمضان کے مہینوں (کا ثواب) لکھ دیتے ہیں اور ہر دن اور ہر رات کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھ دیتے ہیں، اور ہر دن گھوڑے پر اللہ تعالیٰ کے راستے میں سوار کرنے اور ہر دن میں ایک بڑی نیکی اور ہر رات میں نیکی لکھ دیتے ہیں''۔ (ابن ماجہ)

فَضْلُ الْإِحْرَام من بَيت الْمُقَدَّس

عَن أم سَلمَة رَضِي الله عَنْهَا زوج النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول: من أهل بِحجَّة وَعمرَة من الْمَسْجِد الْأَقْصَى إِلَى الْمَسْجِد الْحَرَام غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه وَمَا تَأَخّر، أَو وَجَبت لَهُ الْجنَّة. شكّ الرَّاوِي رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَابْن مَاجَه بِنَحْوِهِ، وَلَفظ حَدِيث ابْن مَاجَه، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: من أهل بِعُمْرَة من بَيت الْمُقَدَّس غفر لَهُ، وَفِي رِوَايَة: كَانَت كَفَّارَة لما قبلهَا من الذُّنُوب۔

بیت المقدس سے احرام باندھ کر آنے کی فضیلت

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ’’جس نے حج اور عمرہ کا احرام مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام کے لیے باندھا اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے گئے، یا یہ فرمایا کہ اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ راوی کو شک ہوا (کہ ان میں سے کوئی بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی) ابن ماجہ کے الفاظ یوں ہیں ’’جس کسی نے عمرہ کے لیے بیت المقدس سے احرام باندھا اس کی مغفرت ہوگئی، اور ایک روایت میں یوں ہے کہ اس سے اس کے پہلے گناہوں کا کفارہ ہوگیا‘‘۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ)

فَضْل زِيَارَة قبر الْمُصْطفى عَلَيْهِ أفضل الصَّلَاة وَالتَّسْلِيم

عَن عبد الله بن عمر رَضِي الله عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: من حج فزار قَبْرِي بعد وفاتي فَكَأَنَّمَا زارني فِي حياتي۔

روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس کسی نے حج کیا اور میرے وصال کے بعد میری قبر (روضہ) کی زیارت کی تو گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی''۔ (دارقطنی)

وَعَن حَاطِب رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: من زارني بعد موتِي فَكَأَنَّمَا زارني فِي حياتِي، وَمن مَاتَ بِأحد الْحَرَمَيْنِ بعث من الْآمنينَ يَوْم الْقِيَامَة۔

حضرت حاطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے میرے وصال کے بعد میری زیارت کی تو گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی اور جو مکہ یا مدینہ میں فوت ہو گیا وہ قیامت کے دن امن والوں میں سے ہو گیا''۔

وَعَن عبد الله بن عمر رَضِي الله عَنْهُمَا عَن النَّبِي صلى الله

عَلَيْهِ وَسلم: من زار قَبْرِی وَجبت لَهُ شَفَاعَتِي. هٰذِهِ الثَّلَاثَةُ الْأَحَادِيث أخرجهَا الدَّارَقُطْنِيّ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی''۔ یہ تینوں حدیثیں دارقطنی کی ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا من أحد يسلم عَلَيَّ إِلَّا رد الله روحي حَتّٰى أرد عَلَيْهِ السَّلَام۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جو کوئی بھی مجھے سلام کرتا ہے اللہ تعالیٰ میری روح کو لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں''۔ (ابوداؤد)

فَضْل الصَّلَاةِ فِي مَسْجِد النَّبِي صلى الله عليه وسلم

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: صَلَاةٌ فِي مسجدِي هٰذَا خَيْرٌ مِنْ أَلفِ صَلَاةٍ فِي غيرِهِ مِنَ الْمَسَاجِد إِلَّا الْمَسْجِد الْحَرَام۔
(أخرجه مسلم)

مسجدِ نبوی میں نماز کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میری اس مسجد (مسجد نبوی) میں ایک نماز دوسری مساجد کی ہزار نمازوں

سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے"۔ (مسلم)

عَنْ عبدالله بن عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسلمَ: صَلاة فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا أَفْضَل مِنْ أَلْفِ صَلاة فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔ (اخرجه مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری اس مسجد میں ایک نماز دوسری مساجد کی سوائے مسجد حرام کے ایک ہزار نمازوں سے بہتر ہے"۔ (مسلم)

عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَذَكَرَتْ مَسْجِدَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: صَلاة فِيْهِ أَفْضَل مِنْ أَلفِ صَلاة فِيْ مَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ۔ (أخرجه مسلم)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہما نے مسجد نبوی کے تذکرہ کے دوران فرمایا کہ "میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا" اس میں ایک نماز، دوسری مساجد کی سوائے مسجد کعبہ کے، ایک ہزار نمازوں سے کہیں بہتر ہے"۔ (مسلم)

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنِّيْ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْت بَعْض نِسَآئِهِ فَقلت: يَارَسُوْلَ اللهِ أَيّ الْمَسْجِدَيْنِ الَّذِى أُسّس عَلَى التَّقْوٰى؟ قَالَ فأَخَذَ كفا مِنْ حصى فَضَرَبَ بِهِ الأَرْضَ

ثُمَّ قَالَ: هُوَ مَسْجِدُكُمْ هٰذَا الْمَسْجِد الْمَدِيْنَة۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر گیا اور عرض کیا کون سی دو مسجدیں ایسی ہیں جن کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریوں کی ایک مٹھی لی اور پھر زمین پر پھینک دی، پھر فرمایا، وہ تمہاری یہ مسجد..... مسجد مدینہ ہے''۔ (اور دوسری مسجد قبا ہے)

فضل الْمَسَاجِد الثَّلَاثَة

عَن أبي سعيد الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَربع سَمِعتهنَّ من رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فأعجبنني وأيقنني، أَن لَا تُسَافِر الْمَرْأَة مسيرَة يَوْمَيْنِ لَيْسَ مَعهَا زَوجهَا أَو ذُو محرم، وَلَا صَوْم يَوْمَيْنِ يَوْم الْفطر والأضحى، وَلَا صَلَاة بعد صَلَاتَيْنِ بعد الْعَصْر حَتَّى تغرب الشَّمْس وَبعد الصُّبْح حَتَّى تطلع الشَّمْس، وَلَا تشد الرّحال إِلَّا إِلَى ثَلَاثَة مَسَاجِد الْمَسْجِد الْحَرَام، ومسجدي وَالْمَسْجِد الْأَقْصَى، (أَخرجَاهُ وَهٰذَا لفظ البُخَارِي)

تین مسجدوں کی فضیلت

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ چار باتیں میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں جو مجھے اچھی لگی ہیں اور انہوں نے مجھے یقین عطا

کیا ہے، کوئی عورت دو دن کی مسافت کا سفر اپنے خاوند یا محرم کے بغیر نہ کرے، دو دنوں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا روزہ نہیں اور دو نمازوں عصر اور فجر کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ عصر کے بعد سورج غروب ہو جائے اور فجر کے بعد یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے تین مسجدوں مسجد حرام، مسجد نبوی، اور مسجد اقصیٰ کے بغیر سفر کر کے نہ آیا جائے"۔ (بخاری ومسلم)

عَن أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تشد الرّحال إِلَّا إِلَى ثَلَاثَة مساجدى: مَسْجِدى هٰذَا وَالْمَسْجِد الْحَرَام وَالْمَسْجِد الْأَقْصَى،
(أَخرجاهُ وَهٰذَا لفظ البُخَارِي)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "تین مسجدوں کے سوا، سفر کر کے نہ آیا جائے، مسجد نبوی، مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ"۔ (بخاری ومسلم)

فضل الْمَسْجِد الْأَقْصَى وَفضل الصَّلَاة فِيهِ

عَن أَبِي ذَر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قلت: يَا رَسُول الله أَى مَسْجِد وضع فِي الْأَرْض أولا: قَالَ: الْمَسْجِد الْحَرَام، قلت: ثُمَّ أَى، قَالَ: الْمَسْجِد الْأَقْصَى، قلت: كم بَينهمَا، قَالَ: أَرْبَعُونَ عَاما، قلت: ثُمَّ أَى، قَالَ: ثُمَّ حَيْثُ مَا أدركتك الصَّلَاة فصل فكلها مَسْجِد۔ (أَخرجاهُ بِمَعْنَاهُ)

مسجد اقصیٰ اور اس میں نماز کی فضیلت

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ زمین میں سب سے پہلی بنائی جانے والی مسجد کون سی ہے؟ فرمایا ''مسجد حرام'' میں نے عرض کیا ''پھر کونسی''؟ فرمایا ''مسجد اقصیٰ'' میں نے عرض کیا ان دونوں کا درمیانی وقفہ کتنا ہے؟ فرمایا ''چالیس سال'' میں نے عرض کیا پھر کونسی؟ فرمایا ''جہاں کہیں نماز کا وقت آجائے نماز پڑھ لیا کرو پس ہر جگہ مسجد ہی مسجد ہے''۔ (بخاری ومسلم)

عَن عبد الله بن عمر رَضِي الله عَنهُمَا عَن رَسُول الله صَلَّى الله عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِن سُلَيمَان بن دَاوُد عَلَيهِمَا الصَّلَاة وَالسَّلَام لما بنى بَيت الْمُقَدّس سَأَلَ الله عز وَجل ملكا لَا يَنْبَغِي لأحد من بعده فأوتيه، وَسَأَلَ الله عز وَجل حِين فرغ من بِنَاء الْمَسْجِد أَن لَا يَأْتِيهِ أحد لَا ينهزه إِلَّا الصَّلَاة فِيهِ، أَن يُخرجهُ من خطيئته كَيَوْم وَلدته أمه۔

(أخرجه النَّسَائِيوَابْن مَاجَه)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''حضرت سلیمان بن داؤد علیہما الصلوۃ والسلام نے مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) کی تعمیر کے دوران اللہ تعالیٰ سے تین دعائیں مانگیں۔ اللہ تعالیٰ سے ایسے فیصلے مانگے جو اللہ کے فیصلوں کے مطابق ہوں، وہ انہیں دے دیئے گئے، ایسی حکومت و بادشاہت مانگی جو ان کے بعد کسی اور کے حصہ میں نہ آسکے، وہ بھی

عطا کردی گئی، جب مسجد کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو اللہ سے یوں دعا کہ جو کوئی یہاں صرف نماز ہی کے لیے آئے اس کے گناہ اس سے دور کر دیے جائیں اور وہ ایسے ہو جائے جیسے اس دن تھا جب اس کی ماں نے اس کو جنا تھا"۔ (نسائی، ابن ماجہ)

عَنْ أَبِي عبد الله الألتهاني عَنْ أنس بن مَالك رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: صَلَاة الرجل فِي بَيته بِصَلَاة وَاحِدَة، وَصلَاته فِي مَسْجِد الْقَبَائِل بِخمس وَعشْرين صَلَاة وَصلَاته فِي الْمَسْجِد الَّذِي يجمع فِيهِ بِخَمْسِمِائَة صَلَاة، وَصلَاته فِي الْمَسْجِد الْأَقْصَى بِخَمْسِينَ ألف صَلَاة، وَصلَاته فِي مَسْجِدِي بِخَمْسِينَ ألف صَلَاة، وَصلَاته فِي الْمَسْجِد الْحَرَام بِمِائَة ألف صَلَاة۔ (رَوَاهُ ابْن مَاجه)

حضرت عبداللہ الالتہانی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "آدمی کے اپنے گھر میں نماز..... ایک نماز (کے برابر) ہے، اور محلے کی مسجد میں پچیس نمازوں کے برابر، اور جامع مسجد میں پانچ سو نمازوں کے برابر ہے، مسجد اقصیٰ میں پچاس ہزار نمازوں کے برابر، میری مسجد (مسجد نبوی) میں اس کی ایک نماز پچاس ہزار نمازوں کے برابر، اور مسجد حرام میں اس کی نماز ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے"۔ (ابن ماجہ)

فضل الصَّلَاة فِي مَسْجِدِ قباء

عَن عبد الله بن عمر رَضِي الله عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يزور قبَاء رَاكِبًا وماشيا. أَخرجَاهُ فِي الصحيحن، وَفِي رِوَايَة: كَانَ يَأْتِي قبَاء كل سبت رَاكِبًا وماشيا.

مسجد قباء میں نماز کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قباء میں پیدل بھی جاتے اور سوار ہو کر بھی''۔ (بخاری ومسلم)

ایک روایت میں ہے کہ ہر ہفتہ کے دن سوار ہو کر بھی اور (گاہے) پیدل جایا کرتے تھے''۔

عَن سهل بن حنيف قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: من خرج حَتَّى يَأْتِي هٰذَا الْمَسْجِد مَسْجِد قباء فصلى فِيهِ كَانَ لَهُ عدل عُمْرَة۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيّ وابْن مَاجَه)

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، فرمایا ''جس کسی نے آکر اس مسجد قباء میں نماز پڑھی اسے ایک عمرہ کرنے کے برابر ثواب ملے گا''۔ (نسائی، ابن ماجہ)

عَن أسيد بن ظهير الْأَنْصَارِيّ عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الصَّلَاة فِي مَسْجِد قباء كعمرة. رَوَاهُ

التِّرْمِذِي وَقَالَ: حَدِيث غَرِيب، وَلَا نَعْرِف لأسيد بن ظهير شَيْئًا يصح غير هٰذَا الحَدِيث.

حضرت اسید بن ظہیر انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مسجد قباء میں نماز ایک عمرہ کے برابر ہے''۔ (ترمذی)

فَضْل الْأُضْحِية

عَن عَائِشَة رَضِي الله عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا عمل ابْن آدم يَوْم النَّحْر عملا أحب إِلَى الله عز وَجل من هراقة دم، وَإِنَّهُ ليَأْتِي يَوْم الْقِيَامَة بقرونها أظلافها وَأَشْعَارهَا وَإِن الدَّم ليَقَع من الله عز وَجل بمَكَان قبل أَن يَقع على الأَرْض، فطيبوا بهَا نفسا.

(أخرجه التِّرْمِذِي وَابْن مَاجَه وَهٰذَا لَفظه. وَقَالَ التِّرْمِذِي: حَدِيث حسن غَرِيب)

عید قربان میں قربانی کی فضیلت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''عید قربان کے دن، فرزند آدم کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کو قربانی سے زیادہ محبوب نہیں اور قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں کے ساتھ (زندہ ہوکر) آئے گا، اور قربانی کا خون زمین میں گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی رضا اور مقبولیت کے مقام پر پہنچ جاتا ہے، پس (اے اللہ کے بندو!) دل کی پوری خوشی سے قربانیاں کیا کرو''۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

عَن زید بن أَرقم رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ أَصحَاب رَسُول الله صلی الله عَلَيهِ وَسلم: مَا هَذِهِ الأَضَاحِي؟ قَالَ: سنة أبيكم إِبرَاهِيم عَلَيهِ السَّلَام. قَالُوا: فَمَا لنا فِيهَا يَا رَسُول الله؟ قَالَ: بِكُل شَعرَة حَسَنَة. قَالُوا: فالصوف يَا رَسُول الله؟ قَالَ: بِكُل شَعرَة من الصُّوف حَسَنَة۔

(رَوَاهُ ابن مَاجه)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ان قربانیوں کی کیا حقیقت اور تاریخ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''یہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے لیے ان میں کیا اجر وثواب ہے؟ آپ نے فرمایا ''قربانی کے جانور کے ہر ہر بال کے عوض ایک نیکی'' انہوں نے عرض کیا ''کیا اون کا بھی یہی حساب ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں، اون کے ہر بال کے عوض (بھی) ایک نیکی ہوگی''۔ (ابن ماجہ)

عَن أبي أُمَامَة رَضِيَ اللهُ عَنهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى الله عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خير الكَفن الحلَّة، وَخير الضَّحَايَا الكَبش الأقرن۔ (رَوَاهُ التِّرمِذِي وَرَوَاهُ ابن مَاجه، ولم يقل التِّرمِذِي الأقرن)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بہترین کفن حلہ ہے جو ایک ہی قسم کی چادر اور تہبند پر مشتمل ہو اور بہترین قربانی سینگوں والے (موٹے تازے) مینڈھے کی ہے''۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

عَن أنس بن مَالك رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ضحى رَسُول الله بكبشين أملحين أقرنين ذبحهما بِيَدِهِ وسمى وَ كبر وَوضع رجله على صفائحهما، أَخرجَاهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاہی وسفیدی مائل رنگ کے سینگوں والے دو مینڈھوں کی قربانی کی، اپنے دست مبارک سے ان کو ذبح کیا، (اور ذبح کرتے وقت) بسم اللہ واللہ اکبر پڑھا (اور) اپنا پاؤں ان کے پہلو پہ رکھا"۔ (بخاری و مسلم)

عَن عَائِشَة رَضِي الله عَنهَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمر بكبش يطأ فِي سَواد ويبرك فِي سَواد وَينظر فِي سَواد فَأتي بِهِ ليضحي بِهِ قَالَ لَهَا: يَا عَائِشَة هَلُمِّي المدية، ثمَّ قَالَ: اشحذيها، وَأخذ الْكَبْش فأضجعه ثمَّ ذبحه، ثمَّ قَالَ: بِسم الله اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ، ثمَّ ضحى بِهِ۔ (رَوَاهُ مُسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سینگ دار دنبہ لانے کا حکم دیا کہ سیاہی میں چلتا ہو، سیاہی میں بیٹھا ہو، اور سیاہی میں دیکھتا ہو، ایسا دنبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی قربانی کریں۔ آپ نے ان سے فرمایا عائشہ! چھری لاؤ" پھر فرمایا" اسے پتھر پر رگڑ کر تیز کرو، میں نے اسے تیز کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھری لی اور دنبہ

کو پکڑا، اسے لٹایا اور ذبح کرنے کا ارادہ کیا پھر یوں کہا ''بسم اللہ..... اے اللہ! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کی آل اور امت کی طرف سے قبول فرما..... پھر اس کی قربانی کر دی''۔ (مسلم)

کِتَابُ الْجِهَادِ
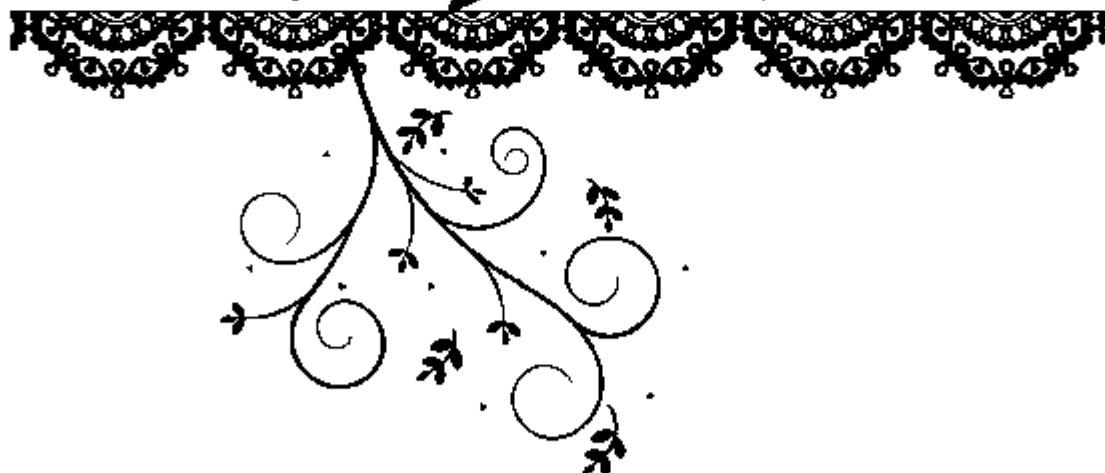
فَضْل الْغدو وَالرَّواح فِيْ سَبِيل اللهِ عز وَجل

عَن أنس بن مَالك رَضِيَ اللهُ عَنهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

(أخرجه البُخَارِي وَمُسلم وَلَهُمَا عَن أبِي هُرَيْرَة بِنَحْوِهِ)

اللہ کی راہ میں ایک صبح وشام نکلنے کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ کی راہ میں ایک صبح یا شام (گشت / پٹرول کیلئے) نکلنا پوری دنیا سے بہتر ہے“۔ (بخاری ومسلم)

عَن سهل بن سعد السَّاعِدِيّ رَضِيَ اللهُ عَنهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الغدوة يغدوها العَبْد فِي سَبِيل الله خير من الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔ (أخرجه مُسلم)

حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ایک بندہ جو ایک صبح اللہ کی راہ میں نکلتا ہے وہ دنیا اور جو اس دنیا میں ہے، سے کہیں بہتر ہے“۔ (مسلم)

عَن أبي أَيُّوب رَضِيَ اللهُ عَنهُ يَقُول: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: غدْوَة فِي سَبِيل الله أَو رَوْحَة خير مِمَّا طلعت عَلَيْهِ الشَّمْس وغربت۔ (رَوَاهُ مُسلم)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام نکلنا اس تمام سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے''۔ (مسلم)

فضل الجهاد في سبيل الله عز وجل

عَن أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: انتدب الله لمن خرج فِي سَبيله لَا يُخرجهُ إِلَّا إِيمَان بِي وتصديق برسلي، أَن أرجعه بِمَا نَالَ من أجر أَو غنيمَة، أَو أدخلهُ الْجنَّة، وَلَوْلَا أَن أشق على أمتِي مَا قعدت خلف سَرِيَّة، ولوددت أَنِّي أقتل فِي سَبِيل الله، ثمَّ أَحْيَا ثمَّ أقتل، ثمَّ أَحْيَا ثمَّ أقتل، أخرجه البُخَارِي وَمُسلم بِنَحْوِهِ، وَفِي رِوَايَة: وَلَكِن لَا أجد مَا أحملكم عَلَيْهِ، وَلَا يَجدونَ مَا يتحملون، ويشق عَلَيْهِم أَن يتخلفوا بعدِي، ولوددت أَنِّي أقتل فِي سَبِيل الله فأقتل، ثمَّ أَحْيَا فأقتل، ثمَّ أَحْيَا فأقتل۔

جہاد فی سبیل اللہ کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ اس شخص کا ذمہ دار ہے جو اس کے راستہ میں نکلے اور

فرماتا ہے کہ اس کو میری راہ میں جہاد کرنے، مجھ پر ایمان لانے اور میرے رسولوں کی تصدیق کے سوا کسی چیز نے نہ نکالا ہو تو مجھ پر اس کی ضمانت ہے کہ اس کو بہشت میں داخل کروں (شہید ہونے کی صورت میں) یا اس کو ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ گھر پہنچادوں۔ اور اگر مجھے مسلمانوں کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو میں کسی فوجی مہم (سریہ) کو بھیج کر بیٹھ نہ جاتا، میں تو خود یہی پسند کرتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں، پھر زندگی ملے پھر قتل کیا جاؤں پھر زندگی ملے پھر قتل کیا جاؤں..... یہ بخاری کی روایت ہے، بخاری ومسلم دونوں کی روایت میں یہ بھی ہے کہ "میں اپنے میں اتنی گنجائش نہیں پاتا کہ ان سب کی سواری کا انتظام کروں اور نہ ان میں اتنی گنجائش ہے (کہ وہ خود ہی انتظام کرلیں) اور میں چلا جاؤں اور وہ رہ جائیں یہ بھی ان کے لیے مشکل ہے۔ بخدا میری تو یہی خواہش ہے کہ میں اللہ کے راستہ میں جہاد کروں اور قتل کیا جاؤں، پھر جنگ کروں اور قتل کیا جاؤں، پھر جنگ کروں اور قتل کیا جاؤں"۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قيل: يَا رَسُولَ الله أخبرنَا بِمَا يعدل الْجِهَاد فِي سَبِيل الله. قَالَ: لَا تستطيعونه. قَالُوا: بلَى، قَالَ الرَّاوِي: فَمَا أَدْرِي أَقَالَ لَهُم فِي الثَّالِثَة أَو فِي الرَّابِعَة: مثل الْمُجَاهِد فِي سَبِيل الله كَمثل الصَّائِم الْقَائِم الَّذِي لَا يفتر من صِيَام وَلَا صَلَاة حَتَّى يرجع الْمُجَاهِد فِي سَبِيل الله۔ (أخرجه مُسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کسی نے عرض کیا یا رسول

اللہ! جہاد فی سبیل اللہ کے برابر کوئی عمل ہے؟ فرمایا ''تم اس کی طاقت نہیں رکھتے''؟ انہوں نے تین یا چار مرتبہ یہی سوال دہرایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی جواب دیا اور فرمایا ''اللہ کے رستہ میں جہاد کرنے والا اس شخص کی طرح ہے، جو ہمیشہ نماز میں کھڑا رہے اور ہمیشہ روزہ رکھے اور روزہ نماز میں مجاہد فی سبیل اللہ کے پلٹ آنے تک کبھی سستی نہ کرے''۔ (مسلم)

عَن أبي هُرَيرَة رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: جَاءَ رجل إِلَى رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: دلَّنِي على عمل يعدل الْجِهَاد، قَالَ: لَا أَجِدهُ، هَل تَستَطِيع إِذا خرج الْمُجَاهِد تدخل مَسجِدا، فتقوم لَا تفتر وتصوم لَا تفطر، قَالَ: من يَستَطِيع ذَٰلِك۔ (رَوَاهُ النَّسَائِي)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ''مجھے ایسا عمل بتائیے جو جہاد کا بدل ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ایسا عمل کوئی نہیں''۔ پھر فرمایا ''کیا تم اس کی طاقت رکھتے ہو کہ مجاہد جہاد کے لیے نکلے اور تم اپنی مسجد میں نماز کے لیے کھڑے ہو جاؤ اور روزہ بھی ہو، مگر مجاہد کے واپس ہونے تک نہ روزہ افطار کرو (یعنی ناغہ نہ کرو) اور نہ نماز میں سستی کرو''۔ وہ بولے ''بھلا کس کو طاقت ہے؟''۔ (نسائی)

عَن أبي سعيد الْخُدرِيّ رَضِيَ اللهُ عَنهُ أَن رجلا أَتَى النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَي النَّاس أفضل؟ قَالَ:

رجل يُجَاهد فِي سَبِيل الله بِمَالِه وَنفسه. قَالَ: ثمَّ مُؤمن فِي شعب من الشعاب يَعْبُدُ رَبَّه ويدع النَّاس من شره.

(أخرجه البُخَارِي وَمُسلم)

حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا ”سب سے بہتر آدمی کون ہے؟ فرمایا ”وہ شخص جو اللہ کے راستہ میں اپنی جان ومال سے جہاد کرے، عرض کیا پھر کون؟ فرمایا ”وہ مومن جو کسی گھاٹی میں اللہ کی عبادت کرے، اور لوگوں سے علیحدگی صرف اس لیے اختیار کرے کہ لوگ اس کے شر سے محفوظ رہیں۔

(بخاری ومسلم)

عَن أبي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَن رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: من خير معاش النَّاس رجل مُمْسك بعنان فرسه فِي سَبِيل الله، يطير على مَتنه كلما سمع هيعة أَو فزعة طَار عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقِتَال وَالْمَوْت مظانه، وَرجل فِي غنيمَة فِي رَأس شعفة من الشعف، أَو بطن وَاد من هَذِه الأودية، يُقيم الصَّلَاة ويؤتي الزَّكَاة ويعبد الله حَتَّى يَأْتِيهِ الْيَقِين لَيْسَ من النَّاس إِلَّا فِي خير.

(أخرجه مُسلم بِمَعْنَاهُ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بہتر زندگی اس شخص کی ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام اللہ کے

رستہ کیلئے تھامے رہے جیسے ہی کوئی دھما کہ یا گھبراہٹ کی بات سنے تو فوراً اڑ کر اس کی پیٹھ پر بیٹھ جائے، لڑتے ہوئے شہادت کے مو□ کی تلاش میں رہے یا وہ آدمی جو اپنے بھیڑ بکریوں کو لے کر کسی گھاٹی یا وادی میں سکونت اختیار کرے، نماز پڑھے، زکوۃ دے اور اپنے رب کی عبادت میں مشغول رہے، حتی کہ اس کو موت آجائے اور لوگوں سے سوائے بھلائی کے کوئی واسطہ نہ رکھے"۔ (مسلم)

عَن عُثمان بن عَفّان رَضِیَ اللهُ عَنهُ قَالَ: سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُول: يَوم فِي سَبِيل الله خير من ألف يَوم فِي مَا سواهُ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِي)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا "اللہ کے راستہ میں ایک دن، دوسرے دن کے مقابلہ میں ہزار ہا دن سے بہتر ہے"۔ (نسائی)

ذكر أن الله تَعَالَى عز وَجل يرفع الْمُجَاهِد مائَة دَرَجَة

عَن أبي هُرَيرَة رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيهِ وَسلم: من آمن بِاللَّه وَرَسُوله، وَأقَام الصَّلَاة، وَصَامَ رَمَضَان، كَانَ حَقًا على الله أَن يدخلهُ الْجنَّة، جَاهد فِي سَبِيل الله أَو جلس فِي أرضه الَّتِي ولد فِيهَا، فَقَالُوا: يَا رَسُول الله أَفلا نبشر النَّاس بذلك؟ قَالَ: إِن فِي الْجنَّة

مائة درجة أعدها الله للمجاهدين في سبيل الله، ما بين الدرجتين كما بين السماء والأرض، فإذا سألتم الله فاسألوه الفردوس، فإنه أوسط الجنة، وأعلى الجنة، أراه قال: وفوقه عرش الرحمن، ومنه تفجر أنهار الجنة۔
(أخرجه البخاري)

اللہ مجاہد کے سو(۱۰۰) درجے بلند کرے گا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص (بھی) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا، اس نے نماز قائم کی اور رمضان کے روزے رکھے، اس کا اللہ پر حق ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے، اللہ کے رستہ میں جہاد کرے یا اس زمین پہ بیٹھا رہے جہاں پیدا ہوا تھا۔ صحابہ نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! کیا ہم لوگوں کو یہ خوشخبری دے نہ دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بیشک جنت میں سو (۱۰۰) درجے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مجاہدین فی سبیل اللہ کے لیے تیار کر رکھے ہیں دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے جب اللہ سے مانگو تو جنت الفردوس مانگو۔ یہ جنت کا مرکزی اور اعلیٰ حصہ ہے''۔ حضرت ابو ہریرہ کا کہنا ہے کہ اس کے بعد میرا خیال ہے کہ یہ بھی فرمایا ''فردوس کے اوپر رحمن کا عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں اور ہونگی''۔ (بخاری)

عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: يا أبا سعيد، من رضي بالله ربا

وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا، وَجَبت لَهُ الْجَنَّة، قَالَ: فَعجب لَهَا أَبُو سعيد، فَقَالَ: أعدهَا يَا رَسُول الله، فَفعل، ثُمَّ قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: وَأُخْرَى يرفع الله بهَا العَبْد مائَة دَرَجَة فِي الْجنَّة، مَا بَين كل دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَين السَّمَاء وَالْأَرْض، قَالَ: وَمَا هِيَ يَا رَسُول الله؟ قَالَ: الْجِهَاد فِي سَبِيل الله۔
(أخرجه مُسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ابو سعید! جو اللہ کو اپنا رب مان کر، اسلام کو اپنا دین مان کر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا رسول مان کر راضی ہو جائے اس پر جنت واجب ہو گئی۔ حضرت ابو سعید کو یہ بات پسند آئی، عرض کیا یا رسول اللہ اس بات کو پھر فرمایئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ ارشاد فرمایا، پھر فرمایا ''دوسری چیز ایسی ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے جنت میں سو درجے بلند کر دے گا اور ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین کا، حضرت ابو سعید نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کیا چیز ہے؟ فرمایا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا''۔ (مسلم)

ذكر أَن الْجِهَاد من أفضل الْأَعْمَال

عَن عبد الله بن مَسْعُود رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلت رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: أَي الْأَعْمَال أفضل؟ قَالَ: الصَّلَاة لأوّل وَقتهَا، قلت: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: الْجِهَاد

فِي سَبِيلِ الله، قلت: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: بر الْوَالِدين.
(أخرجاه في الصحيحين)

جہاد بہترین عمل ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا (اللہ کے ہاں) بہترین عمل کون سا ہے؟ فرمایا: ''وقت پر نماز پڑھنا'' میں نے عرض کیا پھر؟ فرمایا ''جہاد فی سبیل اللہ'' میں نے عرض کیا پھر؟ فرمایا ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنا''۔ (بخاری و مسلم)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: أَي الْأَعْمَال أفضل؟ قَالَ: إِيمَان بِاللَّه عز وَجل، قيل: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: الْجِهَاد فِي سَبِيل الله، قيل: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: حج مبرور. (أخرجاه أيضا)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے عرض کیا کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا ''اللہ پر ایمان لانا'' عرض کیا پھر؟ فرمایا ''اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا'' عرض کیا پھر؟ فرمایا ''مقبول حج''۔ (بخاری و مسلم)

عَنِ النُّعْمَان بن بشير رَضِي الله عَنْهُمَا قَالَ: كنت عِنْد مِنْبَر رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رجل: مَا أُبَالِي أَن لَا أعمل عملا بعد الْإِسْلَام، إِلَّا أَن أَسْقِي الْحَاج وَقَالَ آخر: إِلَّا أَن أعمر الْمَسْجِد الْحَرَام، وَقَالَ آخر:

الْجِهَاد فِي سَبِيل الله أفضل مِمَّا قُلْتُمْ، فزجرهم عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَالَ: لَا تَرفعُوا أَصْوَاتكُم عِنْد مِنْبَر رَسُول الله، وَهُوَ يَوْم الْجُمُعَة، وَلَكِن إِذا صلينَا الْجُمُعَة دَخلنَا على النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ، فَنزلت ﴿اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَ عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ جٰهَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ لَا یَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ﴾ (أخرجه مُسلم)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان کا کہنا ہے کہ میں منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ ایک آدمی نے کہا کہ ''میں اسلام لانے کے بعد صرف حاجیوں کو پانی پلانا چاہتا ہوں، دوسرے نے کہا کہ میں مسجد حرام میں عمرہ کرنا چاہتا ہوں''۔ ایک اور بولا ''ان کاموں سے جو تم نے کہے ہیں ان سے تو جہاد فی سبیل اللہ کہیں بہتر ہے''۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ڈانٹا اور کہا ''منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی آوازیں بلند نہ کرو وہ جمعہ کا دن تھا، جب ہم جمعہ کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو یہ آیت نازل ہوئی ﴿اَجَعَلْتُمْ سِقَایَةَ الْحَآجِّ وَ عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ جٰهَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ لَا یَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ﴾ ''کیا تم نے حجاج کے پانی پلانے اور مسجد حرام کے آباد رکھنے کو اس شخص کے برابر قرار دیدیا جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اور اس نے اللہ کی راہ میں جہاد

کیا ہو یہ لوگ اللہ کے نزدیک برابر نہیں''۔ (مسلم)

عَن معاذ بن جبل رَضِيَ اللهُ عَنهُ أَنه سمع النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول: من قَاتل فِي سَبِيل الله من رجل مُسلم فوَاق نَاقَته وَجَبت لَهُ الْجنَّة۔

(أخرجه أَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِي وَالنَّسَائِي وَابْن مَاجَه وَقَالَ التِّرْمِذِي: حَدِيث حسن صَحِيح)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا''جو مسلمان بندہ اللہ کی راہ میں اتنی دیر لڑتا ہے جتنی دیر میں ایک اونٹنی دوہ لی جاتی ہے (یعنی تھوڑی دیر کے لیے) تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے''۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

فضل الرِّبَاط فِي سَبِيل الله عز وَجل وَمَنْ مَاتَ مُرَابطا

عَن سلمَان الْفَارِسِي رَضِيَ اللهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنه قَالَ: رِبَاط يَوْم وَلَيْلَة خير مِن صِيَام شهر وقيامه، وَإِن مَاتَ جرى عَلَيْهِ عمله الَّذِي كَانَ يعمله وأجري عَلَيْهِ رزقه وَأمن الفتان۔ (رَوَاهُ مُسلم)

اللہ کے راستہ میں پہرہ دینے اور جو پہرہ دیتے ہوئے فوت ہو جائے اس کی فضیلت

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا ''جہاد میں ایک دن، رات کو پہرہ دینا مہینے بھر کے روزے اور رات کی (عبادت میں) قیام سے بہتر ہے۔ اگر وہ پہرہ دار اسی حالت میں مرجائے تو اس کے عمل کا ثواب اس کے لیے جاری رہتا ہے اور اس کا رزق (جنت کا کھانا پینا) اس کے لیے جاری رہتا ہے اور فتنہ میں ڈالنے والے عمل (عذاب قبر) سے محفوظ رہے گا''۔ (مسلم)

عَن سهل بن سعد السَّاعِدِيّ رَضِيَ اللهُ عَنهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى الله عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رِبَاط يَوم فِي سَبِيل الله خير من الدُّنيَا وَمَا عَلَيهَا، وَمَوضِع سَوط أحدكُم من الْجنَّة خير من الدُّنيَا وَمَا عَلَيهَا، والروحة يروحها أحدكُم فِي سَبِيل الله أَو الغدوة خير من الدُّنيَا وَمَا عَلَيهَا. (أخرجه البُخَارِي)

حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ کے راستہ میں ایک دن پہرہ دینا پوری دنیا سے بہتر ہے۔ اور جنت میں تمہارے لیے ایک کوڑے کی جگہ پوری دنیا سے بہتر ہے، اور کوئی اللہ کا بندہ اللہ کے راستہ میں شام کو چلے یا صبح کو تو وہ پوری دنیا سے بہتر ہے''۔ (بخاری)

عَن فضَالة بن عبيد رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيهِ وَسلم: مَا من ميت يَمُوت إِلَّا ختم على

عمله، إلّا من مَاتَ مرابطا فَإِنَّهُ يَنمُو لَهُ عمله إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَأمن من فتنَةِ الْقَبْرِ۔

(رَوَاهُ أبو دَاوُد وَالتِّرمِذِی بِمَعْنَاهُ، وَقَالَ: حَدِيث حسن صَحِيح)

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر آدمی کی زندگی کے خاتمہ پر اس کا عمل بھی ختم ہوجاتا ہے لیکن اللہ کے راستہ میں پہرہ دینے والے کا عمل برابر قیامت تک بڑھایا جاتا رہے گا، اور وہ قبر کے فتنوں سے محفوظ رہے گا"۔ (ابوداؤد، ترمذی)

عَن عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول: من رابط لَيْلَة فِي سَبِيل الله كَانَت لَهُ كألف لَيْلَة صيامها وقيامها،

(أخرجه ابْن مَاجَه فِي سنَنه)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا "جس کسی نے اللہ کی راہ میں ایک رات پہرہ دیا وہ اس کے لیے ایسے ہے جیسے اس نے ہزار راتوں میں پہرہ دیا۔ جن کے دنوں میں روزہ اور راتوں کو کھڑے ہوکر عبادت کی گئی ہو"۔ (ابن ماجہ)

عَن أبي هُرَيْرَة عَن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: من مَاتَ مرابطا فِي سَبِيل الله أجرى عليه عمله الصالح الذى كان يعمله، وأجرى عليه رزقه، وأمن من الفتان وبعثه الله يوم القيامة آمنا من الفزع۔ (رواه ابن ماجه)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو شخص اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے مرجائے تو اس کے نیک عمل، جو وہ کیا کرتا تھا، کا ثواب اس کے لیے جاری رہتا ہے۔ اور (جنت سے) اس کا رزق جاری کردیا جاتا ہے اور قبر کے فتنوں سے محفوظ رہتا ہے، اور قیامت میں اللہ تعالیٰ اسے گھبراہٹ سے محفوظ رکھیں گے''۔ (ابن ماجہ)

فضل النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ الله

عَنْ أَبِي سعيد الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رجل إِلَى رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاقَة مخطومة، فَقَالَ: يَا رَسُول الله هَذِهِ فِي سَبِيل الله، فَقَالَ لَهُ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: لَك بِهَا يَوْم الْقِيَامَة سَبْعمِائَة نَاقَة مخطومة۔ (أخرجه مُسلم)

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اونٹنی لے کر حاضر ہوا جس کو مہار پڑی ہوئی تھی اور عرض کیا کہ یہ اونٹنی اللہ کی راہ میں دیتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جنت کے دن اس کے بدلے تمہیں ایسی سات سو اونٹنیاں ملیں گی جنہیں مہار (وغیرہ) پڑی ہوئی ہوگی''۔ (مسلم)

عَنْ خريم بن فاتك رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله

صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: من أنْفق نَفَقَة فِي سَبِيل الله كتبت بسبعمائة ضعف، (رَوَاهُ النَّسَائِي)

حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو اللہ کی راہ میں کچھ بھی خرچ کرے گا اس کے لیے سات سو سے اوپر نیکیاں لکھی جائیں گی''۔ (نسائی)

عَن عَلِيّ بن أبي طَالب وَأبي الدَّرْدَاء وَعبد الله بن عمر، وَعبد الله بن عَمْرو، وَأبي أُمَامَة الْبَاهِلِيّ، وَأبي هُرَيْرَة رَضِي الله عَنْهُم، كلهم عَن رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنه قَالَ: من أرسل بِنَفَقَة فِي سَبِيل الله وَأقَام فِي بَيته فَلهُ بِكُل دِرْهَم سَبْعمِائَة دِرْهَم، وَمن غزا بِنَفسِهِ فِي سَبِيل الله وَأنْفق فِي وَجهه ذَٰلِك فَلهُ بِكُل دِرْهَم سَبْعمِائَة ألف دِرْهَم، ثمَّ تلا هَٰذِه الْآيَة ﴿وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَاءُ﴾۔

(رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَهُوَ رِوَايَة الْحسن عَن هَؤُلَاءِ الصَّحَابَة رَضِي الله عَنْهُم، وَمَا أَظُنهُ سمع من أحد مِنْهُم)

حضرت علی بن ابی طالب، ابوالدرداء، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمرو، ابوامامہ الباہلی، اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم یہ سب حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس کسی نے اپنے گھر میں بیٹھ کر، اللہ کی راہ میں کچھ خرچ کیا تو اسے ہر درہم کے بدلے سات سو درہم کا

ثواب ملے گا، اور جس نے بذات خود، اللہ کی راہ میں قتال (لڑائی) کیا، اور اللہ کی رضا کے لیے خرچ بھی کیا تو اسے ہر درہم کے بدلے سات لاکھ درہم کا ثواب ملے گا۔ پھر یہ آیت پڑھی ﴿وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَاءُ﴾ ترجمہ: ''اور اللہ تعالیٰ دو چند کر دیتا ہے جس کے لیے چاہتا ہے''۔

(ابن ماجه)

عَن أبي أُمَامَة رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: أفضل الصَّدقَات، ظلّ فسطاط فِي سَبِيل الله، ومنيحة خَادِم فِي سَبِيل الله، أَو طروقة فَحل فِي سَبِيل الله۔ (رَوَاهُ التِّرمِذِي وَقَالَ: حَدِيث حسن صَحِيح)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ کے راستہ میں کسی مجاہد کے لیے خیمہ لگانا، یا کسی خادم یا کسی اونٹنی کو محض اللہ کے لیے کسی کو دے دینا سب سے بہترین صدقہ ہے''۔ (ترمذی)

فضل الْغُبَار وَمن اغبرت قدماه فِي سَبِيل الله عز وَجل

عَن أبي عبس عبد الرَّحْمَن بن جبر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: من اغبرت قدماه فِي سَبِيل الله، حرمهما الله عز وَجل على النَّار۔ (رَوَاهُ البُخَارِي)

اللہ کے راستہ کا غبار اور جس کے قدم غبار آلود ہو جائیں...... کی فضیلت

حضرت ابوعبس عبدالرحمن بن جبر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس بندے کے قدم اللہ کے راستہ میں غبار آلود ہوئے تو اسے اللہ تعالیٰ آگ پر حرام کر دیتا ہے''۔ (اسے آگ چھو نہیں سکے گی)۔
(بخاری)

عَن أبي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: لَا يجْتَمع غُبَار فِي سَبِيل الله ودخان جَهَنَّم فِي وَجه رجل أبدا، وَلَا يجْتَمع الشُّح وَالْإِيمَان فِي قلب عبد أبدا، رَوَاهُ النَّسَائِي، وروى التِّرْمِذِي ذكر الْغُبَار بِنَحْوِهِ، وَقَالَ: حَدِيث حسن صَحِيح، وروى ابْن مَاجَه: لَا يجْتَمع غُبَار فِي سَبِيل الله ودخان جَهَنَّم فِي جَوف عبد مُسلم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ کے راستہ کا غبار اور دوزخ کا دھواں کسی بندے کے چہرہ پر کبھی جمع نہیں ہو سکیں گے۔ اور نہ کنجوسی اور ایمان کسی بندے کے دل میں کبھی جمع ہو سکتے ہیں''۔
(نسائی)

ابن ماجہ کی روایت میں فرمایا گیا ہے ''اللہ کے راستہ کا غبار اور دوزخ کا دھواں کسی بندہ مسلم کے پیٹ میں کبھی جمع نہیں ہو سکیں گے''۔

وَعَن أنس بن مَالك رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: من رَاح رَوْحَة فِي سَبِيل الله، كَانَ

لَهُ بِمثل مَا أَصَابَهُ من الْغُبَار مسكا يَوْم الْقِيَامَة۔
(رَوَاهُ ابْن مَاجه)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو کسی صبح کو اللہ کی راہ میں نکلا، اس پر جتنا گردوغبار پڑے گا، قیامت کے دن اس غبار کے بدلے اتنی مشک وکستوری اس پر ڈال دی جائے گی"۔ (ابن ماجہ)

فَضْل الحرس فِي سَبِيل الله

وَعَن أبي رَيْحَانَة وَهُوَ الْأَزْدِيّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَن رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حرمت النَّار على عين سهرت فِي سَبِيل الله عز وَجل۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيفِي سنَنه)

اللہ کی راہ میں پہرہ دینے کی فضیلت

حضرت ابوریحانہ الازدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو آنکھ اللہ کی راہ میں (پہرہ دیتے ہوئے) جاگتی رہی اس پر دوزخ کی آگ حرام کردی گئی"۔ (نسائی)

عَن أنس بن مَالك رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول: حرس لَيْلَة فِي سَبِيل الله أفضل من صِيَام رجل وقيامه فِي أَهله ألف سنة، السّنة ثلثمِائة يَوْم، وَالْيَوْم كألف سنة۔ (رَوَاهُ ابْن مَاجه)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''فرمایا اللہ کی راہ میں کسی بندہ کا ایک رات جاگ کر پہرہ دینا اس کے اپنے گھر میں اسی ہزار سال سے کہیں بہتر ہے جس کے دنوں میں اس نے روزہ اور رات کو کھڑے ہو کر عبادت کی ہو، سال تین سو دن کا ہو، اور ایک دن ہزار سال کا''۔ (ابن ماجہ)

فضل الصَّوْمِ فِي سَبِيلِ الله

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: من صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ الله باعده الله من جَهَنَّمَ مسيرَةَ سبعين خَرِيفًا. رَوَاهُ الإِمَامُ أَحْمد وَالتِّرْمِذِي وَقَالَ: تقدم فِي الصَّوْم حَدِيث أبي سعيد وَحَدِيث عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا۔

اللہ کی راہ میں روزہ رکھنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے اللہ کی راہ (جہاد) میں ایک دن کا روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرہ کو ستر سال آگ سے دور رکھے گا''۔ (ترمذی)

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: من صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ الله جعل الله بَينه وَبَين جَهَنَّم خَنْدَقًا كَمَا بَين السَّمَاء وَالْأَرْض۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِی وَقَالَ: غَرِیب)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے اللہ کے راستہ میں (جہاد میں) ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے اور آگ کے درمیان ایک خندق کردے گا جس کے فاصلہ کا فرق آسمان وزمین کے برابر ہوگا''۔ (ترمذی)

فضل الرَّمْی فِی سَبِیل اللہ عَزَّ وَجَلَّ

عَن أَبِی نجیح السّلمِیّ وَهُوَ عمرو بن عَنْبَسَة رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعت رَسُول الله صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُول: من رمی بِسَهْم فِی سَبِیل الله فَبلغ فَهُوَ عدل مُحَرر، رَوَاهُ النَّسَائِی، وروی التِّرْمِذِی طرفا مِنْهُ وَصَححهُ، وَفِی رِوَایَة للنسائی وَابْن مَاجه: فَبلغ الْعَدو أَخطَأ أَو أصَاب كَانَ لَهُ عدل رَقَبَة، وَفِی رِوَایَة النَّسَائِی: بلغ الْعَدو أَو لم یبلغ كَانَ كعتق رَقَبَة۔

اللہ کی راہ میں تیراندازی (فائرنگ) کی فضیلت

حضرت عمرو بن عنبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''جس نے اللہ کے لیے تیر پھینکا اور وہ دشمن تک پہنچ گیا اسے غلام آزاد کرنے والے کے برابر اجر ملے گا''۔ (نسائی)

نسائی اور ابن ماجہ کی روایت یوں ہے کہ ''جس نے اللہ کے لیے دشمن کے خلاف تیر پھینکا'' وہ نشانے پر بیٹھا یا خطا ہوا، اسے غلام آزاد کرنے کے برابر

ثواب ملے گا''۔

عَن کَعب بن مرّۃ رَضِیَ اللہُ عَنہُ عَن النَّبِی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ: سمعتہ یَقُول: ارموا من بلغ العَدو بِسَھم رَفعہ اللہ بِہٖ دَرَجَۃ. قَالَ ابن النحام: یَا رَسُول اللہ والدرجۃ؟ قَالَ: مَا بَین الدرجتین مائۃ عَام۔ (رَوَاہُ النَّسائی)

حضرت کعب بن مرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا فرمایا ''تیر اندازی کرو، جس کا تیر دشمن کے خلاف ٹھیک نشانے پر بیٹھا اللہ اس تیر کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند کردے گا۔ ابن النحام نے عرض کیا یارسول اللہ! درجہ کیا ہے؟ فرمایا ''درجوں کے درمیان سو سال (کی مسافت) ہے''۔ (نسائی)

عَن عقبَۃ بن عَامر رَضِیَ اللہُ عَنہُ عَن النَّبِی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ: إن اللہ تبارك وَتَعَالَی یدخل ثَلَاثَۃ نفر الجَنَّۃ بِالسَّھمِ الوَاحِد، صانعہ یَحتَسب فِی صَنعتہ الخَیر، والرامی بِہٖ، ومنبلہ۔ (رَوَاہُ النَّسائی وَابن مَاجہ)

حضرت بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ ایک تیر کے بدلے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائیں گے''۔ اس کے بنانے والے کو جو ثواب کی نیت سے بناتا ہو، پھینکنے والے کو، اس میں نوک لگانے والے نوک سیدھی کرنے والے اٹھا کر دینے والے کو''۔ (نسائی، ابن ماجہ)

فَضْل الْجراحة فِي سَبِيل الله

عَن أبي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنهُ عَن رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يكلم أحد فِي سَبِيل الله وَالله أعلم من يكلم فِي سَبيله، إِلَّا جَاءَ يَوْم الْقِيَامَة وجرحه يثعب، اللَّوْن لون الدَّم، وَالرِّيح ريح الْمسك۔

(أخرجه البُخَارِي وَمُسلم بِنَحْوِهِ)

اللہ کی راہ میں زخمی ہونے والے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”جو شخص بھی ٹھیک اللہ کی راہ میں زخمی ہوا اور اللہ خوب جانتا ہے جو اس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے، قیامت میں اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہوگا، جس کا رنگ تو خون کا ہوگا لیکن خوشبو کستوری اور مشک کی ہوگی“۔ (بخاری و مسلم)

عَن أبي أُمَامَة رَضِيَ اللهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ شَيْء أحب إِلَى الله من قطرتين وأثرين، قَطْرَة من دموع فِي خشيَة الله، وقطرة دم تهراق فِي سَبِيل الله، وَأما الأثران، فأثر فِي سَبِيل الله، وَأثر فِي فَرِيضَة من فَرَائض الله۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيث حسن غَرِيب)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ کو دو قطرے اور دو نشان بہت

ہی محبوب ہیں...... آنسو کا وہ قطرہ جس کا باعث اللہ کا خوف ہو، اور ایک وہ قطرہ خون جو اللہ کی راہ میں انسان کے بدن سے بہہ نکلے، نشانوں میں سے ایک نشان تو مجاہد فی سبیل اللہ (کے قدم) کا ہے اور دوسرا فرائض میں سے کسی فرض کی ادائیگی کا نشان ہے"۔ (ترمذی)

عَنْ معاذ بن جبل رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنه سمع رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول: من قَاتل فِي سَبِيل الله من رجل مُسلم فوَاق نَاقَة، وَجَبت لَهُ الْجنَّة، وَمن سَأَلَ الله الْقَتْل من عِنْد نَفسه صَادِقا ثمَّ مَاتَ أَو قتل فَلهُ أجر شَهِيد، وَمن جرح جرحا أَو نكب نكبة فَإِنَّهَا تَجِيء يَوْم الْقِيَامَة كأغزر مَا كَانَت كالزعفران وريحها كالمسك، وَمن جرح جرحا فِي سَبِيل الله فَعَلَيْهِ طَابع الشُّهَدَاء، رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيوروى مِنْهُ التِّرْمِذِي إِلَى قَوْله: كالمسك، وَقَالَ: حَدِيث صَحِيح، وَفِي رِوَايَة: من خرج بِهِ خراج فِي سَبِيل الله، فَإِن عَلَيْهِ طَابع الشُّهَدَاء۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا فرمایا "جو مسلمان اللہ کی راہ میں اتنی دیر تک جنگ کرے کہ ایک بار اونٹنی کا دودھ دوہ لیا جائے تو اس پر جنت واجب ہوگئی۔ اور جس نے سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت طلب کی، پھر اگر وہ طبعی موت سے مر گیا یا مارا گیا تو اسے شہید کا ثواب ملے گا، اور جو زخمی ہوا یا اسے تکلیف پہنچی تو وہ

قیامت میں اس صورت سے آئے گا گویا آج ہی زخم لگا ہے اور رنگ زعفران کا ہوگا اور بو مشک کی ہوگی اور جو اللہ کی راہ میں زخمی ہوا اس پر شہیدوں کی مہر لگی ہوگی''۔ دوسری روایت میں ہے کہ جسے اللہ کی راہ میں پھوڑا نکل آیا تو اس پر بھی شہداء کی مہر لگی ہوگی''۔ (ابوداؤد، نسائی)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مر رجل من أَصْحَاب رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بشعب فِيهِ عُيَيْنَة من مَاء عذبة فَأَعْجَبتهُ لطيبها. فَقَالَ: لَو أعتزل النَّاس فأقمت فِي هٰذَا الشّعب وَلنْ أفعل حَتّٰى أَسْتَأْذن رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم، فَذكر ذٰلِك لرَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا تفعل فَإِن مقَام أحدكُم فِي سَبِيل الله أفضل من صلَاته فِي بَيته سبعين عَاما. أَلا تحبون أَن يغْفر الله لكم فيدخلكم الْجنَّة، اغزوا فِي سَبِيل الله، من قَاتل فِي سَبِيل الله فوَاق نَاقَة وَجَبت لَهُ الْجنَّة۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ: حَدِيث حسن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی کسی گھاٹی سے گزرے جس میں میٹھے پانی کا ایک چھوٹا سا چشمہ تھا۔ ان کو وہ چشمہ بہت خوشگوار لگا، کہنے لگے اگر میں لوگوں سے علیحدگی اختیار کرتا تو اسی گھاٹی میں قیام کرتا، مگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغیر اجازت ایسا ہرگز نہ کروں گا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' ایسا

نہ کرنا، تمہارا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا اپنے گھر میں ستر سال نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں بخشے اور جنت میں داخل کرے؟ اللہ کی راہ میں اللہ کے دشمنوں سے لڑو۔ جو اللہ کی راہ میں اتنی دیر جنگ کرے کہ ایک بار اونٹنی دوہ کر دوبارہ دوہی جائے تو اس کے لیے جنت واجب ہوگئی“۔ (ترمذی)

فَضْل غَزْو الْبَحْر

عَن أنس بن مَالك رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنه قَالَ: كَانَ رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يدْخل على أم حرَام بنت ملْحَان فتطعمه، وَكَانَت أم حرَام تَحت عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَدخل عَلَيْهَا رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات يَوْم فأطعمته ثمَّ جَلَست تفلي رَأسه فَنَامَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم، ثمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يضْحك، قَالَت: فَقلت: مَا يضحكك يَا رَسُول الله، فَقَالَ: نَاس من أمتِي عرضوا على غزَاة فِي سَبِيل الله يركبون ثبج هَذَا الْبَحْر ملوكا على الأسرة أَو مثل الْمُلُوك على الأسرة، (شكّ أَيهمَا قَالَت) فَقلت: يَا رَسُول الله ادْع الله أَن يَجْعَلنِي مِنْهُم، فَدَعَا لَهُم، ثمَّ وضع رَأسه فَنَامَ، ثمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يضْحك قَالَت: فَقلت مَا يضحكك يَا رَسُول الله؟ قَالَ: نَاس من أمتِي

عرضوا عليّ غزاة في سبيل الله، كما قال في الأولى، قالت: فقلت: يارسول الله ادع الله أن يجعلني منهم، قال: أنت من الأوّلين، فركبت أم حرام البحر في زمان معاوية ابن أبي سفيان رضي الله عنهما فصرعت عن دابتها حين خرجت من البحر فهلكت۔ (أخرجه البخاري ومسلم)

بحری جنگ کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبادۃ بن الصامت کی اہلیہ حضرت ام حرام بنت ملحانؓ کے ہاں (کبھی کبھی) تشریف لے جایا کرتے تھے، ایک دن آپ تشریف لے گئے تو انہوں نے آپ ﷺ کو کھانا کھلایا وہیں آپ ﷺ کی آنکھ لگ گئی، ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ ام حرام نے پوچھا یارسول اللہ! ہنسنے کا سبب کیا ہے؟ فرمایا مجھ پر میری امت کے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کچھ غازی پیش کئے گئے جو اس سمندر کی پشت پر سوار ہوں گے اور ایسے دکھائی دیں گے جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھے ہوں میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپ میرے حق میں دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے ان میں شامل فرمادے۔ آپ نے ان کے لیے دعا فرمائی۔ پھر آپ لیٹ گئے۔ پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ ام حرام کہتی ہیں میں نے پھر آپ سے آپ کے ہنسنے کی وجہ پوچھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''میری امت کے اللہ کی راہ میں کچھ غازی میرے سامنے پیش کئے گئے جیسے پہلے ارشاد فرمایا تھا۔ میں نے پھر عرض کی یارسول اللہ! میرے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے ان

میں شامل کر دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم تو سب سے پہلے گروہ میں ہوگی''۔ حضرت ام حرام حضرت معاویہ کے زمانہ میں سمندری کشتی، جہاز پر سوار ہوئیں، جب سمندر سے نکلیں تو وہ اپنی سواری کے جانور سے گر پڑیں اور اللہ کو پیاری ہوگئیں۔ (بخاری و مسلم)

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاء رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: غَزْوَة فِي الْبَحْر مثل عشر غزوات فِي الْبر، وَالَّذِي يسدد فِي الْبَحْر كالمتشحط فِي دَمه فِي سَبِيل الله۔ (رَوَاهُ ابْن مَاجه من رِوَايَة لَيْث بن أبي سليم)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ایک بحری جنگ دس بری جنگوں کی طرح ہے، اور سمندر کی گھمیری میں مبتلا ہونے والا ثواب کے لحاظ سے ایسا ہے جیسے (بری لڑائی میں) خون میں لت پت ہونے والا''۔ (ابن ماجہ)

عَنْ أَبِي أُمَامَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول: شَهِيد الْبَحْر مثل شهيدي الْبر، والمائد فِي الْبَحْر كالمتشحط فِي دَمه فِي الْبر، وَمَا بَين الموجتين كقاطع الدُّنْيَا فِي طَاعَة الله، وَإِن الله وكل ملك الْمَوْت بِقَبض الْأَرْوَاح إِلَّا شَهِيد الْبَحْر فَإِنَّهُ يتَوَلَّى قبض أَرْوَاحهم وَيغْفر لشهيد الْبر الذُّنُوب كلهَا إِلَّا الدّين، ولشهيد الْبَحْر الذُّنُوب وَالدّين۔

(رَوَاہُ ابن مَاجہ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ”ایک بحری شہید کے لیے دو بری شہیدوں جیسا ثواب ہے۔ اور سمندر کی گھمیری میں مبتلا ہونے والا ثواب کے لحاظ سے ایسے ہے جیسے بری لڑائی میں خون میں لت پت ہونے والا۔ دو موجوں کا درمیانی فاصلہ عبور کرنے والا ایسا ہے کہ گویا کہ اس نے اطاعت الٰہی میں دنیا بھر کو طے کرلیا۔ اور اللہ نے ملک الموت کو جانیں نکالنے کی ڈیوٹی دے رکھی ہے جو اپنی ڈیوٹی ادا کرنے میں سوائے بحری شہید کے (کہ اس کی روح اللہ تعالیٰ خود قبض کرتے ہیں) بری شہید کے سوائے قرض کے سارے گناہ بخش دیتا ہے جبکہ بحری شہید کے قرض سمیت سارے گناہ بخش دیتا ہے“۔ (ابن ماجہ)

فضل من جهز غازيا أو خَلفه فِي أهله

عَنْ يزِيد بن خَالِد الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: من جهز غازيا فِي سَبِيل الله فقد غزا، وَمن خَلفه فِي أَهله فقد غزا۔ (أَخرجَاهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ)

مجاہد وغازی کو تیار کرنے یا اس کے گھر بار کی دیکھ بھال کرنے کی فضیلت

حضرت یزید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس شخص نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے لیے لڑائی کا سامان فراہم کردیا تو گویا اس نے خود جہاد کیا (یعنی ثواب میں برابر کا شریک ہے) اور جس نے کسی غازی کے گھر بار کی نگہبانی کی تو گویا اس نے خود جہاد کیا۔
(بخاری و مسلم)

عَن عمر بن الخطاب رَضِيَ اللهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: من جهز غازيا حتّٰى يستقل، كَانَ لَهُ مثل أجره حتّٰى يموت أو يرجع. (رَوَاهُ ابنِ مَاجه)

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں ''جس نے کسی غازی کو لڑائی کا اتنا سامان دیا کہ وہ بے نیاز ہوگیا تو اسے بھی غازی جتنا ثواب ملتا رہے گا، یہاں تک کہ وہ غازی شہید ہوجائے یا پھر جنگ سے واپس گھر آجائے''۔ (ابن ماجہ)

ذِكر الاستنصار لِضُعَفَاء المُسلمين

عَن سعد بن أبي وَقاص رَضِيَ اللهُ عَنهُ أَنه رأى أَن لَهُ فضلا على من دونه، فَقَالَ النَّبِي صلى الله عَلَيهِ وَسلم: هَل تنصرُونَ وترزقون إِلَّا بضعفائكم، أخرجه البُخَارِي وَالنَّسَائِي، زَاد النَّسَائِي: بدعوتهم وصلاتهم وإخلاصهم.

فوج کے کمزور افراد سے اچھا سلوک اور ان کی مدد

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے وہ اپنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسروں سے افضل خیال کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تمہارا رزق اور تمہاری کامرانی صرف تمہارے کمزور اور غریب افراد کی وجہ سے ہے''۔ (بخاری)

نسائی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ تمہارا رزق اور تمہاری کامرانی ان کمزور اور غریب افراد کی دعاؤں، نمازوں اور اخلاص کی بنا پر ہے"۔ (نسائی)

عَن أبي الدَّرْدَاء رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول: ابغوني ضعفائكم فَإِنَّمَا ترزقون وتنصرون بضعفائكم، رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِي وَالنَّسَائِي وَقَالَ التِّرْمِذِي: حَدِيث حسن صَحِيح، قَالَ النَّسَائِي: فَإِنَّمَا تنصرُونَ۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا مجھے تلاش کرنا ہوتو اپنے کمزور اور غریب لوگوں میں تلاش کرو، تمہیں جو رزق اور کامیابی وکامرانی ملتی ہے یہ انہی لوگوں کی وجہ سے ملتی ہے"۔ (ابوداؤد، ترمذی) اور نسائی میں یوں ہے کہ تمہیں کامیابی اور رزق انہی کی وجہ سے ملتا ہے"۔

فضل الْقَتْل فِي سَبِيل الله عز وَجل

عَن أبي قَتَادَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رجل إِلَى رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُول الله إِن قتلت فِي سَبِيل الله صَابِرًا محتسبا مُقبلا غير مُدبر كفر الله خطاياي؟ قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: إِن قتلت فِي سَبِيل الله محتسبا مُقبلا غير مُدبر كفر الله

خطاياك إِلَّا الدّين، كَذَا قَالَ جِبْرِيل عَلَيْهِ السَّلَام۔

(أخرجه مُسلم)

وَله عَن عبد الله بن عَمرو رَضِيَ اللهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْقَتْل فِي سَبِيل الله كفر كل شَيْء إِلَّا الدّين۔

اللہ کی راہ میں قتال وشہادت کی فضیلت

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا، یارسول اللہ! اگر میں اللہ کی راہ میں صبر واجر کی طلب میں آگے بڑھتے ہوئے مارا جاؤں تو کیا اللہ میری سب خطائیں معاف کردے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اگر تم اللہ کی راہ میں صبر کرتے ہوئے اجر وثواب کی طلب میں آگے بڑھتے ہوئے قتل کیے جاؤ بشرطیکہ پیچھے نہ مڑو تو قرض کے علاوہ تمہاری ساری خطائیں اللہ معاف کردے گا۔ مجھے جبریل علیہ السلام نے ایسے ہی کہا ہے۔ (مسلم)

اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ کی راہ میں شہادت سے قرض کے علاوہ سارے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں''۔

عَن أنس بن مَالك رَضِيَ اللهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا من أحد يدْخل الْجنَّة يحب أَن يرجع وَله مَا على الأَرْض من شَيْء، إِلَّا الشَّهِيد فَإِنَّهُ

يتمنّى أن يرجع إلى الدُّنيا فيقتل عشر مرَّات لما يرى من الكرامة۔ (أخرجه البخاري ومسلم)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کوئی آدمی ایسا نہیں کہ جنت میں داخل ہوکر دنیا کی طرف پھر واپس ہونا چاہے اگر چہ اس کو ساری دنیا کی سلطنت بھی مل جائے لیکن شہید آرزو کرتا ہے کہ وہ دوبارہ دنیا میں چلے اور دس بار قتل ہوکر اس مرتبہ اور عزت کو حاصل کرے جو اسکو مل چکی ہے''۔ (بخاری ومسلم)

عَنِ الْمِقْدَادِ بن معد يكرب رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: للشهيد عِنْدَ الله سِتَّة يغفر لَهُ فِي أول دفعَة، وَيرى مَقْعَده من الْجنَّة، ويجار من عَذَاب الْقَبْر، ويأمن من الْفَزع الأَكْبَر، وَيُوضَع على رَأسه تَاج الْوَقار، الياقوتة مِنْهَا خير من الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَفِي رِوَايَة أَحْمد: ويزوج اثْنَتَيْنِ وَسبعين زَوْجَة من الْحور الْعين، ويشفع فِي سبعين من أَقَاربه۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَقَالَ: حَدِيث غَرِيب صَحِيح)

حضرت مقداد بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید کو اللہ تعالیٰ کے ہاں سے چھ انعامات ملتے ہیں، پہلی بار ہی بخشش ہو جاتی ہے جنت کا ٹھکانا اسے دکھا دیا جاتا ہے، عذاب قبر سے اسے پناہ دی جاتی ہے، (آخرت کی) بڑی گھبراہٹ سے مامون ومحفوظ ہوتا ہے، اور

اس کے سر پر وقار کا تاج رکھ دیا جاتا ہے جس کا ایک موتی پوری دنیا سے بہتر ہے۔

احمد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ اسے بہتر (۷۲) حوریں عطا کی جاتی ہیں اور اس کی، اپنے خاندان کے ستر (۷۰) افراد کے بارے میں سفارش مقبول ہوتی ہے۔ (ترمذی)

عَن أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: يشفع الشَّهِيد فِي سبعين من أهل بَيته۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُد)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''شہید کی سفارش اپنے خاندان کے ستر (۷۰) افراد کے بارے میں مقبول ہوتی ہے''۔ (ابوداؤد)

عَن مَسْرُوق قَالَ: سَأَلنَا عبد الله يَعْنِي ابْن مَسْعُود عَن هَذِه الْآيَة: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾ قَالَ: أما إِنَّا قد سَأَلنَا عَن ذَلِك فَقَالَ: أَرْوَاحهم فِي جَوف طير خضر، لَهَا قناديل معلقَة بالعرش، تسرح من الْجنَّة حَيْثُ شَاءَت، ثمَّ تأوي إِلَى تِلْكَ الْقَنَادِيل، فَاطلع إِلَيْهِم رَبهم إطلاعة، فَقَالَ: هَل تشتهون شَيْئا، قَالُوا: أَي شَيْء نشتهي وَنحن نسرح من الْجنَّة حَيْثُ شِئْنَا، فَفعل بهم ذَلِك ثَلَاث مَرَّات،

فَلَمَّا رَأَوْا أَنهم لن يترکوا من أَن يسألوا، قالوا: يا رب نريد أَن ترد أَرواحنا فِي أَجسادنا حتّٰى نقتل فِي سبيلك مرّة أُخرى، فلمّا رأى أَن ليس لهم حاجة تركوا۔

(رواه مسلم)

مسروق کا بیان ہے کہ ہم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾ ترجمہ: ''اور تم ان لوگوں کے بارے میں، جو اللہ کی راہ میں مارے گئے، ہرگز یہ گمان نہ کرو کہ وہ مردہ ہیں، بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے ہاں سے رزق پاتے ہیں۔'' کے بارے میں پوچھا، انہوں نے کہا ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی تفسیر پوچھی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان (شہداء) کی روحیں سبز پرندوں کے اندر رہتی ہیں ان کی قندیلیں عرش میں معلق (لٹکی ہوئی) ہیں وہ جنت میں جہاں چاہے گھومتی ہیں پھر ان قندیلوں میں آکر ٹھہر جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی طرف پوری طرح متوجہ ہو کر ان سے پوچھتے ہیں ''کیا کسی چیز کی تمہیں چاہت ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں ہمیں اور کیا چاہیے، ہم جنت میں جہاں چاہیں آزادی سے گھومتے پھرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے تین بار پوچھتے ہیں جب وہ دیکھتے ہیں کہ ان کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جو وہ اللہ سے مانگیں تو عرض کرتے ہیں اے پروردگار! آپ ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں دوبارہ پلٹ دیجئے (ہمیں زندہ کر دیجئے تاکہ دوبارہ تیری راہ میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر سکیں۔ جب اللہ تعالیٰ دیکھتے ہیں کہ ان کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تو انہیں اپنے حال پر چھوڑ دیتے ہیں''۔ (مسلم)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ: ذکر الشُّهَدَاءِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا تَجِفُّ الْأَرْضُ مِن دَمِ الشَّهِيدِ حَتّٰى تبتدره زوجتاه كَأَنَّهُمَا طيران أضلتا فصيليهما فِي براح الْأَرْضِ وَفِي يَدِ كل وَاحِدَة حلَّة خير من الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔
(رَوَاهُ ابْن مَاجه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کے سامنے شہداء کا تذکرہ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”شہید کے خون سے زمین خشک نہیں ہونے پاتی کہ اس کی طرف اس کی دو بیویاں لپکتی ہیں گویا وہ دو پرندے ہیں، جنہوں نے زمین کے کسی میدان میں اپنے بچوں کو گم کردیا ہو اور ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایسا جوڑا (لباس) ہوتا ہے جو پوری دنیا سے کہیں بہتر ہوتا ہے“۔ (ابن ماجہ)

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِي طير خضر تعلق من ثَمَرِ الْجَنَّةِ أَوْ شجر الْجَنَّةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَالنَّسَائِي وَابْن مَاجَه وَهٰذَا لفظ التِّرْمِذِي وَقَالَ: حَدِيث حسن صَحِيح۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں میں ہوتی ہیں وہ جنت کے پھلوں یا جنت کے درختوں سے چگتی پھرتی ہیں“۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

ذِكر مَا يجد الشَّهِيد من الأَلَم

عَن أبي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنهُ عَن رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: الشَّهِيد لَا يجد مس الْقَتْل إِلَّا كَمَا يجد أحدكُم القرصة يقرصها۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ: حَدِيث حسن غَرِيب صَحِيح)

شہید کو شہادت کے وقت کتنی تکلیف پہنچتی ہے؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''شہید کو شہادت کے وقت اتنی بھی تکلیف نہیں ہوتی جتنی کہ کسی کو ایک چٹکی یا چیونٹی کے کاٹنے سے ہوتی ہے''۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

ذكر عدد الشُّهَدَاء

عَن أبي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: مَا تعدون الشَّهِيد فِيكُم؟ قَالُوا: يَا رَسُول الله من قتل فِي سَبِيل الله فَهُوَ شَهِيد، قَالَ: إِن شُهَدَاء أمتِي إِذا لقَلِيل، قَالُوا: فَمن هم يَا رَسُول الله؟ قَالَ: من قتل فِي سَبِيل الله فَهُوَ شَهِيد، وَمن مَاتَ فِي الطَّاعُون فَهُوَ شَهِيد، وَمن مَاتَ فِي الْبَطن فَهُوَ شَهِيد، والغريق شَهِيد، وَفِي رِوَايَة: وَصَاحب الْهدم شَهِيد۔

(رَوَاهُ مُسلم)

شہداء کی قسمیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن) صحابہ سے پوچھا ''تم اپنے میں سے کن لوگوں کو شہید شمار کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا ''یارسول اللہ! جو راہ خدا میں قتل ہو وہ شہید ہوتا ہے''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس طرح تو میری امت کے شہداء کی تعداد بہت کم رہی''۔ انہوں نے پوچھا، یارسول اللہ! پھر کون کون شہید ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو اللہ کے راستہ میں قتل ہوگیا وہ شہید ہے۔ جو طاعون میں مرجائے وہ شہید ہے، جو پیٹ کی بیماری میں مرجائے وہ شہید ہے جو پانی میں ڈوب کے مرجائے وہ شہید ہے، اور ایک روایت میں ہے کہ جو دب کر مرجائے وہ بھی شہید ہے''۔ (مسلم)

عَنْ جَابر بن عتيك رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: الشَّهَادَة سبع سوى الْقَتْل فِي سَبِيل الله المطعون شَهِيد، والغريق شَهِيد، وَصَاحب ذَات الْجنب شَهِيد، والمبطون شَهِيد، وَصَاحب الْحَرِيق شَهِيد، وَالَّذِي يَمُوت تَحت الْهدم شَهِيد، وَالْمَرْأَة تَمُوت بِجمع شَهِيد۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وروى ابْن مَاجَه شَيْئا مِنْهُ)

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اللہ کی راہ میں قتل کے علاوہ بھی شہادتیں سات ہیں..... طاعون والا، پانی میں، ڈوب کر مرجانے والا، ذات الجنب (کروٹ کے پھوڑے یا نمونیہ سے مرجانے والا) پیٹ کی بیماری سے مرجانے والا، جل کر

مرجانے والا، دب کر مرجانے والا، وہ عورت جو بچہ کی پیدائش میں مرجائے''۔
(ابوداؤد،نسائی،ابوداؤد)

عَنْ عبد الله بن عَمرو قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: من قتل دون مَاله فَهُوَ شَهِيد. (رَوَاهُ الْبُخَارِي)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مرجائے وہ شہید ہے''۔ (بخاری)

عَنْ سعيد بن زيد رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: من قتل دون مَاله فَهُوَ شَهِيد، وَمن قتل دون أَهله فَهُوَ شَهِيد، وَمن قتل دون دينه فَهُوَ شَهِيد، وَمن قتل دون دَمه فَهُوَ شَهِيد.
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِي وَالنَّسَائِي وَهَذَا لَفظه)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جو اپنے مال کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید ہے۔ جو اپنے اہل وعیال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے۔ جو اپنے دین کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے شہید ہے، جو اپنی جان بچانے میں مارا جائے وہ شہید ہے''۔ (نسائی)

عَنْ سُوَيْد بن مقرن رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: من قتل دون مظلمته فَهُوَ شَهِيد. (رَوَاهُ النَّسَائِي)

حضرت سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو اپنے حق مظلومیت کے لیے قتل کیا گیا وہ شہید ہے''۔ (نسائی)

ذِكر أَن الْجَنَّة تَحت ظلال السيوف

عَن أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيهِ وَسلم: إِن أَبْوَاب الْجَنَّة تَحت ظلال السيوف.

(أخرجه مُسلم)

جنت تلواروں کے سائے میں ہے

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں''۔ (مسلم)

عَن عبد الله بن أبي أوفى رَضِيَ اللهُ عَنهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى الله عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بعض أَيَّامه الَّتِي لَقِي فِيهَا الْعَدو ينْتَظر حَتَّى إِذا مَالَت الشَّمْس قَامَ فِي النَّاس فَقَالَ: يَا أَيهَا النَّاس لَا تتمنَّوْا لِقَاء الْعَدو واسألوا الله الْعَافِيَة، فَإِذا لقيتموه فَاصْبِرُوا، وَاعْلَمُوا أَن الْجَنَّة تَحت ظلال السيوف ثمَّ قَالَ النَّبِي صلى الله عَلَيهِ وَسلم: اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمُ الْأَحْزَابِ اِهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ.

(أخرجه البُخَارِي)

حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی دشمن سے مقابلہ کے لیے تیار ہوئے اوران کا اتنی دیر انتظار کیا کہ زوال ہوگیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور فرمایا ”اے لوگو! دشمن سے مقابلہ کی تمنا نہ کرو۔ اللہ سے عافیت مانگتے رہو، پھر فرمایا:

اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ وَمُجْرِیَ السَّحَابِ وَھَازِمُ الْاَحْزَابِ اِھْزِمْھُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْھِمْ

اے اللہ! کتاب کے اتارنے والے! بادل کے دوڑانے والے، لشکر کو ہزیمت دینے والے، ان کو شکست دے اور ان کے خلاف مقابلہ میں ہماری مدد فرما“۔ (بخاری)

ذكر أن الكَافِر لَا يجْتَمِع هُوَ وقاتله فِي النَّار إِذا سدد الْقَاتِل

عَن أبي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يجْتَمع كَافِر وقاتله فِي النَّار أبدا، رَوَاهُ مُسلم، وَله رِوَايَة: لَا يَجْتَمِعَانِ فِي النَّار اجتماعا يضر أَحدهمَا الآخر، قيل: من هم يَا رَسُول الله قَالَ: الْمُؤمن قتل الْكَافِر ثمَّ سدد۔

کافر اور اس کا مسلمان قاتل دوزخ میں جمع نہ ہونگے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا ''کافر اور اس کا (مسلمان) قاتل دوزخ میں کبھی اکٹھے نہ ہوں گے۔ (مسلم)

مسلم ہی کی ایک روایت میں ہے کہ کافر اور اس کا (مسلمان) قاتل آگ میں جمع نہ ہوں گے کہ ایک دوسرے کو ضرر دے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا یا رسول اللہ! یہ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مومن جس نے کافر کو قتل کیا پھر وہ مومن ٹھیک (اسلام کے) راستہ پر رہا''۔

ذکر من سأل الله الشّهادة صادقا

عَن أنس بن مَالك رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيهِ وَسلم: من سَأَلَ الله الشَّهَادَة أعطيها وَلَو لم تصبه. (رَوَاهُ مُسلم)

شہادت کا سچا طالب

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جس نے اللہ سے (سچے دل سے) شہادت مانگی وہ اسے دے دی جائے گی چاہے شہید نہ ہو''۔ (مسلم)

عَن سهل بن حنيف رَضِيَ اللهُ عَنهُ أَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: من سَأَلَ الله الشَّهَادَة بِصدق بلغه الله منَازِل الشُّهَدَاء وَإِن مَاتَ على فرَاشه۔ (رَوَاهُ مُسلم)

سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے سچے دل کے ساتھ شہادت کا سوال کیا

تو وہ شہیدوں کے مرتبے کو پہنچے گا اگر چہ اپنے بستر ہی پر مرے"۔ (مسلم)

عَن معاذ بن جبل رَضِيَ اللهُ عَنهُ سمع النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُول: من سَأَلَ اللهَ الْقَتْل من عِند نفسه صَادِقًا ثمَّ مَاتَ أَو قتل فَلهُ أجر شَهِيد۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ: حَدِيث حسن صَحِيح)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انہوں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ "جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے سچے دل سے شہادت مانگی پھر وہ طبعی موت مر گیا یا قتل کر دیا گیا اسے شہید کا ثواب ملے گا"۔ (نسائی، ترمذی)

فضل ارتباط الْخَيل فِي سَبِيل الله عز وَجل

عَن أبي هُرَيْرَة عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: من احْتبسَ فرسا فِي سَبِيل الله إِيمَانًا بِاللَّه وَتَصْدِيقًا بوعده فَإِن شبعه وريه وروثه وبوله (حَسَنَات) فِي مِيزَانه يَوْم الْقِيَامَة۔ (أخرجه البُخَارِيّ بِنَحْوِهِ)

جہاد کے لیے گھوڑے پالنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اللہ کے راستہ کے لیے، اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے، اس کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے گھوڑے رکھے تو اس گھوڑے کا کھا پی کر آسودہ اور سیراب ہونا اور اس کا پاخانہ پیشاب قیامت کے دن اس شخص کی نیکی

کے پلہ پر ہوگا''۔ (بخاری)

وَعَن أبي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْخَيل لرجل أجر ولرجل ستر ولرجل وزر. فَأَما الَّذِي هِيَ لَهُ أجر فرجل يربطها فِي سَبِيل الله فَأطَال لَهَا فِي مرج أَو رَوْضَة فَمَا أَصَابَت فِي طيلها ذٰلِك من المرج أَو الرَّوْضَة كَانَت لَهُ حَسَنَات وَلَو أَنَّهَا قطعت طيلها فاستنت شرفا أَو شرفين كَانَت آثارها وأرواثها حَسَنَات وَلَو مرت بنهر فَشَرِبت مِنْهُ وَلم يرد ان يسْقِي بمكانه ذٰلِك۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''گھوڑے تین طرح کے ہیں ایک گھوڑا وہ ہے جو آدمی کے لیے اجر وثواب کا ذریعہ ہے اور دوسرا گھوڑا وہ ہے جو اس کے لیے پردہ پوشی کا سبب ہے اور تیسرا گھوڑا وہ ہے جو اس کے لیے گناہ کا سبب ہے۔ جو گھوڑا باعث اجر ہے وہ ہے جسے کسی آدمی نے جہاد کے لیے باندھ رکھا ہو، اور کسی چراگاہ یا باغیچہ میں اس کی رسی دراز کردی ان میں اس کی رسی جہاں تک پہنچے گی وہ اس کے لیے نیکیوں کا ذریعہ ہوگا، اگر اس نے اپنی رسی کو کاٹ لیا اور کسی ایک بلند جگہ یا دو جگہوں تک پہنچ گئے تو اس کے قدموں کے نشان اور اس کی لید سب اس پالنے والے کے لیے نیکیاں بن جائیں گی، اور اگر کسی نہر سے اس نے گھوڑے والے کی مرضی کے خلاف پانی پی لیا تو اس کا یہ پانی پینا بھی اس شخص کے لیے باعث ثواب ہوگا، دوسرا وہ شخص ہے جس نے مال کے حصول کے لیے گھوڑا باندھا اور

سوال سے بچنے کے لیے پردہ پوشی کا ذریعہ ہیں، اور تیسرا وہ شخص ہے جس نے گھوڑا فخر، دکھاوے اور اہل اسلام کی دشمنی کے لیے باندھ رکھا ہے تو یہ اس کے لیے باعث گناہ ہے"۔ (بخاری)

فضل توديع الْغَازِى

عَن معاذ بن أنس رَضِيَ اللهُ عَنهُ عَن رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِأَن أشيع مُجَاهدًا فِي سَبِيل الله فا كفه على رَحْله غدْوَة أَو رَوْحَة، أحب إِلَيّ من الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا۔ (رَوَاهُ ابن مَاجه)

مجاہد کو رخصت کرنے کی فضیلت

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "میں کسی مجاہد کو اللہ کے راستہ میں رخصت کروں اور اس کی سواری پر ایک صبح وشام روکے رکھوں یہ مجھے پوری دنیا سے زیادہ محبوب ہے"۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: وہ سوار رہے اور میں رخصت کروں...... اور میرا یہ عمل مجھے پوری دنیا سے عزیز ومحبوب ہے۔

ذكر أَن كلمة الْعدْل من الْجِهَاد

عَن أبي سعيد الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِن من أعظم الْجِهَاد كلمة عدل عِنْد سُلْطَان جَائِر۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ: حَدِيث حسن صَحِيح)

عدل وانصاف کی بات جہاد ہے

حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''ظالم بادشاہ کے سامنے عدل وانصاف کی بات کرنا بہت بڑا جہاد ہے''۔ (ترمذی)

کِتَابُ النِّکَاحِ وَغَیرِہ

فَضَائِلِ النِّكَاح

عَن عبد الله بن مَسْعُود رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: من استطاعَ مِنْكُم الْبَاءَة فليتزوج فَإِنَّهُ أَغضّ لِلْبَصَرِ وَأحصن لِلْفرجِ وَمن لم يَسْتَطع فَعَلَيهِ بِالصَّوْمِ إِنَّه لَهُ وَجَاء۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِي وَمُسلم)

نکاح کے فضائل

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ”جو شخص تم میں سے گھر بسانے کی اہلیت رکھتا ہو (بیوی کے حقوق ادا کرسکتا ہو) اسے نکاح کر لینا چاہیے کیونکہ نکاح نگاہ کو نیچی رکھنے والا اور شرمگاہ کو بچانے والا ہے۔ (یعنی حرام نگاہ اور حرام فعل سے آسانی سے بچ سکتا ہے) اور جو نکاح کی طاقت نہیں رکھتا وہ روزہ رکھے کہ وہ (جنسی خواہش کو) دبا دینے والا ہے“۔ (بخاری ومسلم)

عَن عَائِشَة رَضِيَ الله عَنهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: النِّكَاح من سنتي فَمن لم يَعْمل بِسنتي فَلَيْسَ مني، وَتَزَوَّجُوا فَإِنِّي مُكَاثِر بكم الْأُمَم، وَمن كَانَ ذَا طول فَلْيَنْكِح، وَمن لم يجد فَعَلَيهِ بالصيام فَإِن الصَّوْم وَجَاء لَهُ۔ (رَوَاهُ ابْن مَاجَه)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ”نکاح کرنا میری سنت ہے جس نے میری سنت پر عمل نہ کیا وہ مجھ سے نہیں۔ نکاح کیا کرو، میں تمہاری کثرت کی وجہ سے باقی امتوں پر فخر کروں گا، اور گنجائش والے کو چاہیے کہ وہ نکاح کرے، اور جو گنجائش نہ رکھتا ہو تو وہ روزے رکھا کرے، یقیناً روزہ اسے (قوت شہوانیہ کو) توڑنے والا ہے“۔ (ابن ماجہ)

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لما نزل في الْفضة وَالذَّهَب مَا نزل قَالُوا: فَأَي الْمَال نتَّخذ؟ قَالَ: ليتَّخذ أحدكُم قلبا شاكرا، وَلِسَانًا ذَاكِرًا، وَزَوْجَة مُؤمنَة تعين أحدكُم على أمر الْآخِرَة۔

(رَوَاهُ ابن مَاجه وَالتِّرْمِذِي وَقَالَ: حَدِيث حسن)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب چاندی اور سونے کے بارے میں آیت نازل ہوئی، چند صحابہ نے عرض کیا ”ہم کونسا مال اپنے پاس رکھیں؟“۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تم میں سے ہر ایک شکر کرنے والا دل، ذکر کرنے والی زبان اور ایماندار بیوی حاصل کرے جو آخرت کے بارے میں تمہارے ساتھ تعاون کرتی ہو“۔ (ابن ماجہ، ترمذی)

عَن عبد الله بن عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا الدُّنْيَا مَتَاع وَلَيْسَ من مَتَاع الدُّنْيَا أفضل من الْمَرْأَة الصَّالِحَة۔ (رَوَاهُ مُسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”دنیا مال ومتاع (سامان) ہے اور نیک بیوی سے دنیوی ساز وسامان میں بہترین کوئی اور چیز نہیں“۔ (مسلم)

عَن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: تنكح الْمَرْأَة لأَرْبَع، لِمَالِهَا وَجَمَالِهَا وَدِيْنِهَا وَحَسَبِهَا، فَاظْفِر بِذَاتِ الدّين تربت يداك.

(أخرجه البُخَارِي وَمُسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''عورت سے نکاح چار باتوں اس کے مال، اس کے جمال وخوبصورتی، اس کی دینداری اور اس کے خاندان کی وجہ سے کیا جاتا ہے، دین کو ترجیح دو تیرا بھلا ہوگا''۔ (بخاری ومسلم)

عَن أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنه كَانَ يَقُول: مَا اسْتَفَادَ الْمُؤمن بعد تقوى الله خيرا لَهُ من زَوْجَة صَالِحَة، إِن أمرهَا أَطَاعَته، وَإِن نظر إِلَيْهَا سرته، وَإِن أقسم عَلَيْهَا أَبرته، وَإِن غَابَ عَنْهَا نَصَحته فِي نَفسهَا وَمَاله. (رَوَاهُ ابن مَاجَه)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مؤمن نے اللہ کے تقویٰ کے بعد، نیک بیوی سے زیادہ بہتر کوئی چیز حاصل نہیں کی، اگر وہ اسے حکم دے تو اطاعت وفرمانبرداری کرے، اگر اس کی طرف دیکھے تو اس کو خوش کردے، اگر اس پر قسم ڈالے تو اسے پورا کرے، اگر اس کا خاوند اس کے پاس موجود نہ ہو تو (بھی) اپنے نفس اور اس کے مال میں اس کی خیر خواہی کرے''۔ (ابن ماجہ)

عَن أبي أيُّوب رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيهِ وَسلم: أَربع من سنَن الْمُرسلين، الْحيَاء والتعطر والسواك وَالنِّكَاح. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيث حسن غَرِيب)

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''چار چیزیں رسولوں کی سنت ہیں۔ شرم وحیاء خوشبو لگانا، مسواک کرنا اور نکاح کرنا''۔ (ترمذی)

عَن معقل بن يسَار رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: جَاءَ رجل إِلَى النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي أصبت امْرَأَة ذَات منصب وَحسب إِلَّا أَنَّهَا لَا تلد أفأتزوجها. فَنَهَاهُ. ثمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَة فَنَهَاهُ. ثمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَة. فَقَالَ: تزوجوا الْوَدُود الْوَلُود. فَإِنِّي مُكَاثِر بكم الْأُمَم. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَهَذَا لَفظه)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، مجھے اچھے خاندان و مرتبہ کی عورت اچھی لگی ہے مگر اس کے اولاد نہیں ہوتی۔ کیا میں اس سے شادی کرلوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس سے روکا، پھر دوسری بار روکا اور تیسری بار فرمایا ''ان عورتوں سے نکاح کرو جو اپنے خاوند سے محبت کرتی ہوں اور بہت بچے جنتی ہوں...... میں تمہاری کثرت کی وجہ سے باقی امتوں پر فخر کروں گا''۔ (ابوداؤد، نسائی)

فضل من زوج لله عَزَّ وَجل

عَن رجل من الصَّحَابَة رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُول

اللہ صلی اللہ عَلَيۡهِ وَسلم: من زوج لله توّجه الله تاج الۡكَرَامَة۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُد)

جس نکاح کا مقصد اللہ (کی رضا) ہو

ایک صحابی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے اللہ کے لیے نکاح وشادی کی، اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اسے عزت کا تاج پہنائے گا''۔ (ابوداؤد)

ذکر مَعُونَة الله عز وَجل الناکح يُرِيد العفاف

عَن أَبِي هُرَيۡرَة رَضِيَ اللهُ عَنۡهُ أَنَّ رَسُوۡلَ اللهِ صَلَّى الله عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَة على الله عونهم: الۡمكَاتب الَّذِی يُرِيد الۡأَدَاء، والناكح الَّذِی يُرِيد العفاف، والمجاهد فِي سَبِيل الله۔ (رَوَاهُ التِّرۡمِذِی وَالنَّسَائِيُّ وَابۡن مَاجه وَقَالَ التِّرۡمِذِی: حَدِيث حسن)

پاکبازی کے لیے نکاح کرنے والے کی خدائی امداد

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تین آدمیوں کی مدد اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر لازم کرلی ہے، وہ غلام جو مالک سے رہائی کے لیے رقم ادا کرنا چاہتا ہو، دوسرا وہ جو اپنے آپ کو گناہ سے بچانے اور پاکباز رہنے کے لیے نکاح کرنا چاہتا ہو، اور تیسرا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا''۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

فضل من أعتق جارِيَته ثمّ تزوجها

عَن أبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: ثَلَاثَة يُوفونَ أجرهم مرَّتَيْنِ، رجل كَانَت لَهُ أمة فأدبها، ثمَّ أعتقها وتزوجها، ورجل من أهل الكتاب آمن بنبيه ثم أدرك الاسلام فأسلم، وعبد اتقى الله وأطاع مولاه۔ (أخرجه البخاري ومسلم بمعناه)

جس نے اپنی باندی کو آزاد کر کے نکاح کرلیا اس کی فضیلت

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تین آدمیوں کو دوہرا ثواب ملے گا، ایک وہ جس نے اپنی باندی کو بہترین ادب سکھایا، پھر آزاد کر کے نکاح کرلیا، دوسرا وہ آدمی جو اہل کتاب میں سے ہو، وہ اپنے نبی پر ایمان لایا پھر اس نے اسلام کا زمانہ پایا اور اسلام قبول کرلیا اور وہ غلام جو اللہ کا تقویٰ اختیار کیے ہوئے ہو، اور اپنے مالک کا فرمانبردار ہو''۔
(بخاری ومسلم)

فَضْل الشَّفَاعَة فِي النِّكَاح

عَن أبِي رهم السمعي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (الْأَصَح أنه من التَّابِعين، قَالَه فِي أسد الغابة) قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: من أفضل الشَّفَاعَة أَن تشفع بَين الِاثْنَيْنِ فِي النِّكَاح. رَوَاهُ ابْن مَاجه وَقَالَ البُخَارِي: أَبُو

رھم تابعی۔

نکاح کی سفارش کی فضیلت

حضرت ابورھم سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تمہاری بہترین سفارش وہ ہے جو تم دو (خاندانوں) میں نکاح کے بارے میں کرو''۔ (ابن ماجہ)

فضل المملوك إذا أطاع الله وأدى حق سيده

عَن أبي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: للْعَبد الْمَمْلُوك المصلح أَجْرَانِ. (أخرجه البُخَارِي وَمُسلم)

اس غلام کی فضیلت جو اللہ کی اطاعت کرتا ہو اور اپنے مالک کا حق بھی ادا کرتا ہو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اصلاح کرنے والے فرمانبردار غلام کے لیے دوہرا اجر ہے''۔ (بخاری ومسلم)

عَن عبد الله بن عمر رَضِيَ اللهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: ثَلَاثَة على كُثْبَان الْمسك، أرَاهُ قَالَ يَوْم الْقِيَامَة، عبد أدّى حق الله وَحقّ مواليهن وَرجل أم قوما وهم بِهِ راضون، وَرجل يُنَادي

بالصلوات الخمس کل یوم ولیلۃ۔

(رواہ الترمذی وقال حدیث حسن غریب)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تین آدمیوں کو قیامت کے روز مشک کے ٹیلوں پر دیکھوں گا، وہ غلام جس نے اللہ کا حکم ادا کیا اور اپنے مالک کا بھی، اور وہ جس نے کسی قوم کی امامت کی اور وہ اس سے خوش ہے، اور مؤذن جو دن رات میں پانچ مرتبہ اذان دیتا ہے''۔ (ترمذی)

باب المعاملات
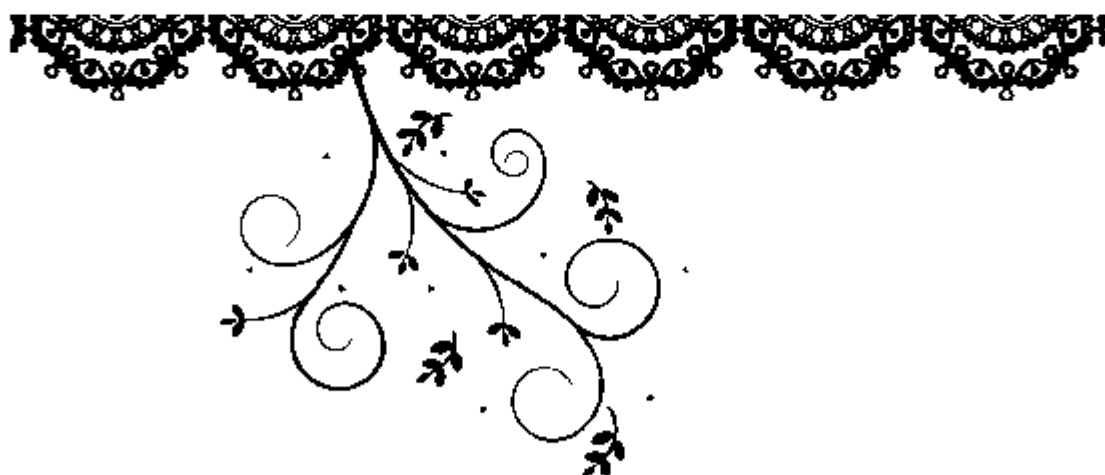
فَضْلُ الْكَسْب

عَنِ الْمِقْدَامِ بن معد يكرب رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: مَا أكل أحد طَعَاما خيرا من عمل يَدَيْهِ، إِن نَبِي الله دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ يَأْكُل من عمل يَده۔ (أخرجه البُخَارِي)

کسب حلال کی فضیلت

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''کسی نے کبھی کوئی کھانا اس سے بہتر نہیں کھایا کہ اپنے ہاتھوں کی محنت سے کما کے کھائے، اور اللہ کے پیغمبر اور حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے کام کر کے کھاتے تھے''۔ (بخاری)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ الله عَنْهَا قَالَت: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: إِن أطيب مَا أكل الرجل من كسب يَده، وَإِن وَلَده من كسبه۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''آدمی کے لیے سب سے زیادہ پاکیزہ کمائی وہ ہے جو وہ اپنے ہاتھ سے کمائے، اور اس کا بیٹا اس کی کمائی ہے''۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

فضل التَّاجِرِ الصدوق الْأَمين

عَنْ أبي سعيد الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: التَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيْ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ)

سچے، امانت دار تاجر کی فضیلت

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "پوری سچائی اور ایمانداری کے ساتھ کاروبار کرنے والا تاجر نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا"۔ (ترمذی)

عَن عبد الله بن عمر رَضِيَ الله عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: التَّاجِر الْأَمين الصدوق الْمُسلم مَعَ الشُّهَدَاءِ يَوْم الْقِيَامَة۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "پوری سچائی اور ایمانداری کے ساتھ کاروبار کرنے والا قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ ہوگا"۔ (ابن ماجہ)

ذِكر بركة البيع إِذا صدق البائعان وَبينا

عَن حَكِيم بن حزَام رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: البيعان بِالْخِيَارِ مَا لم يتفرّقا، فَإِن صدقا وَبينا بورك لَهما فِي بيعهمَا، وَإِن كذبا وكتما محقت بركَة بيعهمَا۔ (أخرجه البُخَارِي وَمُسلم)

سچائی اور صاف بیان پر خرید وفروخت میں برکت

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''معاملہ بیع کے دو فریقوں کو (فسخ کرنے کا) اختیار رہتا ہے جب تک کہ وہ جدا نہ ہوں، اگر انہوں نے سچائی کے ساتھ کام کیا اور اصلی حالت بتادی، تو ان کی خرید وفروخت میں برکت ڈال دی جاتی ہے، اگر انہوں نے جھوٹ سے کام لیا اور عیب ونقص کو چھپادیا۔ ظاہر نہیں کیا ان کی خرید وفروخت کی برکت مٹادی جاتی ہے''۔ (بخاری ومسلم)

فضل بركة البيع إلى أجل

عَنْ صُهَيْب رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: ثَلَاثَة فِيهِنَّ الْبركَة، البيع إِلَى أجل، والمقارضة، وإخلاط الْبر بِالشَّعِيرِ للبيت لَا للْبيع۔

(رَوَاهُ ابْن مَاجَه)

وقت مقررہ تک خرید وفروخت کی برکت

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تین چیزوں میں برکت ہی برکت ہے...... بیع ایک مدت تک، ایک دوسرے کو قرض دینا، اور گندم وجو کا ملانا۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: گندم وجو کا اپنے گھر کے استعمال کے لیے ملانا مراد ہے بیچنے کے لیے تو ظاہر ہے کہ اس کی کوئی گنجائش نہیں۔

فَضْل من كَانَ أحسن الْقَضَاء

عَن أبي رَافع أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ استسلف من رجل بكرا، فَقدمت عَلَيْهِ إبل من إبل الصَّدَقَة، فَأمر أَبَا رَافع أَن يقْضِي الرجل بكرا، فَرجع إِلَيْهِ أَبُو رَافع فَقَالَ: لم أجد فِيهَا إِلَّا خيارا رباعيا، فَقَالَ: أَعْطه إِيَّاه، إِن خِيَار النَّاس أَحْسنهم قَضَاء۔ (رَوَاهُ مُسلم)

قرض کی حسن ادائیگی کی فضیلت

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے ایک جوان اونٹ قرض لیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ کے اونٹ آ گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابورافع کو حکم دیا کہ اس آدمی کا جوان اونٹ اس کو ادا کردو۔ ابورافع نے واپس آ کر بتایا کہ ان میں کوئی جوان اونٹ نہیں بلکہ چار دانتوں والا (اس سے بڑھ کر) ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے یہی دے دو۔ بیشک اچھے لوگ وہ ہیں جو ادائیگی کے لحاظ سے اچھے ہوں"۔ (مسلم)

عَن أبي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتقْرض رَسُول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئا فَأعْطى شَيْئا فَوْقه وَقَالَ: خَيْركُم أحسنكم قَضَاء۔ (رواه البخاري ومسلم بنحوه)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز قرض لی (پھر) اس سے اچھی چیز اس کو دے دی اور فرمایا "تم

میں سے اچھا وہ ہے جو ادائیگی میں اچھا ہو"۔ (بخاری و مسلم)

عَنِ الْعرباض بن سَارِقة رَضِیَ اللهُ عَنهُ قَالَ، كُنْتُ عِنْدَ النَّبِیّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسلمَ فَقَالَ أَعْرَابِیٌّ، اقْض بكری، فَأَعْطَاه نعیم مسنا. فَقَال الأعرابی، یَارَسُوْل اللهِ هٰذَا أسن مِنْ بَعِیْرِیْ، فَقَالَ رَسُوْل اللهِ: خَیْرُ النَّاسِ خَیْرُهُمْ قَضَاءً۔ (رواه النسائی وابن ماجه واللفظ له)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک اعرابی نے کہا کہ میرا جوان اونٹ (جو آپ نے قرض لیا تھا) اب قرض ادا کر دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کے اونٹ سے بڑی عمر والا اونٹ عطا فرما دیا۔ اس پر اس اعرابی نے کہا یا رسول اللہ! یہ تو میرے اونٹ سے زیادہ عمر والا ہے (قیمت میں اس سے بڑھ کر ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اچھے لوگ وہ ہیں جو ادائیگی کے لحاظ سے اچھے ہوں"۔ (نسائی، ابن ماجہ)

فَضْلُ الْإِقَالَةِ فِي البيع

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْل الله صلی الله عَلَیْهِ وَسلم: من أَقَال نادما أقاله الله عثرته. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَزَاد. یَوْم الْقِیَامَة۔

بیع فسخ کردینے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا کہ ''جس شخص نے کسی پچھتانے والے کی بیع فسخ کر دی اللہ تعالیٰ اس کی لغزشوں کو معاف فرمادے گا۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

فضل السماحة في البيع

عَن عُثمان بن عَفَّان رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيهِ وَسلم: أَدخل الله رجلا الْجنَّة كَانَ سهلا بَائِعا ومشتريا۔ (أخرجه النَّسائِيُّ وابن مَاجه)

بیع میں چشم پوشی کی فضیلت

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے ایک آدمی کو جنت میں داخل کر دیا جو خرید وفروخت میں نرم طبیعت تھا''۔ (نسائی، ابن ماجہ)

عَن جَابر بن عبد الله رَضِيَ اللهُ عَنهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى الله عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رحم الله عبدا سمحا إِذا بَاعَ سَمحا إِذا اشْترى وَإِذا اقْتضى۔ (أخرجه البُخَارِي فِي صَحِيحه هٰكَذَا)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو خرید وفروخت اور قرض کے تقاضا میں اچھا طریقہ اختیار کرلے''۔ (بخاری)

عَن أَبِي هُرَيرَة رَضِيَ اللهُ عَنهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى الله عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِن الله يحب سمح البيع سمح الشرى سمح

الْقَضَاءِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَقَالَ: غَرِيب)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”یقیناً اللہ تعالیٰ خرید وفروخت اور ادائیگی میں خوبی اختیار کرنے والے کو محبوب رکھتے ہیں“۔ (ترمذی)

فَضل كيل الطَّعَام

عَنِ الْمِقْدَام بن معد يكرب رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: كيلوا طَعَامكُمْ يُبَارك لكم فِيهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِي وَرَوَاهُ ابن مَاجه)

غلہ ناپنے کی فضیلت

حضرت مقدام بن معد یکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اپنے غلہ کو ناپا کرو، تمہارے لیے اس میں برکت ہوگی“۔ (بخاری، ابن ماجہ)

عَنِ الْمِقْدَام عَنْ أَيُّوب الْأَنْصَارِيّ عَنْ عبد الله بن بسر الْمَازِنِي عَنِ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كيلوا طَعَامكُمْ يُبَارك لكم فِيهِ۔

حضرت مقدام رضی اللہ عنہ حضرت ابوایوب انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”اپنے غلہ کو ناپ لیا کرو تمہارے لیے اس میں برکت ہوگی“۔ (احمد، ابن ماجہ)

فَضْلُ التبكيرِ فِي الأشغال

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا يَوْمِ الْخَمِيْسِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه)

کام میں صبح سویرے جانے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اے اللہ! میری امت کے کاموں میں جمعرات کے دن صبح سویرے نکلنے کے وقت میں برکت دیجئے“۔ (ابن ماجہ)

عَنْ صَخْرٍ الغامدی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا، وَكَانَ إِذا بعث سَرِيَّةً أَو جَيْشًا بَعثهمْ أول النَّهار، قَالَ: وَكَانَ صَخْر رجلا تَاجِرًا فَكَانَ يبْعَث تِجَارَته فِي أول النَّهَار فأثرى وَكثر مَاله۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَهَذَا لَفظه۔ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيث حسن)

حضرت صخر الغامدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اے اللہ! میری امت کے کاموں میں صبح سویرے نکلنے میں برکت دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی لشکر یا چھوٹا فوجی دستہ کہیں روانہ کرتے تو شروع دن میں بھیجا کرتے تھے“۔ راوی حضرت صخر تجارت پیشہ آدمی تھے اور

تجارت کا سامان صبح سویرے بھیجا کرتے تھے پس مالدار ہو گئے اور ان کا مال زیادہ ہو گیا''۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

فَضْل اِتِّخَاذ الْغنم

عَنْ أم هَانِءٍ رَضِيَ الله عَنْهَا أَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: اتخذى غنما فَإِن فِيهَا بركة۔

(رَوَاهُ ابْن مَاجه)

بکریاں پالنے کی فضیلت

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''بکریاں پالو۔ یقیناً اس میں برکت ہے''۔ (ابن ماجہ)

عَنْ ابْن عمر رَضِيَ الله عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: الشَّاة من دَوَاب الْجنَّة۔ (رَوَاهُ ابْن مَاجه أَيضا)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بکری جنت کے جانوروں میں سے ہے''۔ (ابن ماجہ)

عَنْ عُرْوَة الْبَارِقِي (هُوَ ابْن الْجَعْد أَو ابْن الْجَعْد صَحَابِيٌّ سكن الْكُوفَة) رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يرفعهُ قَالَ: الْإِبِل عز لأَهْلهَا، وَالْغنم بركة، وَالْخَيْر مَعْقُود فِي نواصي الْخَيل إِلَى يَوْم الْقِيَامَة۔ (رَوَاهُ بِهَذَا اللَّفْظ ابْن مَاجه)

حضرت عروہ البارقی رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ اونٹ گھر والوں کے لیے

عزت اور بکری برکت ہے اور گھوڑے کی پیشانی میں تو قیامت تک خیر بندھی ہوئی ہے''۔ (ابن ماجہ)

فضل الْعتق

عَن أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: من أعتق رَقَبَة مُؤمنَة أعتق الله بِكُل عُضْو مِنْهُ عضوا من أَعْضَائِهِ من النَّار حَتَّى يعْتق فرجه بفرجه۔ (أخرجه البُخَارِي وَمُسلم وَهَذَا لَفظه)

غلام آزاد کرنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جس شخص نے کسی مؤمن غلام کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کو اس غلام کے ہر عضو کے بدلے آگ سے آزاد کریں گے یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کو اس کی شرمگاہ کے بدلے آزاد کریں گے''۔ (بخاری ومسلم)

عَن أَبِي أُمَامَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَيّمَا امْرِء مُسلم أعتق امرأ مسلما كَان فكاكه من النار، يجزىء كُل عَضْو مِّنْه عَضْوا منه، وَايّما امْرِئٍ مُسلم اعْتَق اِمْرأتَيْن مسلمتين كَانَتَا فكاكه مِنَ النَّارِ، يَجْزِى كُل عَضو مِنْهُمَا عضوا منه، وَأَيّمَا امرأة

مسلمة اعتقت امرأة مُسلمة كانت فكاكها من النار، يجزي كُلّ عضو منها عضوا منها۔

(رواه الترمذی وقال حدیث صحیح غریب)

حضرت ابوامامہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جس مسلمان نے کسی غلام مسلمان کو آزاد کیا تو یہ آزاد کرنے والے کا دوزخ سے چھڑانے کا ذریعہ بن جائے گا، دونوں کا ہر ہر عضو ایک دوسرے کے مقابلے میں بدلہ کے طور پر حساب میں لگایا جائے گا اور جس کسی مسلمان نے دو مسلمان باندیوں کو آزاد کر دیا تو یہ آزاد کرنے والے کے حق میں دوزخ سے چھٹکارے کا ذریعہ ہوگا۔ دونوں کا ہر ہر عضو آزاد کرنے والے کے ہر عضو کے مقابلے میں بدلہ کے طور پر حساب میں لگایا جائے گا اور جس کسی مسلمان عورت نے کسی مسلمان باندی کو آزاد کیا تو یہ آزاد کرنے والی کا دوزخ سے چھٹکارے کا سبب بن جائے گا اور دونوں کا ہر ہر عضو دوسری کے مقابلہ میں بدلہ کے طور پر حساب میں لگایا جائے گا"۔ (ترمذی)

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلام کو آزاد کرنا دوزخ سے آزادی کا پروانہ ہے۔

فضل الحاكم العدل

عن عمرو بن العاص رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: إذا حكم الحاكم فاجتهد فأصاب فله أجران، وإذا اجتهد فأخطأ فله أجر۔

(رواه البخاري ومسلم)

عدل وانصاف کرنے والے حاکم کی فضیلت

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ”جب حاکم (کسی معاملہ کا) فیصلہ کرنا چاہے اور (حق کے مطابق اور صحیح فیصلہ کرنے کے لیے) غور وفکر اور کوشش کرے اور صحیح فیصلہ کر دے تو اسے دہرا ثواب ملے گا، اور اگر اس نے حقیقت کو جاننے سمجھنے اور صحیح فیصلہ کرنے کی کوشش کی اور اس کے باوجود فیصلہ غلط کر دیا تو بھی اسے ایک اجر وثواب ملے گا۔ (یعنی حق کے مطابق فیصلہ کرنے کی نیت اور محنت کا)۔ (بخاری ومسلم)

عَن أبي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: إِذا حكم الحَاكِم فاجتهد فَأصَاب فَلهُ أَجْرَانِ، وَإِذا اجتهد فَأَخْطَأَ فَلهُ أجر۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ: حَدِيث حسن غَرِيب)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب حاکم فیصلہ کرنا چاہے اور اس فیصلہ کرنے میں (اپنی طرف سے) پوری کوشش کرے اور صحیح فیصلہ کر دے تو اسے دوہرا ثواب ملے گا، اور اگر پوری کوشش کے باوجود اس نے فیصلہ غلط کر دیا تو اسے ایک اجر ملے گا“۔

(ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ترمذی)

عَن عبد الله بن عَمْرو رَضِي الله عَنهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِن المقسطين عِنْد الله على مَنَابِر من

نور عَن يَمِيْنِ الرَّحْمٰن عز وَجل وكلتا يَدَيْهِ يَمِين، الَّذِين يَعْدِلُونَ فِي حكمهم وأهليهم وَمَا ولوا ۔ (رَوَاهُ مُسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! (اہل حکومت واقتدار والے) یقینا عدل وانصاف کرنے والے بندے اللہ تعالیٰ کے ہاں (آخرت میں) نور کے منبروں پر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی داہنی جانب اور اس کے دونوں ہاتھ داہنے ہی ہیں یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنے فیصلوں میں اور اپنے اہل وعیال اور متعلقین اور اپنے اختیارات کے استعمال کے بارے میں عدل وانصاف سے کام لیتے رہے ہیں''۔ (مسلم)

ذکر تسديد من لم يطلب قضاء

عَن أنس بن مَالك رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول: من طلب الْقَضَاء واستعان عَلَيْهِ وكل إِلَيْهِ، وَمن لم يَطْلُبهُ وَلم يستعن عَلَيْهِ أنزل الله ملكا يسدده. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِي وَابْن مَاجَه وَهَذَا لفظ أبي دَاوُد وَقَالَ التِّرْمِذِي: أنزل الله ملكا يسدده، وَقَالَ ابْن مَاجَه: أنزل الله إِلَيْهِ ملكا فسدده

جو شخص قاضی بننے کا طالب نہ ہو اس کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضور صلی

اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''جس نے قاضی کا عہدہ مانگ کر لیا اور مدد کا طالب ہو تو اسے اس کی ذات اور نفس کے حوالہ کر دیا جائے گا، اور جس نے اس کی طلب نہیں کی اور نہ مدد کا طالب ہوا، (مجبور کر کے اسے قاضی بنا دیا گیا) تو اللہ تعالیٰ اس کی رہنمائی کے لیے خاص فرشتہ نازل فرمائے گا جو اسے ٹھیک ٹھیک چلائے گا''۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

عَن عبد الله بن أبي أوفى رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيهِ وَسلم: الله مَعَ القَاضِي مَا لم يجر، فَإِذا جَار تخلى عنهُ وَلَزِمَه الشَّيْطَان.

(رَوَاهُ التِّرمِذِي وَقَالَ: حَدِيث غَرِيب)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قاضی کے ساتھ اللہ ہوتا ہے جب تک وہ عدل وانصاف کا پابند رہے، پس جب وہ بے انصافی کا رویہ اختیار کر لیتا ہے تو اللہ اس سے الگ ہو جاتا ہے، اور شیطان اس کا ہمدم ورفیق ہو جاتا ہے''۔ (ترمذی)

کِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ
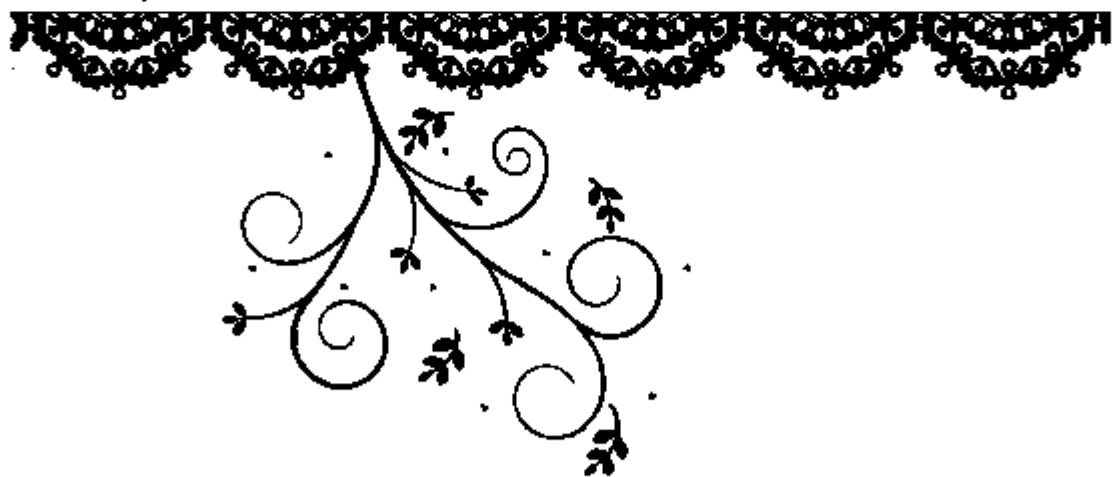
فَضل تعلم القُرآن وتعليمه

عَن عُثمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيهِ وَسلم: خَيرُكُم مَن تَعَلَّمَ القُرآنَ وَعَلَّمَه۔ (رَوَاهُ البُخَارِي)

تعلیم القرآن کی فضیلت

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سب سے اچھا وہ ہے جو قرآن پاک سیکھے اور سکھائے''۔ (بخاری)

عَن عَلِیّ بن أبي طَالب رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيهِ وَسلم: خَيرُكُم مَن تَعَلَّمَ القُرآنَ وَعَلَّمَه۔ (رَوَاهُ تِرمَذِي)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو اس کی تعلیم دے''۔ (ترمذی)

عَن عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: خرج إِلَينَا رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَنحن فِي الصّفة، فَقَالَ: أَيّكُم يحب أَن يَغدُو وكل يَوم إِلَى بطحان أَو العقيق فَيَأْتِي بناقتين كوماوين فِي غير إِثم وَلَا قطع رحم؟ قُلنَا:

يَا رَسُولَ اللهِ كلنا نحب ذٰلِكَ. قَالَ: أَفلا يَغْدُو إِلَى الْمَسْجِد فيتعلم فِيهِ أَو يعي آيَتَيْنِ من كتاب الله خير من ناقتين وَثَلَاث خير من ثَلَاث وَأَرْبع خَيْر من أَربع وَمن أعدادهن من الْإِبِل. (رَوَاهُ مُسلم)

حضرت [illegible] بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم لوگ صفہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم میں سے کون اس کو پسند کرتا ہے کہ صبح سویرے بازار بطحان یا عقیق میں جا کر دو اونٹنیاں عمدہ سے عمدہ بلا کسی قسم کے گناہ اور قطع رحمی کے پکڑ لائے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ اس کو تو ہم میں سے ہر شخص پسند کرے گا۔ آپؐ نے فرمایا کہ مسجد میں جا کر دو آیتوں کا پڑھنا یا پڑھا دینا دو اونٹنیوں سے اور تین آیتوں کا تین اونٹنیوں سے، اسی طرح چار کا چار سے افضل ہے اور ان کے برابر اونٹوں سے افضل ہے''۔ (مسلم)

عَن أَبِي ذَر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: يَا أَبَا ذَر لِأَن تَغْدُو فتعلم آيَة من كتاب الله خير لَكَ من أَن تصلي مائَة رَكْعَة. (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اگر تم صبح جا کر قرآن پاک کی ایک آیت سیکھ لو تو یہ تمہارے ایک سو نفل پڑھنے سے تمہارے لیے کہیں بہتر ہے''۔ (ابن ماجہ)

فضل الماهر بِالْقُرْآنِ

عَن عَائِشَةَ رَضِيَ الله عَنهَا قَالَت: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: الماهر بِالْقُرْآنِ مَعَ السفرة الْكِرَام البررة، وَالَّذِي يقرأه وَهُوَ عَلَيْهِ شاق يتتعتع لَهُ أَجْرَانِ۔
(أخرجه مُسلم بِمَعْنَاهُ)

ماہر قرآن کی فضیلت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے قرآن میں مہارت حاصل کر لی ہو وہ معزز اور فرمانبردار فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو بندہ قرآن پاک پڑھتے ہوئے اٹکتا ہو اور مشکل سے پڑھتا ہو تو اس کو دو اجر ملیں گے (ایک تلاوت کا اور دوسرا مشقت کا)''۔ (مسلم)

ذكر مَا لتالي الْقُرْآن ونزول السكينة عَلَيْهِ

عَن أبي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: مَا اجْتمع قوم فِي بَيت من بيُوت الله يَتلون كتاب الله وَيَتَدَارَسُونَهُ بَينهم إِلَّا نزلت عَلَيْهِم السكينَة، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَة، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَة وَذكرهمُ الله فِيمَن عِنْده۔ (أخرجه مُسلم)

قرآن پڑھنے والے پر نزول سکینت وانعام

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جولوگ بھی اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر (مسجد) میں کتاب اللہ کی تلاوت کرتے، اس کا درس دیتے اور معنی بیان کرتے ہیں ان پر سکینت اترتی ہے، رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور ان کا ذکر اللہ تعالیٰ اپنی مجلس میں کرتا ہے"۔ (مسلم)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: أَيُحِبُّ أَحدكُم إِذا أَرجع إِلَى أَهله أَن يجد فِيهِ ثَلَاث خلفات عِظَام سمان؟ قُلْنَا: نعم، قَالَ: فَثَلَاث آيَات يقرأهن أحدكُم فِي صلَاته خير لَهُ من ثَلَاث خلفات سمان عِظَام۔ (رَوَاهُ مُسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ جب گھر واپس آئے تو تین اونٹنیاں حاملہ بڑی اور موٹی اس کو مل جائیں؟ ہم نے عرض کیا "بے شک (ضرور پسند کرتے ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "تین آیتیں جن کو تم میں سے کوئی نماز میں پڑھ لے وہ تین حاملہ، بڑی اور موٹی اونٹنیوں سے افضل ہیں"۔ (مسلم)

ذكر أَن أهل الْقُرْآن هم أهل الله وخاصته

عَنْ أَنس بن مَالك رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله

صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: إن لله أهلين من النَّاس. قالُوا: وَمن هم يَا رَسُول الله؟ قَالَ: أهل الْقُرْآن هم أهل الله وخاصته۔ (رَوَاهُ الإمَام أحْمد وَابْن مَاجه وَالنَّسَائِي)

قرآن والے اللہ کے خاص لوگ ہیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ کے لیے لوگوں میں سے بعض خاص لوگ گھر کے لوگ ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ وہ کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”قرآن شریف والے کہ وہی اللہ کے اہل (مقرب) اور خاص لوگ ہیں“۔
(احمد، ابن ماجہ، نسائی)

فَضْل قِرَاءَة الْقُرْآن

عَن عبد الله بن مَسْعُود رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: من قَرَأَ حرفا من كتاب الله فَلهُ حَسَنَة، والحسنة بِعشر أَمْثَالهَا، لَا أَقُول الم حرف وَلَكِن ألف حرف وَلَام حرف وَمِيم حرف۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ: حَدِيث حسن صَحِيح غَرِيب)

قرآن پاک پڑھنے کے فضائل

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے قرآن پاک کا ایک حرف پڑھا اس کے لیے ایک نیکی ہے، اور ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے۔ میں نہیں کہتا کہ الم ایک

حرف ہے بلکہ الف الگ حرف ہے اور لام الگ حرف ہے اور میم الگ حرف ہے۔ (ترمذی)

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے کریمانہ قانون کے تحت ایک نیکی کرنے والے کو دس نیکیوں کے برابر ثواب ملے گا اس طرح الم پڑھنے والا بندہ تیس نیکیوں کے برابر ثواب حاصل کرنے کا مستحق ہوگا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَجِيءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ: يارب حلّه فيلبس تَاجَ الْكَرَامَةِ، ثُمَّ يَقُولُ: يَا رب زده فيلبس حلَّةَ الْكَرَامَةِ، ثُمَّ يَقُولُ: يَا رب ارْض عَنهُ فيرضى عَنهُ، فَيُقَالُ لَهُ: اقْرَأْ وارق وَيُزَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَقَالَ: حَدِيث صَحِيح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "قرآن پاک قیامت کے دن (قرآن پڑھنے والے کی) سفارش کے لیے آئے گا اور کہے گا" اے رب! اسے کرامت کا تاج پہنا دیجیے۔ پھر کہے گا پروردگار اس پر مزید مہربانی فرما دیجیے اسے عزت و کرامت کا لباس پہنا دیجیے، پھر کہے گا، پروردگار! اس سے راضی ہو جائیے پس اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائیں گے۔ اور صاحب قرآن سے کہا جائے گا، پڑھتے جاؤ اور جنت کے درجوں پر چڑھتے جاؤ، اور ہر آیت کے بدلہ ایک نیکی بڑھا دی جائے گی"۔
(ترمذی)

عَن أبي أُمَامَة رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيهِ وَسلم: مَا أذن الله لعبد فِي شَيْء أفضل من رَكْعَتَيْنِ يُصَلِّيهِمَا، وَإِن الْبر ليذر على رَأس العَبْد مَا دَامَ فِي صلَاته، وَمَا تقرب الْعباد إِلَى الله بِمثل مَا خرج مِنهُ. قَالَ أَبُو النَّضر يَعْنِي الْقُرْآن۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِي)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”نہیں متوجہ ہوئے اللہ تعالیٰ کسی بندے کی طرف کسی چیز میں جو بہتر ہو دو رکعتوں سے جنہیں وہ پڑھتا ہے اور بیشک نیکی اس آدمی کے سر پر بکھیر دی جاتی ہے جب تک کہ وہ اپنی نماز میں رہتا ہے اور قرآن کے مانند جو اللہ سے نکلا ہوا ہے اللہ کا قرب حاصل کرنے کی کوئی دوسری چیز نہیں“۔ (ترمذی)

وَقَالَ عبد الله بن عَمْرو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُقَال لصَاحب الْقُرْآن اقْرَأ وارق ورتل كَمَا كنت ترتل فِي الدُّنْيَا، فَإِن منزلتك عِنْد آخر آيَة تقرأها. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِي وَقَالَ: حَدِيث حسن صَحِيح

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”صاحب قرآن سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتے جاؤ اور جنت کے درجات پر چڑھتے جاؤ جیسے دنیا میں پڑھا کرتے تھے۔ تمہارا آخری مقام وہ ہوگا جہاں تم آخری آیت پڑھ کر ختم کرو گے“۔

(ابوداؤد، نسائی، ترمذی)

عَن سهل بن معاذ الجُهَنِيّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَن أَبِيه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيْهِ أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْؤُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِيْ بُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُد)

حضرت سہل بن معاذ جہنی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو قرآن پڑھے اور اس پر عمل کرے، اس کے والدین کو قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جائے گا، جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے بھی زیادہ ہوگی۔ اگر وہ آفتاب تمہارے گھروں میں ہو۔ پس کیا گمان ہے تمہارا اس شخص کے متعلق جو خود اس (قرآن) پر عمل کر رہا ہو''۔ (ابوداؤد)

عَن عَلِيّ بن أبي طَالب رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: من قَرَأَ الْقُرْآن فاستظهره فأحل حَلَاله وَحرم حَرَامه أدخلهُ الله الْجنَّة وشفعه فِي عشرَة من أَهله كلهم قد وَجَبت لَهُ النَّار. رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن مَاجَه وَلم يذكر ابْن مَاجَه .فاستظهره فأحل حَلَاله وَحرم حَرَامه۔ (وَقَالَ التِّرْمِذِيّ: حَدِيث غَرِيب)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جس شخص نے قرآن پڑھا، پھر اس کو حفظ کیا اور اس

کے حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام۔ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کریں گے اور اس کے گھرانے میں سے ایسے دس آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول فرمائیں گے جن کے لیے جہنم واجب ہو چکی ہو''۔ (ترمذی)

عَن أبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: تعلمُوا الْقُرْآن واقرأوه وأقرئوه، فَإِن مثل الْقُرْآن لمن تعلمه فقرأه وَقَامَ بِهِ كَمثل جراب محشو مسكا يفوح بريحه فِي كل مَكَان، وَمثل من تعلمه فيرقد وَهُوَ فِي جَوْفه كَمثل جراب أوكئ على مسك۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَالنَّسَائِيوَابْن مَاجَه وَهَذَا لَفظه وَقَالَ التِّرْمِذِي: حَدِيث حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''قرآن شریف کو سیکھو پھر اسے پڑھو، اور پڑھاؤ۔ اس لیے کہ جو قرآن شریف سیکھتا ہے اور پڑھتا ہے اور تہجد میں اس کو پڑھتا رہتا ہے اس کی مثال اس تھیلی کی طرح ہے جو مشک سے بھری ہوئی ہو کہ اس کی خوشبو ہر جگہ پھیلتی ہے اور جس نے سیکھا اور پھر سو گیا اس کی مثال اس مشک کی تھیلی کی طرح ہے جس کا منہ بند کر دیا گیا ہو''۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

عَن أبِي سعيد الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: قَالَ الرب عز وَجل: من شغله الْقُرْآن عَن ذكرى ومسألتي أَعْطيته أفضل مَا أعطي السَّائِلين، وَفضل كَلَام الله على سَائِر الْكَلَام

كفضل الله على خلقه۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَقَالَ: حَدِيثٌ حسن غَرِيب)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ کا فرمان ہے کہ جس شخص کو قرآن شریف کی مشغولیت کی وجہ سے ذکر کرنے اور دعائیں مانگنے کی فرصت نہیں ملتی میں اسے سب دعائیں مانگنے والوں سے زیادہ عطا کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو سب کلاموں پر ایسی فضیلت ہے جیسی کہ خود اللہ کو تمام مخلوق پر''۔ (ترمذی)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رجل يَارَسُول الله، أَي الْعَمَل أحب إِلَى الله؟ قَالَ: الْحَال المرتحل، قَالَ: وَمَا الْحَال المرتحل؟ قَالَ: الَّذِي يضرب من أول الْقُرْآن إِلَى آخِره كل مَا حل وارتحل۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَقَالَ: حَدِيثٌ غَرِيب)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ اللہ کے ہاں بہترین اعمال میں سے کونسا عمل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''الحال والمرتحل'' اس نے پوچھا وہ حال مرتحل کیا چیز ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ وہ صاحب قرآن ہے جو اول سے چلے حتی کہ اخیر تک پہنچے اور اخیر کے بعد پھر اول پر پہنچے جہاں ٹھہرے پھر آگے چل دے''۔ (ترمذی)

فائدہ: قرآن پاک ختم کرنے کے بعد دوسرا قرآن شروع کر دینا الحال والمرتحل ہے۔

فضل سُورَةِ الْفَاتِحَة

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أم الْقُرْآن: هِيَ السَّبع المثاني وَهِي

الْقُرْآنُ الْعَظِيمُ۔ (أخرجه البُخَارِی)

سورۃ الفاتحہ کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''ام القرآن'' قرآن کی ماں یعنی قرآن کی اصل کے بارے میں فرمایا کہ وہ سات بار بار پڑھی جانے والی آیات ہیں اور اسی کو (قرآن پاک میں) قرآن عظیم کہا گیا''۔ (بخاری)

عَن ابْن عَبَّاس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَن نَفرا من أَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مروا بِمَاء فيهم لديغ أَو سليم، فَعرض لَهُم رجل من أهل المَاء فَقَالَ: هَل فِيكُم من ذاق أَن فِي المَاء رجلا لديغا أَو سليما. فَانْطَلق رجل مِنْهُم فَقَرَأَ بِفَاتِحَة الْكتاب على شَاءٍ فبرأ. فجَاء بالشاء إِلَى أَصْحَابه فكرهوا ذَلِك، وَقَالُوا أخذت على كتاب الله أجرا. حَتَّى قدمُوا الْمَدِينَة فَقَالُوا: يَا رَسُول الله أَخذ على كتاب الله أجرا. فَقَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: إِن أَحَق مَا أَخَذْتُم عَلَيْهِ أجرا كتاب الله. انْفَرد البُخَارِي بِإِخْرَاجِهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ صحابہ میں سے کچھ لوگ پانی کے پاس سے گزرے وہاں ایک آدمی کو بچھو یا سانپ نے کاٹا ہوا تھا، پانی والوں

میں سے ایک آدمی صحابہؓ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ کیا تم میں ایسا کوئی شخص ہے جو اس کا علاج کر سکے پس اس نے کچھ بکریوں کے عوض فاتحہ شریف پڑھی، اور وہ آدمی ٹھیک ہوگیا۔ وہ یہ بکریاں لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آئے تو انہوں نے فاتحہ پر بکریاں لینے کے عمل کو پسند نہ کیا اور کہا کہ تو نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی (ہے) یہاں تک کہ مدینہ (منورہ) پہنچے، تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس شخص نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سب سے زیادہ حقدار اللہ کی کتاب ہے جس پر تم نے اجرت لی"۔

(بخاری)

عَنْ أبي سعيد الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَن نَاسا من أَصْحَاب رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا فِي سفر، فَمروا بحي من أَحيَاء الْعَرَب، فاستضافوهم فَلم يضيفوهم، فَقَالُوا لَهُم هَل فِيكُم من راق؟ فَإِن سيد الْحَيّ لديغ أَو مصاب فَقَالَ رجل مِنْهُم نعم، فرقاه بِفَاتِحَة الْكتاب فبرء الرجل فَأُعْطِي قطيعا من الْغنم فَأبى أَن يقبلهَا وَقَالَ حَتَّى أذكر ذَٰلِك لرَسُول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأتى النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر ذَٰلِك لَهُ فَقَالَ: يَا رَسُول الله مَا رقيت إِلَّا بِفَاتِحَة الْكتاب فَتَبَسَّمَ وَقَالَ: مَا أَدْرَاك أَنَّهَا رقية، ثمَّ قَالَ: خذوها واضربوا لي بِسَهْم مَعكُمْ، وَفِي رِوَايَة: يقْرَأ أم الْقُرْآن وَيجمع بزاقه ويتفل،

أخرجه۔ (أخرجه البُخَارِي وَمُسلم وَهٰذَا لفظ مُسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ اصحاب رسول سفر میں تھے، ان کا عرب قبیلوں میں سے ایک قبیلہ پر گزر ہوا، انہوں نے مہمانی چاہی لیکن انہوں نے میز بانی نہ کی۔ انہوں نے کہا کہ تم میں کوئی دم جھاڑ کرنے والا ہے؟ قوم کے سردار کو کسی چیز نے ڈس لیا ہے یا مصیبت میں مبتلا ہے تو ایک صحابی نے کہا کہ "ہاں"۔ پھر صحابی نے فاتحہ سے دم کیا اور وہ آدمی ٹھیک ہو گیا۔ ان صحابی کو کچھ بکریاں دی گئیں لیکن انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ جب تک میں اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ کر دوں لے نہیں سکتا۔ پھر یہ صحابیؓ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ سارا واقعہ بیان کیا اور پھر عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے صرف فاتحہ سے دم کیا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرائے اور فرمایا "تمہیں کیا معلوم ہے کہ یہ تو واقعی دم (علاج) ہے۔ پھر فرمایا" ان بکریوں کو لے لو اور اس میں اپنے ساتھ میرا بھی حصہ بنا لو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ وہ فاتحہ پڑھتے اور لعاب دہن لگا دیا کرتے تھے"۔

(بخاری و مسلم)

فَضل سُورَة الْبَقَرَة وَآيَة الْكُرْسِيّ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تجعَلُوا بُيُوتكُمْ قبورا فَإِن الْبَيْت الَّذِي يقْرَأ فِيهِ سُورَة الْبَقَرَة لَا يدخله الشَّيْطَان۔

(رَوَاهُ مُسلم)

سورۃ البقرۃ اور آیت الکرسی کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔ (مراد یہ کہ تم مردوں کی طرح پڑے نہ رہو کہ نہ اللہ کا ذکر کرو نہ عبادت کرو، نہ قرآن پڑھو۔) جس گھر میں سورۃ البقرۃ پڑھی جاتی ہے اس میں شیطان داخل نہیں ہوسکتا"۔ (مسلم)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: لكل شَيْءٍ سَنَام وَإِن سَنَام الْقُرْآن سُورَة الْبَقَرَة، وفيهَا آيَة وَهِي سيدة آي الْقُرْآن آيَة الْكُرْسِيّ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَقَالَ غَرِيب)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "ہر چیز کی کوئی چوٹی ہوتی ہے اور قرآن کی چوٹی سورہ بقرہ ہے اور اس میں ایک آیت (آیت الکرسی) تمام قرآنی آیات کی سردار ہے"۔ (ترمذی)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: من قَرَأَ حم الْمُؤْمِن إِلَى وَإِلَيْهِ الْمصير وَآيَة الْكُرْسِيّ حِين يصبح حفظ بهما حَتَّى يُمْسِي وَمن قرأهما حِين يُمْسِي حفظ بهما حَتَّى يصبح۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَقَالَ حَدِيث غَرِيب)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جس شخص نے صبح کے وقت سورۂ حم (المؤمن) "الیہ المصیر" تک اور آیت الکرسی پڑھ لی وہ شام تک ان کی وجہ سے ہر آفت وبلا سے محفوظ

رہے گا اور جس نے شام کو یہ پڑھ لیں تو وہ ان کی وجہ سے صبح ہونے تک ہر آفت وبلا سے محفوظ رہے گا"۔ (ترمذی)

فضل الآيتين من آخر سورة البقرة

عَن أبي مَسْعُود البدری رَضِيَ اللهُ عَنهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الآيَتَانِ من آخر البَقَرَة من قرأهما فِي لَيلَة كفتاه۔ (رَوَاهُ البُخَارِی وَمُسلم)

سورۃ البقرۃ کی آخری آیتوں کی فضیلت

حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص سورہ بقرہ کی آخر کی دو آیتیں رات کو پڑھ لیا کرے تو اس کے لیے کافی ہو جائیں گی۔ (بخاری ومسلم)

فَضْل البَقَرَة وآل عمران

عَن أبي أُمَامَة البَاهِلِيّ رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول: اقرأوا القُرآن فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْم القِيَامَة شَفِيعًا لأَصْحَابه، اقرأوا الزهراوين البَقَرَة وَسورَة آل عمرَان، فَإِنَّهُمَا يأتيان يَوْم القِيَامَة كَأَنَّهُمَا غمامتان أَو كَأَنَّهُمَا غيايتان أَو كَأَنَّهُمَا فرقان من طير صواف يحاجان عَن أصحابهما، اقرأوا سُورَة البَقَرَة فَإِن أَخذهَا بركَة وَتركهَا حسرة وَلَا يستطيعها البطلة، قَالَ

مُعَاوِيَة بن سَلام بَلغنِي أَن البطلة السَّحَرَة۔ (رَوَاہُ مُسلم)

سورۃ البقرہ وآل عمران کی فضیلت

حضرت ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''قرآن پڑھا کرو، وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا شفیع بن کر آئے گا۔ (خاص کر) اس کی دو اہم نورانی سورتیں البقرہ اور آل عمران پڑھا کرو۔ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کو اپنے سایہ میں لئے اس طرح آئیں گی جیسے کہ وہ ابر کے ٹکڑے ہیں یا سایَبان ہیں یا صف باندھے پرندوں کے پرے ہیں۔ یہ دونوں سورتیں اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے مدافعت کریں گی۔ سورہ بقرہ پڑھا کرو کیونکہ اس کو حاصل کرنا بڑی برکت والی ہے، اور اس کو چھوڑنا بڑی حسرت اور ندامت کی بات ہے، اور اہل باطل، جادوگر اس کی طاقت نہیں رکھتے''۔ (کہ ان کا جادو سورۃ بقرہ پڑھنے والے پر چل جائے)۔ (مسلم)

عَن النواس بن سمْعَان الْكلابِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول: يُؤْتى بِالْقُرْآنِ يَوْم الْقِيَامَة وَأَهله الَّذين كَانُوا يعْملُونَ بِهِ تقدمه سُورَة الْبَقَرَة وَآل عمرَان، وضرب لَهما رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة أَمْثَال مَا نسيتهن بعد، قَالَ: كَأَنَّهُمَا غمامتان أَو ظلتان سوداوان بَينهمَا شرق، أَو كَأَنَّهُمَا فرقان من طير صواف يحاجان عَن صَاحبهمَا۔

(رَوَاہُ مُسلم)

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ "قیامت کے دن قرآن کو اور ان قرآن والوں کو لایا جائے گا جو اس پر عمل کیا کرتے تھے۔ سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران پیش پیش ہوں گی"۔ آپ علیہ السلام نے جو تین مثالیں دی تھیں وہ مجھے یاد ہیں فرمایا "گویا کہ وہ بادل کے ٹکڑے ہیں یا سیاہ رنگ کے دو سائبان ہیں جن میں نور چمک رہا ہے یا صف باندھے پرندوں کے دو پرے ہیں اور وہ مدافعت و وکالت کریں گی اپنے سے تعلق رکھنے والوں کی"۔ (مسلم)

ذکر الْکَھْف

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: من حفظ عشر آیات من أول سُوْرَۃ الْکَھْف عصم من الدَّجَّال، وَقَالَ شُعْبَۃ، من آخر الْکَھْف، وَقَالَ ھمام: من أول الْکَھْف۔

سورۃ الکہف کا ذکر

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے سورہ کہف کی پہلی دس آیتیں حفظ کر لیں وہ دجال کے فتنوں سے محفوظ رہے گا"۔ شعبہ نے کہا کہ وہ سورہ کہف کی آخری آیتیں ہیں جبکہ ہمام نے کہا کہ سورہ کہف کی پہلی آیتیں ہیں۔ (ترمذی)

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ ثَلاثَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ عصم مِنْ فِتْنَةِ الدَّجالِ۔ (رواه الترمذی وقال حدیث حسن صحیح)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس کسی نے سورہ کہف کی ابتدائی تین آیتیں پڑھیں وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا''۔ (ترمذی)

ذکر یس

عَنْ أنس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: إِن لكل شَيْء قلبا وقلب الْقُرْآن يس، وَمن قَرَأَ يس كتب الله بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَة الْقُرْآن عشر مَرَّات۔ (رَوَاهُ التِّرمِذِي وَقَالَ: حَدِيث غَرِيب (وهرون أَبُو مُحَمَّد رجل مَجْهُول)

سورہ یٰسین کا ذکر

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورہ یسین ہے۔ جس کسی نے سورہ یسین پڑھی اللہ اس کے لیے دس قرآن پڑھنے کا ثواب لکھ دیتا ہے''۔ (ترمذی)

عَنْ معقل بن يسَار رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: اقرأوا يس على مَوْتَاكُم۔
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَابْن مَاجه وَالنَّسَائِي فِي عمل الْيَوْم وَاللَّيْلَة)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول پاک صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا ''اپنے مرنے والوں پر سورۃ یٰسین پڑھا کرو''۔
(ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

ذکر الدُّخان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله عَلَيْهِ وَسلم: من قَرَأَ حم الدُّخان فِي لَيْلَة، أصبح يَسْتَغْفِرُ لَهُ سَبْعُونَ أَلف ملك۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَقَالَ: حَدِيث غَرِيب)

سورۃ الدخان کا ذکر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص نے سورہ دخان رات کو پڑھی اس کے لیے ستر ہزار فرشتے صبح تک بخشش مانگتے رہتے ہیں''۔ (ترمذی)

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله عَلَيْهِ وَسلم: من قَرَأَ حم الدُّخان فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غفر لَهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِي)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس کسی نے جمعرات کو سورہ حم الدخان پڑھی تو اس کی مغفرت ہوگئی''۔ (ترمذی)

ذکر آخر سُورَةُ الْحَشْر

عَنْ معقل بن يَسَار رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: من قَالَ حِين يصبح ثَلَاث مَرَّات أَعُوْذُ بِاللهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَقَرَأَ ثَلَاث آيَات من آخر سُورَة الْحَشْر وكل الله بِهِ سبعين ألف ملك يصلونَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِي وَإِن مَاتَ فِي ذٰلِك الْيَوْم مَاتَ شَهِيدا، وَمن قَالَهَا حِين يُمْسِي كَانَ بِتِلْكَ الْمنزلَة۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَقَالَ: حَدِيث غَرِيب)

سورۃ الحشر کی آخری آیتوں کا ذکر

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کسی نے صبح کے وقت تین بار أَعُوْذُ بِاللهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھ کر سورۃ الحشر کی آخری تین آیتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ ستر (۷۰) ہزار فرشتوں کو مقرر کر دیتا ہے جو اس کے لیے شام تک رحمت کی دعائیں مانگتے رہتے ہیں، اور اگر اسی دن اس کی موت وا[illegible] ہو جائے تو وہ شہادت کی موت ہوگی اور جس نے شام کے وقت یہ آیتیں پڑھیں اس کے لیے بھی وہی فضیلت و منزلت ہے''۔ (ترمذی)

ذِكْرُ سُورَةِ الْملك

عَن ابْن عَبَّاس رَضِي الله عَنْهُمَا قَالَ: ضرب بعض أَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خباءه على قبر وَهُوَ لَا يحْسب أَنه قبر، فَإِذا قبر إِنْسَان يقْرَأ سُورَة الْملك حَتّٰى

خَتمهَا. فَأَتَى النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُول الله إِنِّي ضربت خبائي على قبر وَأَنَا لَا أَحسب أَنه قبر. فَإِذا فِيهِ إِنْسَان يقْرَأ سُورَة الْملك حَتَّى خَتمهَا. فَقَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: هِيَ الْمَانِعَة هِيَ المنجية تنجيه من عَذَاب الْقَبْر. (رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَقَالَ: غَرِيب)

سورہ الملک کا ذکر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ صحابیؓ نے ایک جگہ خیمہ لگایا، انہیں علم نہ تھا کہ وہاں قبر ہے۔ اچانک ان خیمہ والوں کو اس جگہ کسی کو سورہ تبارک الذی پڑھتے ہوئے سنا تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے ایک جگہ خیمہ لگایا اور میرا خیال نہ تھا کہ یہاں کوئی قبر ہے۔ اچانک ایک آدمی نے سورہ الملک پڑھی اور ختم کی۔ آپ نے فرمایا کہ ”یہ سورۃ اللہ کے عذاب سے روکنے والی نجات دینے والی، ۔عذاب قبر سے بچانے والی ہے“۔ (ترمذی)

عَن أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِن سُورَة من الْقُرْآن ثَلَاثُونَ آيَة، شفعت لرجل حَتَّى غفر لَهُ، وَهِي سُورَة تبَارك الَّذِي بِيَدِهِ الْملك. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِي وَقَالَ: حَدِيث حسن.
(وَرَوَاهُ النَّسَائِيفِي عمل الْيَوْم وَاللَّيْلَة)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا ''قرآن شریف میں ایک سورۃ تیس آیت کی ایسی ہے کہ وہ اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرتی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کی مغفرت کرادے۔ وہ سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک ہے''۔ (ابوداود، نسائی، ترمذی)

ذکر إذا زُلْزِلَتِ وقُلْ یَا أَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ

عَنْ أنس بن مَالك رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلی الله عَلَیْهِ وَسلم: من قَرَأَ إِذَا زُلْزِلَتِ عدلت لَهُ بِنصف الْقُرْآن، وَمن قَرَأَ قُلْ یَا أَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ عدلت (لَهُ) بِربع الْقُرْآن۔

سورۃ الزلزال اور قُلْ یَا أَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ کا ذکر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس کسی نے سورہ زلزال پڑھی اس کے لیے آدھے قرآن کے برابر ہوگی، اور جس نے سورہ الکافرون پڑھی اس کے لیے ایک چوتھائی قرآن کے برابر ہوگی (ترمذی میں ہے کہ جس نے قل ھو اللہ احد پڑھی اس کے لیے ایک تہائی قرآن کے برابر ہے)۔ (ترمذی)

وَعَنْ ابْن عَبَّاس رَضِيَ الله عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلی الله عَلَیْهِ وَسلم: إِذا زلزلت تعدل نصف الْقُرْآن، وَقل یَا أَیهَا الْکَافِرُونَ تعدل ربع الْقُرْآن۔

(رَوَاهُمَا التِّرْمِذِي وَقَالَ عَنْهُمَا غَرِیب)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ”اِذَا زُلْزِلَتِ آدھے قرآن کے برابر اور قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ ایک چوتھائی کے برابر ہے“۔ (ترمذی)

فضل قِرَاءَةِ سُورَةٍ من الْقُرْآن عِنْدَ النَّوم

عَن نَوْفَل الْأَشْجَعِيّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أنه أَتَى النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُول علمنِي شَيْئًا أقوله إذا أويت إِلَى فِرَاشِي، فَقَالَ: اقْرَأ قل يَا أَيهَا الْكَافِرُون فَإِنَّهَا بَرَاءَة من الشّرك۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِي وَالنَّسَائِيُّ فِي عمل الْيَوْم وَاللَّيْلَة)

سوتے وقت قرآن پاک کی ایک سورۃ پڑھنے کی فضیلت

حضرت نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ”مجھے کوئی ایسی چیز پڑھنے کو بتادیجئے جس کو میں سوتے وقت بستر پر پڑھ لیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ پڑھ لیا کرو اور اس میں شرک سے برأت ہے“۔

(ابوداؤد، ترمذی ونسائی)

عَن شَدَّاد بن أَوْس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: مَا من مُسلم يَأْخُذ مضجعه يقْرَأ سُورَة من كتاب الله إِلَّا وكل الله بِهِ ملكا فَلَا يقربهُ شَيْء يُؤْذِيه حَتَّى يهب مَتى هَب۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَالنَّسَائِيُّ فِي عمل الْيَوْم وَاللَّيْلَة)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جو کوئی مسلمان بستر پر جاتے وقت اللہ کی کتاب میں سے کوئی سورۃ پڑھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ (اس کی حفاظت کے لیے) ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے پس کوئی تکلیف والی چیز اس کے قریب نہیں آتی حتی کہ وہ جاگ جائے جب بھی جاگے''۔ (ترمذی، نسائی)

فَضْل سُورَة الْإِخْلَاص

عَن أبي سعيد الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَصْحَابه: أَيَعْجزُ أحدكُم أَن يقْرَأ ثلث الْقُرْآن فِي لَيْلَة. فشق ذْلِك عَلَيْهِم، وَقَالُوا أَيّنَا يُطيق ذْلِك يَا رَسُول الله. قَالَ: قل هُوَ الله أحد ثلث الْقُرْآن۔ (أخرجه الْبُخَارِي بِنَحْوِهِ)

سورۃ الاخلاص کی فضیلت

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کیا تم میں سے کوئی اس سے بھی عاجز ہے کہ ایک رات میں تہائی قرآن پڑھ لیا کرے؟ یہ بات انہیں مشکل معلوم ہوئی، عرض کیا، یا رسول اللہ! کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''**قل هو الله احد**'' تہائی قرآن کے (برابر) ہے''۔ (بخاری)

عَن قَتَادَة ابْن النُّعْمَان، أَن رجلا قَامَ فِي زمن رَسُول الله

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقْرَأ من السحر قل هُوَ الله أحد يُرَدِّدهَا لَا يزِيد عَلَيْهَا. فَلَمَّا أَصْبَحْنَا أَتَى رجل النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُول الله، إِن فلَانا بَات اللَّيْلَة يقْرَأ من السحر قل هُوَ الله أحد، يُرَدِّدهَا لَا يزِيد عَلَيْهَا كَأَن الرجل يتقالها. فَقَالَ النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وسلم: فو الذى نَفسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لتعدل ثلث الْقُرْآن.

(أخرجه البُخَارِي)

حضرت قتادہ بن نعمان کا کہنا ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک آدمی سحری کے وقت سے برابر سورۃ قل ھواللہ احد ہی پڑھتا رہا، جب صبح ہوئی تو ایک آدمی نے آ کر عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں آدمی سحری کے وقت سے مسلسل سورۃ **قل هو الله احد** ہی پڑھتا رہا اور اسی کو بار بار دہراتا رہا، گویا وہ اس کو کم سمجھتا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا ''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ یہ سورۃ تہائی قرآن کے برابر ہے''۔ (بخاری)

عَن أبي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خرج علينا رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَقرَأ عَلَيْكُم ثلث الْقُرْآن، فَقَرَأَ قل هُوَ الله أحد الله الصَّمد حَتَّى ختمهَا. رَوَاهُ مُسلم وَله عَن أبي الدَّرْدَاء رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أيعجزُ أحدكُم أَن يقْرَأ فِي لَيْلَة ثلث الْقُرْآن، قَالُوا: كَيفَ نَقْرَأ ثلث الْقُرْآن، قَالَ: قل هُوَ الله

أحد تعدل ثلث الْقُرْآن۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور فرمانے لگے ''میں تمہیں تہائی قرآن سناتا ہوں۔ پھر آپ نے پوری سورۃ قل ھو اللہ احد پڑھی''۔ (مسلم)

مسلم ہی میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے ''کیا تم میں سے کوئی اس سے بھی عاجز ہے کہ ایک رات میں تہائی قرآن پڑھ لیا کرے؟'' صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہم ایک رات میں تہائی قرآن کیسے پڑھیں؟ فرمایا ''**قل ھو اللہ احد** تہائی قرآن کے برابر ہے''۔

عَنْ أنس بن مَالك رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَن رجلا كَانَ يلْزم قِرَاءَة قل هُوَ الله أحد فِي الصَّلَاة مَعَ كل سُورَة وَهُوَ يؤم أَصْحَابه فَقَالَ لَهُ رَسُول الله: مَا يلزمك هذه السورة قال انى أحبها قال: حبها أدخلك الجنة۔

(رواه الجنة رواه البخاري تعليقا ورواه الترمذي وقال حديث صحيح غريب)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے اور ایک رکعت میں تو ضرور ہی سورۃ **قل ھو اللہ احد** پڑھتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اس کی وجہ معلوم کی تو انہوں نے عرض کیا مجھے یہ سورۃ خاص طور سے محبوب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سورۃ کے ساتھ تمہاری یہ محبت تمہیں جنت میں پہنچادے گی''۔ (بخاری، ترمذی)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بعث رَجلا عَلَى سرية، وَكَانَ يَقْرَأُ لأَصْحَابِهِ فِي

صَلاتِهِمْ فَيَخْتِم بِقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ، فَلَمَّا رَجعوْا ذَكروْا ذٰلكَ لِرَسوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: سَلوه لأيّ شَيْءٍ يَصنع ذلك، فسألوه، فَقَالَ لأنّها صِفَةُ الرَّحمان، فأن أحب أن أقْرَأ بِهَا، فَقَال أخبروه أنّ اللهَ عزَّوَجلّ يُحِبُّه۔

(أخرجه البخاري ومسلم وهذا لفظه)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کسی فوجی مہم پر بھیجا، وہ اپنے ساتھیوں کو جماعت سے نماز پڑھاتا تھا اور آخری رکعت میں ضرور قل ھو اللہ احد پڑھتا تھا۔ جب وہ واپس آئے تو انہوں نے اس بات کا تذکرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اس سے پوچھو کہ وہ کیوں ایسے کیا کرتا تھا''۔ انہوں نے اس سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ اس میں اللہ تعالیٰ ..... رحمن کی صفت (بیان ہوئی) ہے۔ اس لیے اس کا پڑھنا مجھے محبوب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اسے بتادو کہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے پیار کرتا ہے''۔ (بخاری ومسلم)

عَنْ أنس بْن مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنه، عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَرَأ كل يَوْم مِائتي مَرَّة قُلْ هُوَ اللهُ أَحَد محي عَنْه ذُنُوب خَمْسِيْن سَنَة إلَّا أنْ يَّكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْن۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أرَادَ أنْ يَّنَامَ عَلى فِرَاشِهٖ فَنَامَ عَلى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَرَأ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ مِائَة مَرّة فَاذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْل لَهُ الرَّب يَا عَبْدِيَ

أُدْخل عَلى يَمِيْنِكَ الْجَنَّة ۔

(رواه الترمذي وقال حديث غريب قلت: وَلَمْ أجد هٰذَا الْحديث لا في أبي داؤد ولا في الترمذي ولا في النسائي الا عن رواية عقبة بن عامر)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے ''جو شخص ہر روز سو مرتبہ سورۃ قل ھو اللہ احد پڑھتا رہا اللہ تعالیٰ اس کے پچاس سال کے گناہ بخش دے گا الا یہ کہ اس پر کسی کا قرض ہو''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص بستر پر سونے کا ارادہ کرے، دائیں طرف لیٹ جائے اور سو بار قل ھو اللہ احد پڑھتا رہے تو جب قیامت قائم ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا ''اے میرے بندے! اپنے داہنے ہاتھ پر جنت میں چلا جا''۔ (ترمذی)

فَضْل الْمُعَوِّذتَيْن

عَن عبد الله بن حبيب الْأَسْلَمِيّ قَالَ: خرجنَا فِي ظلمَة شَدِيدَة نطلب رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ليُصَلِّي لنا فأدركناه فَقَالَ: قل، فَلم أقل شَيْئا، قَالَ: قل، فَلم أقل شَيْئا، ثمَّ قَالَ: قل، قلت: يَا رَسُول الله وَمَا أَقُول؟ قَالَ: قل هُوَ الله أحد والمعوذتين حِين تمسي وَحين تصبح ثَلَاث مَرَّات تكفيك من كل شَيْء ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ: حَدِيث حسن صَحِيح غَرِيب، وَهٰذَا لفظ أبي دَاوُد)

آخری دوسورتوں معوذتین کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن حبیب اسلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم سخت تاریکی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرتے ہوئے نکلے تاکہ وہ ہمیں نماز پڑھائیں پس ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پالیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کہو، میں کچھ نہ کہہ سکا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو، میں کچھ نہ کہہ سکا، پھر فرمایا کہو، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا کہوں؟ فرمایا ''قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس صبح وشام تین تین بار پڑھ لیا کرو۔ یہ تمہیں ہر چیز کے لیے کافی ہوں گی''۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

عَن عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيهِ وَسلم: ألم تَرَ آيَات أنزلت علَيّ اللَّيلَة لم ترَ مِثْلهنّ قل أعوذ بِرَبّ الفلق وَقل أعوذ بِرَبّ النَّاس۔
(رَوَاهُ مُسلم)

حضرت [illegible] بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کیا تمہیں معلوم نہیں آج رات جو آیتیں مجھ پر نازل ہوئی ہیں (وہ ایسی بے مثال ہیں کہ) ان کے مثل نہ کبھی دیکھی گئیں اور نہ سنی گئیں...... قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس''۔ (مسلم)

عَن عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: كنت أَمْشِي مَعَ رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا عقبَة قل، فَقلت: مَا أَقُول يَا رَسُول الله؟، فَسكت عني، ثمَّ قَالَ: يَا

عقبَة قل، فقلت: مَاذَا أَقُول يَا رَسُول الله؟ فسكت عني، فقلت: اَللّٰهُمَّ اردده عَلَيَّ فقَالَ: يَا عقبَة قل، فقلت: مَا أَقُول يَا رَسُول الله؟، قَالَ: قل أعوذ بِرَبِّ الفلق، فقرأتها حَتّٰى أتيت على آخرهَا، ثمَّ قَالَ: قل، فقلت: مَا أَقُول يَا رَسُول الله؟، قَالَ: قل أعوذ بِرَبِّ النَّاس، فقرأتها حَتّٰى أتيت على آخرهَا، ثمَّ قَالَ عِنْد ذٰلِك: مَا سَأَلَ سَائل مثلهمَا وَلَا استعاذ مستعين بمثلهما. (رَوَاهُ النَّسَائِي)

حضرت بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ نے فرمایا کہو، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا کہوں؟ پھر آپ تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا کہو۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا کہوں؟ پھر آپ ﷺ خاموش ہوگئے۔ میں نے دعا کی اے اللہ! آپ ﷺ میرے لیے یہ بات دہرادیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہو۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا کہوں؟ فرمایا ''قل اعوذ برب الفلق پڑھو''۔ میں نے ساری سورت پڑھ دی پھر آپ نے فرمایا پڑھو۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا پڑھوں؟ فرمایا ''قل اعوذ برب الناس'' میں نے یہ پوری سورت بھی پڑھ دی۔ پھر فرمایا ''اللہ سے پناہ لینے کے لیے اور دعا کرنے کے لیے کوئی دعا ایسی نہیں ہے''۔ (نسائی)

کِتَابُ الْعِلْم

فَضْل الْخُرُوج فِي طلب الْعلم

عَن أبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللهُ لَهُ بِهِ طَرِيقا إِلَى الْجَنَّة. (أخرجه مُسلم)

طلب علم کے لیے نکلنے والے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے کسی راستہ پر چلا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس (علم) کی وجہ سے جنت کا راستہ آسان کردے گا''۔ (مسلم)

عَن أنس بن مَالك رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: من خرج فِي طلب الْعلم فَهُوَ فِي سَبِيل الله حَتّٰى يرجع. (رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَقَالَ: حَدِيث حسن غَرِيب)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص علم کی تلاش میں نکلا وہ اپنی واپسی تک راہ خدا میں ہے''۔ (ترمذی)

عَن سَخْبَرَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: من طلب الْعلم كَانَ كَفَّارَة لما مضى. (رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَقَالَ: غَرِيب)

حضرت سخبرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص نے علم طلب کیا گویا وہ اس کے پہلے گناہوں کا

کفارہ ہوگیا"۔ (ترمذی)

عَن زر بن حُبَيْش قَالَ: أتيت صَفْوَان بن عَسَّال الْمرَادِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا جَاءَ بك؟ قلت: جِئْت أطلب الْعلم. قَالَ: فَإِنِّي سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول: مَا من خَارج يخرج من بَيته فِي طلب الْعلم إِلَّا وضعت الْمَلَائِكَة أَجْنِحَتهَا رضَا بِمَا يصنع، أخرجه الإِمَام أَحْمد فِي مُسْنده وَابْن مَاجَه فِي سنَنه وَقَالَ: قلت أنبط الْعلم بدل أطلب۔

حضرت زر بن حبیش کا بیان ہے کہ میں صفوان بن عسال المرادی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے مجھ سے کہا "کیسے آنا ہوا؟" میں نے جواب دیا۔ "علم حاصل کرنے کے لیے آیا ہوں"۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "ہر وہ شخص جو اپنے گھر سے علم حاصل کرنے کے لیے نکلتا ہے فرشتے خوشی سے اپنے پر اس کے لیے بچھا دیتے ہیں"۔

(احمد، ابن ماجہ)

عَن أبي الدَّرْدَاء رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول: من سلك طَرِيقا يطْلب فِيهِ علما سلك الله بِهِ طَرِيقا من طرق الْجنَّة، وَإِن الْمَلَائِكَة لتَضَع أَجْنِحَتهَا رضَا لطَالِب الْعلم، أخرجه أَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِي، وَقَالَ فِي رِوَايَة: طَرِيقا إِلَى الْجنَّة، وَكَذَلِك۔

(رَوَاهُ ابن مَاجه وَقَالَ: سهل الله لَهُ طَرِيقًا)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ انہوں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''جو شخص علم حاصل کرنے کیلئے کسی راستہ پر چلا اللہ تعالیٰ اسے اس (علم) کی وجہ سے جنت کے راستہ پر چلائے گا، یقیناً اللہ کے فرشتے خوشی سے طالب علم کے لیے اپنے پر بچھا دیتے ہیں''۔ (ابوداؤد، ترمذی)

عَنْ أَبِي ذَر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: يَا أَبَا ذَر لِأَن تَغْدُو فتعلم آيَة من كتاب الله خير لَكَ من أَن تصلي مائَة رَكْعَة، وَلِأَن تَغْدُو فتعلم بَابا من الْعلم عمل بِهِ أَو لم يعْمل خير من أَن تصلي أَلف رَكْعَة۔ (رَوَاهُ ابن مَاجه)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا ابوذر! اگر تم قرآن پاک کی ایک آیت سیکھنے کے لیے نکلو، اس پر عمل کیا گیا ہو یا نہ، وہ تمہارے حق میں ایک ہزار (نفل) سے بہتر ہے''۔ (ابن ماجہ)

عَنْ أَبِي أُمَامَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: عَلَيْكُم بِهَذَا الْعلم قبل أَن يقبض، وَقَبضه أَن يرفع، وَجمع بَين أصبعيه الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِيهَا الْإِبْهَام هَكَذَا، ثمَّ قَالَ: الْعَالم والمتعلم شريكان فِي الْأجر وَلَا خير فِي سَائِر النَّاس۔ (رَوَاهُ ابن مَاجه)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا ''علم کو اپنے اوپر لازم کرلو قبل اس کے کہ قبض کرلیا جائے، اور علم کا اٹھالیا جانا ہی اس کا قبض ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کی درمیانی انگلی اور انگوٹھے کے ساتھ والی ملا کر فرمایا کہ اس طرح اٹھالیا جائے گا، پھر فرمایا ''عالم اور متعلم دونوں ثواب میں شریک ہیں باقی لوگوں میں (جو علم سیکھتے ہیں نہ سکھاتے ہیں) کوئی خیر وبھلائی نہیں''۔ (ابن ماجہ)

عَن مُعَاوِيَة بن أبي سُفيَان رَضِي الله عَنهُمَا قَالَ: سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُول: من يرد الله بِهِ خيرا يفقه فِي الدّين، وَإِنَّمَا أَنا قَاسم وَيُعْطِي الله وَلنْ تزَال هَذِه الْأمة قَائِمَة على أَمر الله لَا يضرهم من خالفهم حَتَّى يَأْتِي أَمر الله وهم ظاهرون۔ (أخرجه البُخَارِي وَمُسلم)

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''جس شخص کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کردیتا ہے۔ میں تو قاسم (تقسیم کرنے والا ہوں) دینے والا اللہ ہے اور جب تک یہ امت اللہ کے دین پر قائم رہے گی، غالب رہے گی، انہیں کسی کی مخالفت نقصان نہیں دے گی یہاں تک کہ اللہ کا حکم غالب آجائے''۔ (بخاری ومسلم)

وَعَن أبي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيهِ وَسلم: من يرد الله بِهِ خيرا يفقه فِي الدّين۔

(رَوَاهُ ابْن مَاجَه)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کردیتا ہے''۔ (ابن ماجہ)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: من یرد اللہ بِہٖ خیرا یفقہ فِی الدّین۔
(رَوَاہُ الإِمَامُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرلیتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کردیتا ہے''۔ (احمد، ترمذی)

فضل تعلم الْفَرَائِض

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول اللہ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسلم: یَا أَبَا هُرَیْرَةَ تعلمُوا الْفَرَائِضَ وعلموها، فَإِنَّهُ نصف الْعلم، وَهُوَ ینسی، وَهُوَ أول شَیْءٍ ینزع من أمتی۔ (رواه ابن ماجة)

فرائض سیکھنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ابوہریرہ! فرائض سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ کہ یہ آدھا علم ہے، اور بھول بھی جاتا ہے اور وہ پہلی چیز ہے جو میری امت سے اٹھالی جائے گی''۔

(ابن ماجہ)

وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَإِنِّي مَقْبُوْضٌ۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔ (رواهما الترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”فرائض سیکھو اور دوسرے لوگوں کو سکھاؤ کہ مجھے اٹھالیا جائے گا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی ایک روایت اسی طرح کی منقول ہے۔ (ترمذی)

فَضْلُ من يعلم النَّاس

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: وَاللهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ۔

(أخرجه البُخَارِي وَمُسلم وَهَذَا لفظ مُسلم)

معلم کی فضیلت

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب سے فرمایا ”بخدا اگر تمہاری وجہ سے اللہ تعالیٰ ایک آدمی کو بھی ہدایت دے دے تو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے“۔ (بخاری ومسلم)

عَن أبي مُوسَى عبد الله بن قيس رَضِيَ اللهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إن مثل مَا بَعَثَنِي الله بِهِ من الهدى وَالعلم كمثل غيث أصَاب أرضًا فكَانَت مِنهَا طَائِفَة طيبَة قبلت المَاء ، فأنبتت الكلأ والعشب الكثير، وَكَانَت مِنهَا أجادب أمسكت المَاء فنفع الله بِهِ النَّاس فَشَرِبُوا وَسقوا ورعوا ، وَفِي رِوَايَة البُخَارِي وزرعوا، وَأصَاب مِنهَا طَائِفَة أُخرَى إِنَّمَا هِيَ قيعان لَا تمسك مَاء وَلَا تنْبت كلأ. فَذَلِك مثل مَا فقه فِي دين الله ونفعه بِمَا بَعَثَنِي الله بِهِ فَعلم وَعلم، وَمثل من لم يرفع بذلك رَأسا وَلم يقبل هدى الله الَّذِي أرسلت بِهِ۔

(أخرجه البُخَارِي وَمُسلم)

حضرت ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک مثال اس چیز کی جو علم، اور ہدایت دے کہ مجھے اللہ نے بھیجا ہے بارش کی سی ہے جو بارش پہنچی ہو زمین کو، زمین کا کچھ حصہ عمدہ تھا جس نے پانی قبول کرلیا اور اس نے گھاس اور خوب چارہ اگایا اور کچھ حصہ اس کا خشک تھا جس نے پانی کو روک لیا پس اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو نفع دیا، انہوں نے پانی پیا اور مویشیوں کو پلایا اور چرایا۔ اور بخاری شریف کی روایت میں ہے کہ لوگوں نے خوب کھیتی باڑی کی اور وہ بارش پہنچی ایک اور حصے کو جو چٹیل میدان ہیں، نہ تو پانی کو روک سکتے ہیں اور نہ

گھاس اگا سکتے ہیں پس یہ مثال ہے اس شخص کی جس نے سمجھ حاصل کی اللہ کے دین میں اور اللہ نے اسے نفع دیا اس ہدایت اور علم کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دے کر بھیجا ہے۔ پس اس نے خود بھی علم سیکھا اور سکھایا۔ اور مثال اس شخص کی جس نے اس ہدایت کی طرف سر نہیں اٹھایا (متوجہ نہیں ہوا) اور نہ اس نے وہ ہدایت قبول کی جو ہدایت مجھے دے کر بھیجا گیا ہے"۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ذكر لرَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجلَانِ أَحدهمَا عَابِد وَالْآخر عَالم. فَقَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: فَضْلِ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ. ثمَّ قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: إِن الله وَمَلَائِكَته وَأهل السَّمَاوَات وَالْأَرْض حَتَّى النملة فِي جحرها وَحَتَّى الْحُوت ليصلون على معلم النَّاس الْخَيْر۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَقَالَ: حَدِيث حسن صَحِيح غَرِيب)

حضرت ابو امامہ الباہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو شخصوں کا ذکر ہوا ان میں سے ایک عابد ہے اور دوسرا عالم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تمہارے ایک ادنیٰ پر۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تحقیق اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے، اہل آسمان اور اہل زمین حتیٰ کہ بلوں میں چیونٹیاں اور حتیٰ کہ مچھلیاں بھی لوگوں کو خیر کی تعلیم دینے والے کے لیے دعائے خیر کرتی ہیں"۔ (ترمذی)

عَن أبي الدَّرْدَاء رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول: إن الْعَالم ليَسْتَغْفِر لَهُ من فِي السَّمَاوَات وَمن فِي الأَرْض وَالْحِيتَان فِي جَوف المَاء، وَإِن فضل الْعَالم على العابد كفضل الْقَمَر لَيْلَة الْبَدْر على سَائِر الْكَوَاكِب، وَأَن الْعلمَاء وَرَثَة الأَنْبِيَاء وَأَن الأَنْبِيَاء لَمْ يورثوا دِينَارا وَلَا درهما إِنَّمَا ورثوا الْعلم، فَمن أَخذ بِهِ أَخذ بحظ وافر۔

(أخرجه أَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِي وَابْن مَاجه بِنَحْوِهِ)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''بے شک عالم کے لیے استغفار کرتی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور مچھلیاں پانی کے اندر، اور عالم کی فضیلت عابد پر اس قدر ہے جس قدر چودھویں رات کے چاند کی تمام ستاروں پر اور تحقیق علماء انبیاء کے وارث ہیں، اور انبیاء دینار اور درہم اپنے ورثہ میں نہیں چھوڑ گئے، انہوں نے علم کی وراثت چھوڑی ہے، جس نے اسے حاصل کیا اس نے کامل حصہ لے لیا''۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

عَن معَاذ بن جبل رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: من علم علما فَلهُ أجر من عمل بِهِ لَا ينقص من أجر الْعَامِل۔ (رَوَاهُ ابْن مَاجه)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے کسی کو علم سکھایا تو اسے اس پر عمل کرنے والوں کے برابر ثواب ملے گا، اور عمل کرنے والے کے اجر و ثواب میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی''۔ (ابن ماجہ)

عَن عبد الله بن عبَّاس رَضِي الله عَنهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: فَقِيه وَاحِد أَشد على الشَّيْطَان من ألف عَابِد۔ (رَوَاهُ التِّرمِذِي وَابن مَاجه)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک عالم فقیہ شیطان پر ایک ہزار عبادت گزاروں سے سخت تر ہے''۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

عَن أبي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: أفضل الصَّدَقَة أَن يتَعَلَّم الْمُسلم علما ثمَّ يُعلمهُ أَخَاهُ الْمُسلم۔ (رَوَاهُ ابن مَاجه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بہترین صدقہ یہ ہے کہ بندۂ مسلم خود علم سیکھے اور پھر اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے''۔ (ابن ماجہ)

عَن أبي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول: من جَاءَ مَسْجِدي هَذَا لم يَأْته إِلَّا لخير يتعلمه أَو يُعلمهُ فَهُوَ بِمَنْزِلَة الْمُجَاهِد فِي سَبِيل الله، وَمن جَاءَهُ لغير ذَلِك فَهُوَ بِمَنْزِلَة الرجل ينظر إِلَى مَتَاع

غَیرہ۔ (أخرجه ابن ماجه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا ”جوکوئی بھی میری اس مسجد میں کسی خیر وبھلائی کی تعلیم حاصل کرنے اور تعلیم دینے کے لیے آیا وہ ایسے ہے جیسے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا مجاہد اور جو اس کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے آیا تو وہ ایسے ہے جیسے کوئی آدمی کسی سامان وغیرہ کو دیکھ رہا ہو“۔ (ابن ماجہ)

عَن أبي أُمَامَة رَضِيَ اللهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: من غدا إِلَى الْمَسْجِد لَا يُرِيد إِلَّا أَن يتَعَلَّم خيرا أَو يُعلمهُ كَانَ لَهُ كَأَجر حَاج تَامّ حجَّته۔

(هَذَا إِسْنَاد على شَرط مُسلم صَحِيح مُسلم وَالله أعلم)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص مسجد کی طرف چل پڑا اور اس کا مقصد خیر وبھلائی کا خود علم حاصل کرنا یا دوسروں کو علم سکھلانے کے علاوہ کچھ اور نہ تھا تو اسے اس حاجی کے حج کا ثواب ملے گا جس کا حج مکمل ہو“۔ (مسلم)

فضل من دَعَا إِلَى هدى

عَن أبي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيهِ وَسلم: من دَعَا إِلَى هدى كَانَ لَهُ من الْأجر مثل أجور من تبعه لَا ينقص من أُجُورهم شَيْئا، وَمن دَعَا إِلَى ضَلَالَة كَانَ عَلَيهِ من الْإِثْم مثل آثام من تبعه

لَا ینقص من آثامھم شَیْئًا۔ (رَوَاہُ مُسلم)

ہدایت کی طرف دعوت دینے والے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس کسی نے ہدایت کی طرف دعوت دی اسے اس پر چلنے والوں جتنا ثواب ملے گا (مگر) ان کے اپنے عمل میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ اور جس شخص نے کسی گمراہی کی طرف دعوت دی اسے اس پر چلنے والوں جتنا گناہ ہوگا، اور ان کے اپنے گناہوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی''۔ (مسلم)

عَنْ جریر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُول اللہ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسلم: من سنّ سنۃ خیر فَاتبع عَلَیْھَا فَلَہُ أجرہ وَمثل أجور من اتبعہُ غیر مَنْقُوص من أُجُورھم شَیْئًا، وَمن سنّ سنۃ شَرّ فَاتبع عَلَیْھَا کَانَ عَلَیْہِ وزرہ وَمثل أوزار من اتبعہُ غیر مَنْقُوص من أوزارھم شَیْئًا۔ (رَوَاہُ مُسلم بِمَعْنَاہُ)

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے کوئی اچھا اور خیر و بھلائی کا طریقہ (سنت) جاری کیا اور اس کی پیروی کی گئی، پس اسے اپنا، اور اپنے پیچھے اس پر چلنے والوں کا بھی ثواب ملے گا، مگر پیروی کرنے والوں کے اپنے اعمال میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی، اور جس کسی نے کوئی برا طریقہ جاری کیا، اور اس کی پیروی کی گئی، اس پر اپنے گناہوں کے علاوہ، پیروی کرنے والے لوگوں کے گناہوں کا بھی بوجھ ہوگا،

مگران کے اپنے اعمال میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی"۔ (مسلم)

عَنْ عَمْرِو بن عَوف رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَال بن الْحَارِث رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اعْلَم أَنه من أَحْيَا سنة من سنتي قد أميتت بعد موتي كَانَ لَهُ من الْأجر مثل من عمل بهَا من غير أَن ينقص من أُجُورهم شَيْئا، وَمن ابتدع بِدعَة ضَلَالَة لَا يرضاها الله وَرَسُوله كَانَ عَلَيْهِ مثل آثام من بهَا لَا ينقص من أوزار النَّاس شَيْئا۔ (رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالتِّرْمِذِي وَقَالَ: حَدِيث حسن)

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے فرمایا "یقین کے ساتھ جان لو کہ جس کسی نے میرے وصال کے بعد میری کسی مٹی ہوئی سنت کو زندہ کیا اسے اس پر چلنے والوں جتنا ثواب ملے گا اوران کے اپنے اعمال میں کمی نہیں کی جائے گی اور جس کسی نے گمراہی کا کوئی نیا کام جاری کیا جس سے اللہ اور اس کے رسول راضی نہیں ہیں، اسے پیروی کرنے والوں جتنا ہی گناہ ملے گا، اور ان کے اپنے گناہوں کے بوجھ میں کمی نہیں کی جائے گی"۔ (ابن ماجہ، ترمذی)

ذكر دُعَاء النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لمَنْ بَلَغَ عَنهُ حَدِيثا

عَنْ زيد بن ثَابت رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعت رَسُول الله

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: نَضَّرَ اللهُ اِمْرَا سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يَبْلُغَهُ غَيْرَهُ، فَرب حَامِلِ فقه إِلَى من هُوَ أفقه مِنْهُ، وَرب حَامِلِ فقه لَيْسَ بفقيه.

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حسن)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اس شخص کے لیے جس نے آپ کی کوئی حدیث آگے پہنچائی

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''اللہ تعالیٰ اس بندے کو تر و تازہ رکھے جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی، اسے یاد رکھا اور اسے دوسرے لوگوں تک پہنچایا، بعض فقہ (علم) کے اٹھانے والے ہوتے ہیں اس شخص کی طرف جو ان سے زیادہ فقیہ (عالم) ہے اور کچھ فقہ کے اٹھانے والے غیر فقیہ ہوتے ہیں''۔

(ابوداؤد نسائی، ترمذی)

فائدہ: کچھ فقیہ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ وہ اپنے زیادہ سمجھدار تک حدیث پہنچا دیتے ہیں۔

عَنْ عبد الله بن مَسْعُود رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: نضر الله امْرأ سمع منا شَيْئا فَبَلغهُ كَمَا سَمعه، فَرب مبلغ أوعى من سامع.

(رَوَاهُ ابْنِ مَاجَه وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ صَحِيحٌ. وَقد روى هَذَا الحَدِيث جماعة من الصَّحَابَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے مجھ سے کوئی حدیث سنی، پس اسے پہنچا دیا جیسا کہ سنا تھا۔ پس اکثر جنہیں بات پہنچائی گئی اسے بہت یاد رکھنے والے ہوتے ہیں سننے والے سے''۔

(ابن ماجہ، ترمذی)

فَضْلُ مَنْ كَانَ مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ

عَنْ أنس بن مَالك رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: إِن من النَّاس مَفَاتِيح للخير مغاليق للشر، وَإِن من النَّاس مَفَاتِيح للشر مغاليق للخير، فطوبى لمن جعل الله مَفَاتِيح الْخَيْر على يَدَيْهِ، وويل لمن جعل الله مَفَاتِيح الشَّرّ على يَدَيْهِ۔

(رَوَاهُ ابْن مَاجَه)

خیر پھیلانے کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کچھ لوگ خیر و بھلائی کی چابیاں ہوتے ہیں اور شر و برائی کے تالے۔ اور کچھ ان میں شر کی چابیاں ہوتی ہیں اور خیر و بھلائی کے تالے۔ پس خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جس کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے خیر و بھلائی کی چابیاں رکھ دی ہوں اور بربادی ہے اس شخص کے لیے جس کے ہاتھ میں برائی کی چابیاں رکھ دی گئی ہوں''۔ (ابن ماجہ)

عَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى الله

عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إن هٰذَا الخير خزائن، وَلِتِلۡكَ الۡخَزَائن مَفَاتِيۡح، فَطُوۡبىٰ لِعَبۡد جَعَلَهُ اللهُ مِفۡتَاحًا لِلۡخَيۡرِ مغلاقًا للشَّر، وَوَيۡل لِعبد جعله الله مِفۡتاحًا للشّر مُغلاقا للخير۔

(رواه ابن ماجة)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''یقیناً اس خیر وبھلائی کے خزانے ہیں، اور ان خزانوں کی چابیاں (بھی) ہیں، پس خوشخبری ہے اس آدمی کے لیے جس کو اللہ تعالیٰ نے خیر کی چابی اور شر کے لیے تالا بنادیا ہو اور بربادی ہے اس بندے کے لیے جسے اس نے شر و برائی کی چابی اور خیر و بھلائی کے لیے تالا بنادیا ہو''۔ (ابن ماجہ)

بَاب فِي فضل الذّكر

قَالَ الله عز من قَائِل: (فَاذۡكُرُوۡنِيۡ أَذۡكُرۡكُمۡ)

عَنۡ أَبِي هُرَيۡرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنۡهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيۡهِ وَسلم: يَقُول الله عز وَجل أَنَا عِنۡد ظن عَبۡدِي بِي وَأَنَا مَعَه حِين يذكرنِي إِن ذكرنِي فِي نَفسه ذكرته فِي نَفۡسِي وَإِن ذكرنِي فِي مَلأ ذكرته فِي مَلأ خير مِنۡهُ وَإِن تقرب إِلَيّ شبرًا تقربت إِلَيۡهِ ذِرَاعا وَإِن تقرب إِلَيّ ذِرَاعا تقربت إِلَيۡهِ بَاعا، وَإِن أَتَانِي يمشي أَتَيۡته هرولة،

(أخرجه البُخَارِي وَمُسلم هٰذَا لَفظه)

ذکر اللہ کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا“۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ ”میں بندہ کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا کہ وہ میرے ساتھ گمان رکھتا ہے اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ پس اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ میرا کسی محفل میں ذکر کرتا ہے تو میں اس محفل سے بہتر (یعنی فرشتوں کی) محفل میں تذکرہ کرتا ہوں۔ اور اگر بندہ میری طرف ایک بالشت متوجہ ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں دو ہاتھ ادھر متوجہ ہوتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں“۔

(بخاری و مسلم)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِن لله مَلَائِكَة يطوفون فِي الطّرق، يَلْتَمِسُونَ أهل الذّكر، فَإِن وجدوا قوما يذكرُونَ الله تنادوا هلموا إِلَى حَاجَتكُمْ قَالَ: فيحفونهم بأجنحتهم إِلَى السَّمَاء الدُّنْيَا. قَالَ: فيسألهم رَبهم وَهُوَ أعلم بهم مَا يَقُول عبادى قَالَ: يَقُولُونَ يسبحونك ويكبرونك

ويحمدونك ويمجدونك، قَالَ: فَيَقُول: هَل رأوني، قَالَ يَقُولُونَ: لَا وَالله مَا رأوك، قَالَ: فَيَقُول كَيفَ لَو رأوني، قَالَ: يَقُولُونَ لَو رأوك كَانُوا أَشد لَك عبَادَة وَأَشد لَك تمجيدا وتحميدا وَأَكْثر لَك تسبيحا، قَالَ: فَيَقُول فَمَا يَسْأَلُونِي قَالُوا: يَسْأَلُونَك الْجنَّة، قَالَ: يَقُول وَهل رأوها قَالَ يَقُولُونَ: لَا وَالله يَا رب مَا رأوها، قَالَ: يَقُول فَكيف أَنهم لَو رأوها قَالَ يَقُولُونَ: لَو أَنهم رأوها كَانُوا أَشد عَلَيْهَا حرصا وَأَشد لَهَا طلبا وَأعظم فِيهَا رَغْبَة، قَالَ: فَمِم يتعوذون، قَالَ: يَقُولُونَ من النَّار، قَالَ: يَقُول هَل رأوها، قَالَ: يَقُولُونَ لَا وَالله يَا رب مَا رأوها، قَالَ: يَقُول كَيفَ لَو رأوها، قَالَ يَقُولُونَ: لَو رأوها كَانُوا أَشد مِنْهَا فِرَارًا وَأَشد لَهَا مَخَافَة، قَالَ يَقُول: فأشهدكم أَنِّي قد غفرت لَهُم، قَالَ: يَقُول ملك من الْمَلَائِكَة فيهم فلَان لَيْسَ مِنْهُم، إِنَّمَا جَاءَ لحَاجَة، قَالَ: هم الجلساء لَا يشقى بهم جليسهم۔ (أَخرجَاهُ وَهَذَا لفظ مُسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''فرشتوں کی ایک جماعت ہے جو راستوں میں گشت

کرتی رہتی ہے اور جہاں کہیں ان کو اللہ کا ذکر کرنے والے ملتے ہیں تو وہ آپس میں ایک دوسرے کو بلا کر سب جمع ہو جاتے ہیں اور ذکر کرنے والوں کے گرد آسمان تک جمع ہوتے رہتے ہیں۔ جب وہ مجلس ختم ہو جاتی ہے تو وہ آسمان پر جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ باوجویکہ ہر چیز کو جانتے ہیں پھر بھی دریافت فرماتے ہیں کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ تیرے بندوں کی فلاں جماعت کے پاس سے آئے ہیں۔ جو تیری تسبیح اور تکبیر اور تحمید اور تعریف کرنے میں مشغول تھے۔ ارشاد ہوتا ہے کیا ان لوگوں نے مجھے دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں ''یا اللہ دیکھا تو نہیں، ارشاد ہوتا ہے کہ ''اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ عرض کرتے ہیں کہ ''اور بھی زیادہ عبادت میں مشغول ہوتے اور اس سے بھی زیادہ تیری تعریف تسبیح میں لگے ہوتے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ وہ کیا چاہتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں ''دیکھی تو نہیں'' ارشاد ہوتا ہے ''کیا انہوں نے جنت دیکھی ہے'' عرض کرتے ہیں ''دیکھی تو نہیں'' ارشاد ہوتا ہے ''اگر دیکھ لیتے تو کیا ہوتا؟ عرض کرتے ہیں کہ اس سے بھی زیادہ شوق اور تمنا سے اس کی طلب میں لگ جاتے۔ پھر ارشاد ہوتا ہے کہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟ عرض کرتے ہیں کہ ''دوزخ سے پناہ مانگ رہے تھے''۔ ارشاد ہوتا ہے اگر دیکھتے تو کیا ہوتا'' عرض کرتے ہیں اور بھی زیادہ اس سے بھاگتے اور بچنے کی کوشش کرتے''۔ ارشاد ہوتا ہے ''اچھا تم گواہ رہو کہ میں نے اس تمام مجلس والوں کو بخش دیا''۔ ایک فرشتہ عرض کرتا ہے یا اللہ! فلاں شخص اس مجلس میں اتفاقاً اپنی کسی ضرورت سے آیا تھا وہ اس مجلس کا شریک نہیں تھا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ''یہ جماعت ایسی مبارک ہے کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں ہوتا (لہٰذا اس کو بھی بخش دیا)۔ (بخاری و مسلم)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يسير فِي طَرِيق مَكَّة، فمر على جبل يُقَال لَهُ جمدان، فَقَالَ: سِيرُوا هَذَا جمدان سبق المفردون، قَالُوا: وَمَا المفردون يَا رَسُول الله؟ قَالَ: الذَّاكرون الله كثيرا وَالذَّاكِرَات۔ (أخرجه مُسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں مکہ مکرمہ کی طرف تشریف لے جا رہے تھے۔ راستے میں جمدان نامی پہاڑ پر سے گزر ہوا، تو آپ نے فرمایا ''چلتے رہو، یہ پہاڑ جمدان ہے۔ ''مفردون'' سبقت لے گئے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مفردون کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کا زیادہ ذکر کرنے والے بندے اور زیادہ ذکر کرنے والی بندیاں''۔ (مسلم)

عَن أبي هُرَيْرَة وَأبي سعيد الْخُدْرِيّ رَضِي الله عَنْهُمَا أَنَّهُمَا شَهدا على رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يقْعد قوم يذكرُونَ الله إِلَّا حفتهم الْمَلَائِكَة وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَة وَنزلت عَلَيْهِم السكينَة وَذكرهمْ الله فِيمَن عِنْده۔ (أخرجه مُسلم)

حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما دونوں کی گواہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب بھی اور جہاں بھی بیٹھ کے اللہ کے کچھ بندے، اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو لازمی طور پر فرشتے ہر طرف سے ان کے گرد جمع

ہو جاتے ہیں، اور ان کو گھیر لیتے ہیں، اور رحمت الٰہی ان پر چھا جاتی ہے اور ان کو اپنے سایہ میں لے لیتی ہے اور ان پر سکینہ (سکون) کی کیفیت نازل ہوتی ہے اور اللہ اپنے مقرب فرشتوں میں ان کا ذکر کرتا ہے"۔ (مسلم)

عَن مُعَاوِيَة بن سُفْيَان رَضِي الله عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خرج على حلقة من أَصْحَابه فقَالَ: مَا أجسكم؟ قَالُوا: جلسنا نذكر الله ونحمده على مَا هدانا لِلْإِسْلَامِ، وَمن بِهِ علينا. قَالَ: الله مَا أجلسكم إِلَّا ذَاك؟ قَالُوا: الله مَا أجلسنا إِلَّا ذَاك. قَالَ: أما إِنِّي لم أستحلفكم لتهمة لكم، وَلكنه أَتَانِي جِبْرِيل فَأَخْبرنِي أَن الله يباهي بكم الْمَلَائِكَة۔

(رَوَاهُ مُسلم وَالتِّرْمِذِي وَهَذَا لَفظه وَقَالَ: حسن غَرِيب)

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد میں قائم) اپنے صحابہؓ کے ایک حلقہ پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا "تم یہاں کس لیے بیٹھے ہو؟" انہوں نے عرض کیا، ہم بیٹھ کر اللہ کو یاد کر رہے ہیں اور اس نے جو ہم کو ہدایت سے نوازا اور ایمان واسلام کی توفیق دے کر احسان عظیم فرمایا، اس پر اس کی حمد وثناء کر رہے ہیں"۔ آپ نے پوچھا "بخدا تم اسی لیے بیٹھے ہو؟" انہوں نے عرض کیا "بخدا ہم صرف اسی لیے بیٹھے ہیں"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تمہیں معلوم ہو کہ میں نے تمہارے ساتھ کسی بدگمانی کی بنا پر تم سے قسم نہیں لی، بلکہ واقعہ یہ ہے کہ ابھی جبریل میرے

پاس آئے اور انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فخر کیساتھ فرشتوں سے تم لوگوں کا ذکر کر رہا ہے''۔ (مسلم، ترمذی)

عَن عبد الله بن بسر رَضِيَ اللهُ عَنهُ أَن رجلا قَالَ: يَا رَسُول الله إِن شرائع الْإِسْلَام قد كثرت عَلَيّ، فَأَخْبرنِي بِشَيْءٍ أتشبث بِهِ قَالَ: لَا يزَال لسَانك رطبا من ذكر الله عز وَجل. رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ: حَدِيث حسن غَرِيب، وَقد تقدم هَذَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: من قَالَ حِين يصبح اَللّٰهُمَّ اَصْبَحْنَا نَشْهِدُكَ وَنَشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتِكَ وَجَمِيْعِ خَلْقِكَ اَنَّكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اِلَّا غفر لَهُ مَا أصَاب فِي تِلْكَ اللَّيْلَة من ذَنْب۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ: غَرِيب وَالنَّسَائِيُّ فِي عمل الْيَوْم وَاللَّيْلَة)

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ ''اے اللہ کے پیغمبر! اسلام کے احکام اور باتیں تو کافی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسی بات بتا دیجئے جسے میں مضبوطی سے تھام لوں اور اس پر کاربند ہو جاؤں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اس کی عادت ڈالو کہ) تمہاری زبان اللہ کے ذکر سے تر رہے''۔ (ابن ماجہ، ترمذی)

یہ حدیث پہلے بھی آ چکی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جس

شخص نے صبح یہ دعا کی، اللہ تعالیٰ اس کے اس رات میں ہونے والے گناہ معاف کردے گا۔ وہ دعا یہ ہے

اَللّٰهُمَّ اَصْبَحْنَا نَشْهَدُكَ وَنَشْهَدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتِكَ وَجَمِيْعِ خَلْقِكَ اَنَّكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ۔

اے اللہ! ہم نے صبح کی، ہم گواہی دیتے ہیں کہ اور اس گواہی میں تیرے عرش کے حامل اور تیرے فرشتے اور تمام مخلوق ہمارے ساتھ ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود ہونے کے لائق نہیں تو ہی ہے تو اکیلا ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں''۔ (ترمذی، نسائی)

عَنْ مُسلم بن الْحَارِث التَّمِيمِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنه أسر إِلَيْهِ فَقَالَ: إِذا انصرفت من صَلَاة الْمغرب فَقل قبل أَن تَتَكَلَّم، اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّار سبع مَرَّات. فَإِنَّك إِذا قلت ذٰلِك ثمَّ مت فِي ليلتك، كتب لَكَ جوَار مِنْهَا، وَإِذا صليت الصُّبْح فَقل كَذٰلِك، فَإِنَّك إِذا مت من يَوْمك كتب لَك جوَار مِنْهَا، (رَوَاهُ أَبُو دَاوُد)

حضرت مسلم بن الحارث التمیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے چپکے سے فرمایا: کہ تم مغرب کی نماز کے فوراً بعد سات مرتبہ

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّار

''اے اللہ مجھے آگ سے بچالے''

پڑھ لیا کرو، اگر تم اسی رات مرگئے تو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے دوزخ کی آگ سے نجات کا پروانہ لکھ دیں گے۔ اور صبح کی نماز کے بعد بھی اسی طرح سات بار یہی دعا پڑھ لیا کرو۔ اگر اسی دن میں تمہاری موت آگئی تو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے دوزخ کی آگ سے نجات کا پروانہ لکھ دیں گے۔ (ابوداؤد)

عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: من قَالَ حِين يصبح وَحين يُمْسِي، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَااِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَمَاتَ من يَوْمه أَو من لَيلته دخل الْجَنَّة، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدوَهٰذَا لَفظه وَالنَّسَائِيفِي عمل الْيَوْم وَاللَّيْلَة وَقد تقدم فِي الْجُزْء الأول حَدِيث شَدَّاد بن أَوْس نَحْو هٰذَا۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص نے صبح اور شام کے وقت یہ دعا پڑھی اگر اسی دن اور رات میں فوت ہو گیا تو جنت میں جائے گا''۔

(سید الاستغفار)

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

اے اللہ! تو میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں جہاں تک مجھ سے ہو سکے، تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں لہٰذا مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی بخش نہیں سکتا''۔

عَن عبد الله بن عمر رَضِيَ الله عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حدثهم: أَن عبدا من عباد الله قَالَ: يَا رَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِيْ لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَلِعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ، فعضلت بالملكين فلم يدريا كَيفَ

يكتبانها. فصعدا إلى السَّمَاء، وقالا: يَا رَبنَا إن عَبدك قد قَالَ مقالة لَا نَدرِى كَيفَ نكتبها. قَالَ الله عزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أعلم بمَا قاله عبده: مَا قَالَ عبدِى؟ قَالَا: يَا رَبِّ إِنَّه قد قَالَ لَكَ الحَمدُ كَمَا يَنبَغِى لجَلَالِ وَجهِكَ وَلِعَظِيمِ سُلطَانِكَ فَقَالَ الله عز وَجل لَهما: اكتباها كَمَا قَالَ عَبدِى حَتّٰى يلقانى فأجزيه بهَا۔ (رَوَاهُ ابن مَاجه)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اللہ کے ایک بندے کی دعا کے بارے میں بتایا جو اس نے پڑھی تھی۔

يَا رَبِّ لَكَ الحَمدُ كَمَا يَنبَغِى لجَلَالِ وَجهِكَ وَلِعَظِيمِ سُلطَانِكَ۔

نیکیاں لکھنے والے دونوں فرشتے رک گئے اور انہیں معلوم نہیں تھا کہ وہ اس کے (ثواب) کے متعلق کیا لکھیں؟ وہ آسمانوں کی طرف اوپر چلے گئے اور بارگاہ خداوندی میں عرض کرنے لگے، اے ہمارے رب! تیرے بندے نے جو بات کہی ہے ہم جانتے نہیں کہ اسے کیسے لکھیں؟ اللہ تعالیٰ نے ان سے پوچھا (حالانکہ وہ خوب جانتا ہے کہ اس کے بندے نے کیا کہا) میرے بندے نے کیا

کہا؟ انہوں نے عرض کیا کہ اس نے یہ کلمات (مذکورہ بالا) پڑھے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان دو فرشتوں سے فرمایا ''تم اسی طرح لکھ دو جیسے میرے بندے نے کہا یہاں تک کہ وہ مجھ سے آ کر ملے۔ پس میں خود اسے اس کا بدلہ دوں گا''۔

(ابن ماجہ)

عَنْ أنس بن مَالك رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: الدُّعَاء لَا يُرَدُّ بَين الْأَذَان وَالْإِقَامَة. قَالُوا: فَمَاذَا نقُول يَا رَسُول الله. قَالَ: سلوا الله الْعَافِيَة فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَة۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَقَالَ: حسن)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اذان اور اقامت کے درمیان میں کی جانے والی دعا رد نہیں کی جاتی''۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کیا دعا مانگیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ سے دنیا اور آخرت کی عافیت مانگو''۔ (ترمذی)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: مَا من دَعْوَة يَدْعُو بِهَا الْعَبْد أفضل من اَللّٰهُمَّ اَسْأَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَة۔ (رَوَاهُ ابْن مَاجَه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بندے کی کوئی دعا جو وہ مانگتا ہے اس دعا

اَللّٰهُمَّ اَسْأَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَة۔

اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں کامل عافیت مانگتا ہوں

سے بہتر نہیں ہے''۔ (ابن ماجہ)

عَنِ ابْنِ عمر رَضِيَ الله عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: مَا سُئِلَ اللهُ شَيْئًا أحب إِلَيْهِ من الْعَافِيَةِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِي)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کو (بندے کی) عافیت کی دعا ہی سب سے زیادہ محبوب ہے''۔ (ترمذی)

عَنْ أنس بن مَالك رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل فَقَالَ: يَا رَسُول الله أَيُّ الدُّعَاء أفضل؟ قَالَ: سل رَبك الْعَفو والعافية فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَة، ثمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْم الثَّانِي، فَقَالَ: يَا رَسُول الله أَيُّ الدُّعَاء أفضل؟ قَالَ: سل رَبك الْعَفو والعافية فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَة، ثمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْم الثَّالِث فَقَالَ: يَا نَبِيَّ الله أَيُّ الدُّعَاء أفضل؟ قَالَ: سل رَبك الْعَفو والعافية فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَة، فَإِذا أُعْطِيت الْعَفو والعافية فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَة فقد أفلحت۔

(رَوَاهُ ابْن مَاجه وَاللَّفْظ لَهُ، وَالتِّرْمِذِي وَقَالَ: حَدِيث حسن)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آکر عرض کیا ''یارسول اللہ! سب سے زیادہ فضیلت والی دعا کونسی ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اپنے رب سے دنیا اور آخرت کی عافیت اور معافی مانگتے

رہو"۔ وہ آدمی دوسرے دن آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! افضل دعا کونسی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا "اپنے رب سے معافی اور دنیا و آخرت کی عافیت مانگتے رہو"۔ پھر وہ تیسرے دن آئے، اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! افضل و بہترین دعا کونسی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا "اپنے رب سے معافی اور دنیا و آخرت کی عافیت مانگتے رہو"۔ اگر تمہیں دنیا و آخرت میں معافی اور عافیت عطا کر دی گئی تو یقینی بات ہے کہ تم پورے کامیاب ہو گئے"۔ (ابن ماجہ، ترمذی)

عَنِ الْعَبَّاس بن عبد الْمطلب رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قلت يَا رَسُول الله عَلمنِي شَيْئا أسأله الله عز وَجل، قَالَ: سل الله الْعَافِيَة، فَمَكثت أَيَّامًا ثمَّ جِئْت فَقلت: يَا رَسُول الله عَلمنِي شَيْئا أسأله الله. فَقَالَ لي: يَا عَبَّاس يَا عَم رَسُول الله، سل الله الْعَافِيَة فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَة۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ: حسن صَحِيح)

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی (خاص) دعا تعلیم فرما دیجئے جو میں اللہ تعالیٰ سے مانگا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا "اللہ سے عافیت مانگا کرو"۔ میں نے چند دنوں کے بعد آکر عرض کیا "یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دیں جو میں اللہ سے مانگا کروں؟ آپ نے فرمایا "اے عباس! رسول اللہ کے چچا! اللہ سے دنیا اور آخرت کی عافیت مانگا کریں"۔ (ترمذی)

عَن عبد الله بن عمر رَضِيَ الله عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: مَا على وَجه الأَرْض أحد

يَقُولُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ كفرت خطاياه ولو كانت مثل زبد الْبَحْرِ ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَقَالَ: حسن، وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ فِي عمل الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سطح زمین پر جو کوئی بھی یہ کلمات:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

پڑھے گا اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوئے تو بھی دور کر دیئے جائیں گے“۔ (ترمذی، نسائی)

وَعَن أَبِي سعيد الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِن اللّٰه اصطفى من الْكَلَام أَربعا، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَمن قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ كتب لَهُ عشرُون حَسَنَة، وَحط عَنهُ عشرُون سَيِّئَة، وَمن قَالَ: اللّٰه أكبر فَمثل ذٰلِك، وَمن قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمثل ذٰلِك، وَمن قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ من قبل نَفسه كتب لَهُ ثَلَاثُونَ حَسَنَة، وَحط عَنهُ ثَلَاثُونَ سَيِّئَة ۔ (رَوَاهُ الإِمَام أَحْمد فِي الْمسند)

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ نے چار کلمات کو چن لیا ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

جس نے سُبْحَانَ اللّٰہِ کہا اس کے لیے بیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کی بیس (۲۰) خطائیں مٹادی جاتی ہیں، اور جس نے اللہ اکبر کہا اس کے لیے بھی وہی ثواب ہے، اور جس نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اس کے لیے بھی وہی اجر ہے، اور جس نے اپنی طرف سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ پڑھا اس کے لیے تیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کی وجہ سے اس کی تیس خطائیں مٹادی جاتی ہیں''۔ (احمد)

عَنْ جَابِر بن عبد الله رَضِیَ الله عَنْہُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی الله عَلَیْہِ وَسلم: من قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ، غرست لَہٗ نَخْلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیْ وَقَالَ: حَدِیْث حسن غَرِیب. رَوَاہُ النَّسَائِیْ فِیْ عمل الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' جس شخص نے سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ کہا اس کے لیے جنت میں کھجور کا درخت لگ گیا۔ (ترمذی نسائی)

عَنْ ابْن عمر رَضِیَ الله عَنْہُمَا قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلی الله عَلَیْہِ وَسلم: قُوْلُوا: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ مائۃ مرّۃ، من قَالَھَا مرّۃ کتبت لَہٗ عشرا، وَمن قَالَھَا عشرا کتبت لَہٗ مائۃ، وَمن قَالَھَا مائۃ کتبت لَہٗ ألفا، وَمن زَاد زَاد الله، وَمن اسْتغْفر الله غفر لَہٗ۔

(رَوَاهُ التِّرمِذِی وَقَالَ: حسن غَرِیب، وَالنَّسَائِیفِی عمل الْیَوم وَاللَّیلَة)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سو بار پڑھا کرو، جس نے ایک بار اسے پڑھا اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور جس نے دس بار پڑھا اس کے لیے ایک سو نیکی لکھ دی جاتی ہے۔ اور جس نے ایک سو بار اسے پڑھا اس کے لیے ایک ہزار نیکی لکھ دی جاتی ہے۔ اور جو جتنا زیادہ پڑھے گا اللہ اسے اتنا ہی زیادہ ثواب عطا کرے گا، اور جو اللہ سے معافی مانگتا ہے یا مانگے گا اللہ اسے معاف کردے گا''۔ (ترمذی، نسائی)

عَن بُرَیدَة الأَسلَمِیّ رَضِیَ اللهُ عَنهُ قَالَ: سمع رَسُول الله رجلا یَدعُو وَهُوَ یَقُول: اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسأَلُكَ بِاَنِّی اَشهَدُ اَنَّكَ اَنتَ اللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنتَ الاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِی لَم یَلِد وَلَم یُولَد وَلَم یَكُن كُفُوًا اَحَدٌ، قَالَ فَقَالَ النَّبِی صلی الله عَلَیهِ وَسلم: لَقَد سَأَلَ الله باسمه الأَعظَم الَّذِی إِذا دعی بِهِ أجَاب وَإِذا سُئِلَ بِهِ أعطى.

(أخرجه أَبُو دَاوُد وَالتِّرمِذِی وَالنَّسَائِی وَابن مَاجه، وَاللَّفظ لِلتِّرمِذِی وَقَالَ: حسن غَرِیب)

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دعا کرتے ہوئے سنا تو فرمایا ''اس نے اللہ تعالیٰ سے اسم اعظم کے ساتھ دعا کی ہے کہ جس وقت بھی اس سے دعا کی جائے قبول کرتا ہے اور جب اس سے مانگا جائے تو عطا کرتا ہے۔ وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ كُفُوًا اَحَدٌ۔

''اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ اور معبود ہے، تیرے بغیر کوئی معبود ہونے کے لائق نہیں، تو تنہا ہے، بے نیاز ہے کہ جس کی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور اس کی برابری کا کوئی نہیں۔''

عَنْ سَعْد بن أبِیْ وَقاص رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلی الله عَلَیْهِ وَسلم: دَعْوَة ذِی النُّون إِذْ دَعَا وَهُوَ بطن الْحُوت لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْن، فَإِنَّهُ لم یدع بِهَا رَجل مُسلم فِیْ شَیْءٍ قطّ إِلَّا اسْتُجِیبَ لَهُ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِیْ فِیْ عمل الْیَوْم وَاللَّیْلَة)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ذوالنون (حضرت یونس) کی دعا جب وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے، یہ تھی:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ

''تیرے بغیر کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، یقینا میں زیادتی کرنے والوں میں سے ہوں۔''

جو بندہ مسلم (آیت کریمہ پڑھ کر) دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی دعا ضرور قبول کرے گا''۔ (نسائی)

عَن أنس بن مَالك رَضِيَ اللهُ عَنهُ أَنه كَانَ مَعَ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسا، وَرجل يُصَلِّي ثمَّ دَعَا، اَللّٰهُمَّ إِنِّي اَسْاَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ فَقَالَ النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: لقد دَعَا الله باسمه الْأَعْظَم، الَّذِي إِذا دعِي بِهِ أجَاب، وَإِذا سُئِلَ بِهِ أعْطى، رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَهَذَا لَفظه، وَالنَّسَائِيوَابْن مَاجَه وَزَاد فِيهِ: لَا إِلَه إِلَّا أَنْت وَحدك لَا شريك لَك المنان، فَلم يذكر يَاحَيّ يَاقيوم۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا پھر اس نے دعا یوں کی:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ۔

تو آپ نے فرمایا، اس شخص نے اللہ سے اس کے عظیم نام سے دعا کی ہے

کہ جب اس سے دعا کی جائے تو وہ قبول فرماتا ہے اور جب مانگا جائے تو عطا کرتا ہے''۔ (ابوداؤد)

عَن أنس بن مَالك رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: من سَأَلَ الله الْجنَّة ثَلَاث مَرَّات قَالَت الْجنَّة اَللّٰهُمَّ أدخلهُ الْجنَّة، وَمن استجار من النَّار ثَلَاث مَرَّات قَالَت النَّار: اَللّٰهُمَّ أجره من النَّار۔

(رواالتِّرْمِذِي وَابْن مَاجه وَالنَّسَائِيُّ فِي عمل الْيَوْم وَاللَّيْلَة)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس کسی نے تین بار اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کیا، جنت کہتی ہے کہ اے اللہ! اسے جنت میں داخل کردے اور جس نے تین بار دوزخ سے نجات پانے کی دعا کی تو دوزخ کہتی ہے کہ اے اللہ! اسے دوزخ سے بچالیجئے''۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

مَا يَقُول من رأى صَاحب بلَاء

عَن عبد الله بن عمر رَضِيَ الله عَنهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: من فجأه صَاحب الْبلَاء فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتُلِيَ بِهِ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا، عوفي من ذٰلِك الْبلَاء كَائِنا مَا كَانَ، زَاد التِّرْمِذِي مَا عَاشَ وَعِنْده من رأى صَاحب بلَاء،

(رَوَاهُ ابْن مَاجه من حَدِيث ابْن عمر وَرَوَاهُ التِّرْمِذِي عَن عمر رَضِيَ اللهُ عَنهُ وَقَالَ: حَدِيث غَرِيب)

کسی کو مصیبت میں دیکھنے کی دعا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’جس آدمی کی نظر اچانک کسی مصیبت زدہ پڑ گئی اور اس نے یوں دعا کی:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتُلِیَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا۔

’’حمد اس اللہ کے لیے جس نے مجھے اس مصیبت سے عافیت دی اور محفوظ رکھا اس مصیبت سے جس میں اسے مبتلا کیا گیا اور اپنی بہت سی مخلوقات پر مجھے فضیلت دی۔‘‘

تو وہ اس بلا مصیبت سے محفوظ رہے گا خواہ کوئی بھی مصیبت ہو‘‘۔

(ابن ماجہ)

ترمذی میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ جب تک زندہ رہے گا اس بلا سے محفوظ رہے گا‘‘۔

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلی الله عَلَیْهِ وَسلم: من رأی مبتلی فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتُلِیَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا، لم یصبهُ ذٰلِك الْبَلَاء. رَوَاهُ التِّرْمِذِی وَقَالَ: حدیث حسن غَرِیب، وَقَالَ التِّرْمِذِی وروی عَنْ جَعْفَر مُحَمَّد بن عَلِیّ أَنه قَالَ: إِذا رأی صَاحب بلَاء یتعوّذ یَقُول ذٰلِك فِی

نَفسه وَلَا یسمع صَاحب الْبلَاء۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی نظر کسی مصیبت زدہ پر پڑے اور وہ کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتُلِیَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا۔

”حمد اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے اس تکلیف ومصیبت سے محفوظ رکھا جس میں تم مبتلا ہو اور اپنی بہت سی مخلوقات پر اس نے مجھے فضیلت بخشی۔“

تو وہ اس مصیبت سے محفوظ رہے گا“۔ (ترمذی)

فائدہ : دل میں یہ دعا کرے۔ مصیبت زدہ کو سنا کر نہیں کہ آزردہ ہوگا۔

دُعَاء الْفَزع عِنْد النّوم والأرق

عَن عبد الله بن عَمْرو رَضِی الله عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذا فزع أحدكُم فِي النّوم فَلْيقل أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ فَإِنَّهَا لن تضره، وَكَانَ عبد الله بن عَمْرو رَضِی الله عَنْهُمَا يعلمهَا من بلغ من وَلَده، وَمن لم يبلغ مِنْهُم كتبهَا فِي صك ثُمَّ علقها فِي

عُنُقه۔ رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالتِّرمِذِی وَهٰذَا لَفظه وَقَالَ: حسن غَرِیب۔ (وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ فِي عمل الْيَوْمِ وَاللَّيْلَة)

نیند میں گھبراہٹ (اور آنکھ نہ لگنے) کی دعا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی (ڈراونا خواب دیکھ کر) سوتے میں ڈر جائے تو یوں دعا کرے۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّآمَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ۔

"میں اللہ کے پورے کلمات کے ذریعے اللہ پناہ میں آتا ہوں خود اس کے غضب اور عذاب سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانی وسوسوں اور ان کے اثرات سے، اور اس بات سے کہ شیطان میرے پاس آئیں اور مجھے ستائیں۔"

تو پھر شیطان اس بندے کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے"۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا دستور تھا کہ ان کی اولاد میں جو بڑے اور بالغ ہوجاتے تھے وہ یہ دعا ان کو تلقین فرماتے (تاکہ وہ اس کو اپنا معمول بنائیں) اور جو چھوٹے بچے ہوتے تو یہی دعا (ایک کاغذ پر) لکھ کر ان کے گلے میں (بطور تعویذ ڈال دیتے)۔ (ابوداود، ترمذی، نسائی)

وروی أَن خَالِد بن الْوَلِید شکا إِلَی رَسُول الله صَلَّی اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَنَامُ اللَّيْلَ من الأرق، فَقَالَ النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: إِذا أويت إِلَى فراشك فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبُّ الْاَرْضِيْنَ وَمَا اَقَلَّتْ، وَرَبْ وَرَبُّ الشَّيَاطِيْنَ وَمَا اَضَلَّتْ كُنْ لِيْ جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا اَنْ يَّفْرُطَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ اَوْ اَنْ يَّبْغِيَ عَلٰى عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْت۔ (رواہ الترمذی)

روایت ہے کہ حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ مجھے رات کو نیند نہیں آتی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب تم بستر پر لیٹو تو اللہ سے یہ دعا کر لیا کرو

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبُّ الْاَرْضِيْنَ وَمَا اَقَلَّتْ، وَرَبْ وَرَبُّ الشَّيَاطِيْنَ وَمَا اَضَلَّتْ كُنْ لِيْ جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا اَنْ يَّفْرُطَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ اَوْ اَنْ يَّبْغِيَ عَلٰى عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْت۔

''اے اللہ! ساتوں آسمانوں کے اور ان سب چیزوں کے مالک جو اس کے نیچے وا ہیں، اور سب زمینوں کے اور ان سب

چیزوں کے مالک جو اس پر وا ہیں، اور شیاطین اور ان کی گمراہ کن سرگرمیوں کے مالک، اپنی ساری مخلوق کے شر سے مجھے اپنی پناہ اور حفاظت میں لے لے۔ کوئی مجھ پر زیادتی نہ کر پائے، باعزت اور محفوظ ہے وہ جسے تیری پناہ حاصل ہے۔ تیری حمد وثنا کا مقام بلند ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں بس تو ہی معبود برحق ہے"۔ (ترمذی)

دُعَاءُ الْأَخِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ وَلَكَ بِمِثْلٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِم)

مسلمان بھائی کی دعا دوسرے مسلمان کے لیے جب وہ سامنے نہ ہو

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "جو بھی مسلمان بندہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے پس پشت دعا کرتا ہے فرشتہ اسے کہتا ہے کہ تمہارے لیے بھی وہی ہو جو اس کے لیے ہے"۔ (مسلم)

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَسْرَعَ الدُّعَاءِ إِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قبولیت کے لحاظ سے وہ دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے جو غائب کی غائب کے لیے ہو (یعنی جس شخص کے لیے وہ اللہ سے دعا مانگ رہا ہے وہ سامنے موجود نہ ہو)۔ (ابوداؤد، ترمذی)

فضل إتباع السَّيئَة الْحَسَنَة

قَالَ الله عز من قَائِل: (إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَات)

عَنْ أَبِي ذَر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: اتَّقِ الله حَيْثُمَا كنت، وأتبع السَّيئَة الْحَسَنَة تمحها، وخَالق النَّاس بِخلق الْحسن۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَقَالَ حَدِيث حسن)

برائی کے بعد نیکی کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''یقیناً نیکیاں برائیوں کو لے جاتی ہیں''۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہر جگہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ برائی کے بعد نیکی کرلو اسے مٹا دے گی، اور لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آؤ''۔ (ترمذی)

ذكر الْأَمر الَّذِي إِذا فعله الْمَرْء كتب شاكرًا صَابِرًا

عَن عبد الله بن عمر رَضِي الله عَنْهُمَا قَالَ، سَمِعت رَسُول

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُول: خصلتان من کانتا فِیہِ کتبہ اللہ شاکراً صَابِرًا, وَمن لم یَکُونَا فِیہِ لم یَکْتُبہُ صَابِرًا شاکراً, من نظر فِی دینہ إِلَی من ھُوَ فَوْقہ فاقتدی بِہِ, وَنظر فِی دُنْیَاہُ إِلَی من ھُوَ دونہ فَحَمِدَ اللہ شاکرا صَابِرًا, وَمن نظر فِی دینہ إِلَی من ھُوَ دونہ, وَنظر فِی دُنْیَاہُ إِلَی من ھُوَ فَوْقہ فأسف علی ما فاتہ منہ, لم یکتبہ اللہ شَاکِرًا ولا صَابِرًا۔ (رواہ الترمذی)

کس کام کے کرنے سے آدمی شاکر صابر لکھ دیا جاتا ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ”دو خصلتیں ایسی ہیں جس شخص میں پائی جائیں گی اللہ تعالیٰ اسے شاکر صابر لکھ دیں گے۔ اور جس میں نہیں پائی جائیں گی اسے صابر شاکر نہیں لکھیں گے۔ جس نے اپنے دین میں اس شخص کی طرف دیکھا جو دین میں اس سے آگے ہے اور اس کی پیروی کرنے لگا۔ اور اپنی دنیا میں اس آدمی کی طرف دیکھا جو دین میں اس سے درجہ میں کم ہے، اس پر اس نے اپنے اوپر اللہ کے فضل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا، اللہ اسے شاکر صابر لکھ دیتا ہے، اور جس نے دینی لحاظ سے اپنے سے کم درجے والے کی طرف دیکھا اور دنیوی لحاظ سے اپنے سے اوپر والے کو دیکھا تو اسے، جو اس کے پاس نہ تھا اس کی وجہ سے اسے بڑا افسوس لگا، اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ نہ شاکر ہوگا نہ صابر“۔

(ترمذی)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أُنْظُرُوْا إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَل مِنْكم وَلَا تَنْظُرُوْا إِلَى مَنْ هوَ فَوْقَكُمْ ، فَانّه أجدر أَنْ لا تزدروا نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْكُمْ ۔ (رواه مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ان کی طرف دیکھو جو تم سے کم درجہ والے ہیں (دنیوی لحاظ سے)اوران کی طرف مت دیکھو جو تم سے اوپر ہیں کہیں اللہ تعالیٰ کی نعمت کو اپنے اوپر کم سمجھنے لگو''۔ (مسلم)

عَنْ أَبِي هُرَيرَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسلمَ قَالَ: إِذَا نظر أحدكُمْ إِلَى مَنْ فضل عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى منْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْه ۔

(اخرجه البخاری ومسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جب تم میں سے کوئی کسی ایسے شخص کی طرف دیکھے جو اس سے مالک و دولت اور صورت میں بڑھ کر ہو تو اسے چاہیے کہ پھر اس کی طرف دیکھے جو اس سے کم ہو''۔ (بخاری و مسلم)

فَضْل الْخلق الْحسن

عَن عَائِشَةَ رَضِيَ الله عَنْهَا، قَالَت سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول: إِن الْمُؤمن ليدرك بِحسن خلقه

دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُد)

اچھے اخلاق کی فضیلت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کہنا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''بیشک مؤمن اپنے اچھے خلق کی وجہ سے شب بیدار اور روزہ دار کا درجہ حاصل کر لیتا ہے''۔ (ابوداؤد)

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا من شَيْءٍ أثقل فِي ميزان الْمُؤمن من خلق حسن، وَأَن الله ليبغض الْفَاحِش الْبَذِيء۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِي وَقَالَ حسن صَحِيح، زَادَ التِّرْمِذِي فِي رِوَايَةٍ لَهُ: وَإِن صَاحب الْخلق يبلغ دَرَجَة صَاحب الصَّوْم وَالصَّلَاة، وَقَالَ غَرِيب)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ بھاری چیز جو قیامت کے دن میزان عمل میں رکھی جائے گی وہ نیک خلق ہے اور بے شک اللہ ناپسند رکھتا ہے بدزبان بے ہودہ گو کو''۔ (ابوداؤد، ترمذی)

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكثر مَا يدْخل النَّاس الْجنَّة، فَقَالَ: تَقْوَى الله وَحسن الْخلق، وَسُئِلَ عَنْ أَكثر مَا يدْخل النَّاس النَّار، فَقَالَ: الْفَم والفرج۔

(رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِي وَقَالَ حَدِيث صَحِيح غَرِيب)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ''ایسی کونسی چیز ہے جس کے باعث زیادہ تر لوگ جنت میں جائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ کا تقویٰ (اختیار کرنا) اور اچھے اخلاق'' اور کس وجہ سے زیادہ تر لوگ جہنم رسید ہوں گے؟ فرمایا ''منہ اور شرمگاہ کی وجہ سے''۔ (ابن ماجہ)

صفة الأكياس

عَنِ ابْنِ عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنه قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم فجَاءَ رجل من الْأَنْصَار فسلم على رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثمَّ قَالَ, يَا رَسُول الله أَيِ الْمُؤمن أفضل؟ قَالَ: أحْسنهم خلقا۔ قَالَ فَأَيِ الْمُؤمن أَكيس؟ قَالَ أَكْثَرهم للْمَوْتِ ذكرا, وأحْسنهم لِمَا بَعْدَه اِسْتِعْدَادا, أُولَئِكَ الأكياس۔ (رواه ابن ماجة)

عقلمندوں کی صفت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا کہنا ہے کہ میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا، اتنے میں ایک انصاری (صحابی) نے آکر آپ کو سلام کیا پھر کہا کہ مومنوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں''۔ انہوں نے پوچھا مومنوں میں سے سب سے زیادہ عقلمند کون ہے؟ فرمایا ''جو موت کو کثرت سے یاد کرے اور ان میں سب سے اچھا وہ ہے جو موت کے بعد کے لیے تیاری کر لے بس وہی عقلمند ہے''۔ (ابن ماجہ)

عَنْ شدّاد بن أوْس رَضِیَ اللہُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسلمَ: الکیّس مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعملَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْعَاجِز مَنِ اتَّبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَتمنی عَلَی اللّٰہِ عَزَّوَجلَّ۔ (رواہ ابن ماجۃ والترمذی وقال حدیث حسن)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’صحیح سمجھدار وہ ہے جس نے اپنے نفس کو تبع کر کے موت کے بعد کے لیے عمل کیا اور کمزور ونا سمجھ وہ ہے جو اپنے نفس کی خواہشوں پہ چلا، اور (بغیر عمل کے) اللہ سے امید لگائے بیٹھا رہا‘‘۔ (ابن ماجہ، ترمذی)

فَضْلُ الصمت

عَنْ أبِي شُرَيْحِ الْخُزَاعِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْل اللّٰہ صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسلم: من کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہ وَالْیَوْم الْأُخر فَلْیقل خیرا أولیصمت۔ (أخرجه البُخَارِی وَمُسلم)

خاموشی کی فضیلت

حضرت ابوشریح الخزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’جس شخص کا اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان ہے اسے اچھی بات کہنی چاہیے یا پھر خاموش رہے‘‘۔ (بخاری ومسلم)

عَنْ أبِي مُوسَی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ، سُئِلَ رَسُول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَی الْمُسلمِین أفضل؟ قَالَ: مَنْ سَلِمَ

الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ۔ (أخرجاه.)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا ''مسلمانوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ فرمایا ''جس کی زبان اور ہاتھ (کے شر) سے دوسرے مسلمان سالم ومحفوظ رہیں''۔

(بخاری ومسلم)

عَنْ عبد الله بن عمر رَضِيَ الله عَنْهُمَا قَالَ، قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: مَنْ صَمَتَ نَجَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَقَالَ حَدِيث غَرِيب)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے خاموشی اختیار کی وہ نجات پا گیا''۔ (ترمذی)

فَضْلُ الصَّبْر

عَنْ أبي سعيد الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَن أُنَاسًا من الْأَنْصَار سَأَلُوا النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ، ثمَّ سَأَلُوا فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى نفد مَا عِنْده، قَالَ: مَا يكون عِنْدِي من خير فَلَنْ أدخره عَنْكُم، وَمن يَسْتَغْن بغنيه الله، وَمن يستعف يعفه الله، وَمن يتصبر يصبره الله، وَمَا أُعْطى أحد شَيْئا هُوَ خير وأوسع من الصَّبْر۔

(رَوَاهُ البُخَارِي وَمُسلم بِنَحْوِهٖ)

صبر کی فضیلت

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ طلب کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عطا فرمادیا (لیکن ان کی مانگ ختم نہیں ہوئی) اورانہوں نے پھر طلب کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ان کو عطا فرمادیا۔ یہاں تک کہ جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا وہ سب ختم ہوگیا۔ تو آپ نے ان انصاریوں سے فرمایا ''جو مال و دولت بھی میرے پاس ہوگا میں تم سے بچا کر نہیں رکھوں گا اور اپنے پاس ذخیرہ جمع نہیں کروں گا۔ (مگر اس طرح آسودگی حاصل نہیں ہوگی بلکہ) جو کوئی اپنے آپ کو بندوں کو محتاج بنانا نہیں چاہتا تو اللہ تعالیٰ اس کو بندوں سے بے نیاز کر دیتا ہے اور جو کوئی اپنے آپ کو دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بچانا چاہتا ہے تو اللہ اس کی مدد کرتا ہے اور سوال کی ذلت سے اس کو بچا دیتا ہے اور جو کوئی مشکل وقت میں اپنی طبیعت کو مضبوط کر کے صبر کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو صبر کی توفیق دے دیتا ہے۔ اور کسی بندہ کو بھی صبر سے زیادہ وسیع نعمت عطا نہیں ہوئی''۔

(بخاری و مسلم)

فضل الحلم والأناة

عَن عبد الله بن عَبَّاس رَضِيَ الله عَنهُمَا، أَن النَّبِي صَلَّى الله عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لأشج عبد القَيس: إِن فِيكَ خَصلَتَانِ يُحِبُّهُمَا الله وَرَسُوله، الحلم والأناة۔ (أخرجاہ)

حلم و بردباری کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ عبدالقیس

کے سردار اشج سے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کہ تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جو اللہ کو محبوب ہیں بردباری (غصہ سے بے قابو نہ ہونا) اور دوسرے جلدی نہ کرنا“۔ (بخاری ومسلم)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْاَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ۔ (رواہ الترمذی وقال غریب)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”کاموں کو متانت اور اطمینان سے انجام دینا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جلد بازی کرنا شیطان کے اثر سے ہوتا ہے“۔ (ترمذی)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلمَ قَالَ: السمت الحسن وَالتؤدة وَالْاَقتصَاد جُزْءٌ مِنْ أَرْبعةٍ وَّعشرِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔

(رواہ الترمذی وقال حدیث حسن غریب)

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اچھی سیرت، اطمینان ووقار سے اپنے کام انجام دینے کی عادت اور میانہ روی نبوت کے چوبیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے“۔

(ترمذی)

فضل الرِّفْق

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰه عَنْهَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ: يَا عَائِشَة إن الله رَفِيق يحب الرِّفْق, وَيُعْطِي على الرِّفْق مَالا يُعْطِي على العنف, لَا يكون فِي شَيْء إِلَّا زانه, وَلَا ينْزع من شَيْء إِلَّا شانه۔ (رَوَاهُ مُسلم)

نرمی کی فضیلت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''عائشہ! اللہ تعالیٰ بردبار ہے اور ہر کام میں بردباری کو پسند کرتا ہے۔ اور جو کچھ بردباری اور نرمی پر عطا کرتا ہے وہ سختی پر عطا نہیں کرتا۔ نرمی جس چیز میں ہو اسے زینت بخشتی ہے اور جس میں نہ ہو اسے عیب دار کر دیتی ہے''۔ (مسلم)

عَن جرير بن عبد الله رَضِي الله عَنْهُمَا, أَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: من يحرم الرِّفْق يحرم الْخَيْر۔ (رَوَاهُ مُسلم أَيْضا)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص بردباری اور نرمی سے محروم کیا گیا وہ گویا ہر قسم کی نیکی سے محروم ہے''۔ (مسلم)

ذکر تتريب الْكتاب

عَن جَابر بن عبد الله رَضِي الله عَنْهُمَا, أَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تربوا صحفكم أنجح لَهَا, إِنَّا التُّرَاب

مبارك۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَهَذَا لَفظُه)

خط پر مٹی ڈالنے کا ذکر

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اپنے خطوط پر مٹی ڈال دیا کرو۔ یہ زیادہ مفید ہے''۔
(ترمذی، ابن ماجہ)

فضل إقَامَة الحُدُود

عَن عبد الله بن عمر رَضِي الله عَنهُمَا, أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِقَامَة حد من حُدُود الله خير من مطر أَرْبَعِينَ لَيْلَة فِي بِلَاد الله عز وَجل۔ (رَوَاهُ ابْن مَاجَه)

حدود قائم کرنے کی فضیلت

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ کی حدوں میں سے کسی حد کو قائم کر دینا اللہ کی زمین میں چالیس رات کی بارش سے کہیں بہتر ہے''۔ (ابن ماجہ)

عَن أبي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ, قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: حد يعْمل بِهِ فِي الأَرْض خير لأهل الأَرْض من مطر أَن تمطروا أَرْبَعِينَ صباحا۔
(رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالنَّسَائِي وَفِي رِوَايَة النَّسَائِي ثَلَاثِين صباحا)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا ''زمین میں اللہ کی حدوں میں سے کسی حد کا نفاذ، اس پر چالیس دن کی بارش سے بہتر ہے''۔ (ابن ماجہ)

فضل الغرباء وصفتهم

عَن أبِي هُرَيرَة رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ, قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيهِ وَسلم: بَدَأَ الإِسلَام غَرِيبا وَسَيَعُودُ غَرِيبا كَمَا بَدَأَ, فطوبى للغرباء۔ (رَوَاهُ مُسلم)

غرباء کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اسلام غربت واجنبیت کی حالت میں شروع ہوا، اور پھر یہ اسی حالت کی طرف لوٹ جائے گا جیسے شروع ہوا تھا پس اجنبیوں اور غریبوں کے لیے خوش خبری ہے''۔ (مسلم)

عَن عبد الله بن عمر رَضِي الله عَنهُمَا, عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِن الإِسلَام بَدَأَ غَرِيبا وَسَيَعُودُ غَرِيبا كَمَا بَدَأَ. (رَوَاهُ مُسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اسلام جب شروع ہوا تو اجنبی تھا پھر ویسا ہی ہوجائے گا جیسے شروع ہوا تھا''۔ (مسلم)

عَن عبد الله ابْن مَسعُود رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ، قَالَ رَسُول

الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: إن الْإِسْلَام بَدَأَ غَرِيبا وَسَيَعُودُ غَرِيبا فطوبى للغرباء؟ قَالَ وَقيل: وَمن الغرباء؟ قَالَ: النزاع من الْقَبَائِل۔

(رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالتِّرْمِذِي وَقَالَ حَدِيث حسن صَحِيح غَرِيب وَلم يذكر، قيل من الغرباء إِلَى آخِره)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''یقینا اسلام اجنبیت کی حالت میں شروع ہوا تھا پھر اسی حالت کی طرف لوٹ جائے گا پس ان اجنبیوں کے لیے خوشخبری ہے پوچھا گیا کہ اجنبی کون ہیں؟ فرمایا ''یہ وہ لوگ ہیں جو قبیلوں سے علیحدہ ہو گئے (اسلام کی محبت میں)''۔ (ابن ماجہ، ترمذی)

عَن عَمْرو بن عَوْف رَضِيَ اللهُ عَنهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِن الدّين بَدَأَ غَرِيبا، وَيرجع غَرِيبا، فطوبى للغرباء الَّذين يصلحون مَا أفسدهُ النَّاس من بعدِي من سنتي۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَقَالَ حَدِيث حسن)

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بلا [illegible] دین جب شروع ہوا تو اجنبی تھا اور پھر اسی حالت کی طرف لوٹ جائے گا پس خوشخبری ہے اجنبیوں کے لیے جو میرے بعد لوگوں کے بگاڑ (بدعتوں) کو سنتوں سے سنوارتے رہیں گے (بدعات کو ختم کر کے سنتوں کو رائج کریں گے)''۔ (ترمذی)

عَنْ معَاذ بن جبل رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ، سَمِعت رَسُول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول: إن يسير الرِّيَاء شرك، وَإِن مَنْ عَادى للهِ وَليًا فقد بارز الله بالمحاربة، إن الله يحب الْأَبْرَار الأتقياء الأخفياء الَّذين إِذا غَابُوا لم يفتقدوا، وَإِن حَضَرُوا لم يدعوا وَلم يعرفوا، قُلُوبهم مصابيح الْهدى، يخرجُون من كل غبراء مظْلمَة۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''بیشک تھوڑا سا دکھلاوا اور ریاء (بھی) شرک ہے اور جس کسی نے اللہ کے کسی ولی سے دشمنی مول لے لی تو اس نے اللہ کو دعوت دی جنگ کی۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نیک، متقی اور اس کے لیے پوشیدہ رہ کر کام کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ جب وہ غائب ہو جائیں تو تلاش نہ کئے جا سکیں، اور جب موجود ہوں تو انہیں بلایا نہ جائے اور نہ ان کو جانا پہچانا جائے، ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں وہ غبار آلود و تاریک گھر سے نکلتے ہیں''۔ (ابن ماجہ)

فضل الزّهد فِي الدُّنْيا وَغَيره

عَن أبي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَن النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِن الله يَقُول يَا ابْن آدم تفرغ لعبادتي أملأ صدرك غناً وَأسد فقرك، وَإِن لَا تفعل مَلَأت يدك

شغلاً وَلم أسد فقرك۔ (رَوَاہُ التِّرمِذِی وَقَالَ حدیث غریب)

زہد کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں'' آدم کے بیٹے! تم اپنے آپ کو میری عبادت کے لیے فارغ کرلو میں تمہارے دل کو غنا سے بھردوں گا۔ اور تمہاری محتاجی ختم کردوں گا۔ اگر ایسا نہیں کروگے تو تمہیں اور کاموں میں ڈال دوں گا اور تمہاری محتاجی کو ختم نہیں کروں گا''۔ (ترمذی)

عَن أنس بن مَالك رَضِیَ اللهُ عَنهُ قَالَ، قَالَ رَسُول الله صلی الله عَلَیهِ وَسلم: من كَانَت الآخِرَة همه جعل الله غناهُ فِي قلبه، وَجمع الله شَمله وأتته الدُّنيَا وَهِي راغمة، وَمن كَانَت الدُّنيَا همه جعل الله فقره بَين عَينَيهِ، وَفرق عَلَيهِ شَمله وَلم يَأتِه من الدُّنيَا إلاَّ مَا قدر لَهُ۔ (رَوَاہُ التِّرمِذِی)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' جسے آخرت کی فکر ہوگی اللہ تعالیٰ اس کے دل کو غنی بنادیں گے اور اس کے (پراگندہ) حالات کو درست فرمادیں گے، اور دنیا اس کے پاس خود بخود ذلیل ہوکر آئے گی اور جس کی (تمامتر) فکر دنیا ہی کی ہوگی اللہ تعالیٰ فقر ومحتاجی کو اس کی پیشانی کے درمیان رکھ دیں گے، اور اس کے حال کو پراگندہ کردیں گے (جس کی وجہ سے اطمینان قلب اسے حاصل نہیں ہوگا) اور یہ دنیا (ساری تگ ودو کے بعد بھی) اس کو اسی قدر ملے گی جس قدر اس کے واسطے

پہلے سے مقدر ہو چکی ہو گی''۔ (ترمذی)

عَن أبي أيُّوب رَضِيَ اللهُ عَنهُ، قَالَ رجل إلَى النَّبِي صلى الله عَلَيهِ وَسلم، فَقَالَ يَا رَسُول الله عَلمنِي وأوجز، قَالَ: إذا قُمت فِي صَلَاتك فصل صَلَاة مُودع، وَلَا تكلم بِكَلَام يعْتَذر مِنهُ، واجمع اليَأْس مِمَّا فِي أيدي النَّاس۔

(رَوَاهُ ابْن مَاجَه)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی، یا رسول اللہ! مجھے کوئی مختصر سی چیز تعلیم فرما دیجئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب نماز میں کھڑے ہو تو یوں سمجھ کر پڑھو جیسے یہ تمہاری زندگی کی آخری نماز ہے۔ اور کبھی کوئی ایسی بات نہ کرو جس کے لیے تمہیں معذرت کرنی پڑے اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس کی امید نہ رکھو''۔ (ابن ماجہ)

عَن سهل ابْن سعد رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: أَتَى إِلَى النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ رجل فَقَالَ: يَا رَسُول الله دلَّنِي على عمل إِذا أَنا عملته أَحبَّنِي الله وأحبني النَّاس فَقَالَ النَّبِي صلى الله عَلَيهِ وَسلم: ازهد فِي الدُّنيَا يُحِبُّكَ الله، وازهد مِمَّا فِي أيدِ النَّاس يحبك النَّاس۔ (رَوَاهُ ابْن مَاجَه)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور درخواست کی، یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل

بتا دیجئے کہ جب میں اس کو کروں تو اللہ بھی مجھ سے محبت کرے اور اللہ کے بندے بھی مجھ سے محبت کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دنیا سے بے رخی اختیار کرلو تو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگے گا اور جو (مال وجاہ) لوگوں کے پاس ہے اس سے بے پرواہ ہو جاؤ تو لوگ تم سے محبت کرنے لگیں گے"۔ (ابن ماجہ)

عَن عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَ من أَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: لَا يبلغ العَبْد أَن يكون من الْمُتَّقِينَ حَتّٰى يدع مَالا بَأْس بِهِ حذرا لما بِهِ الْبَأْس.

(رَوَاهُ ابن مَاجه وَالتِّرْمِذِي وَقَالَ حَدِيث حسن غَرِيب)

حضرت عطیہ السعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "کوئی بندہ اس وقت تک متقی نہیں بن سکتا یہاں تک کہ وہ اس چیز کو بھی نہ چھوڑ دے جس میں کوئی مضائقہ نہیں اس اندیشہ سے کہ اس میں کوئی حرج ہو"۔ (ابن ماجہ، ترمذی)

فائدہ: آدمی اس وقت تک متقی لوگوں میں شمار ہونے کے لائق نہیں جب تک وہ مباحات سے بھی پرہیز نہ کرے۔ ایسے کام جو اگرچہ ناجائز نہیں مگر یہ ڈر ہوتا ہے کہ کہیں ان میں پڑ کر آگے نہ نکل جائے اور گناہوں کا شکار ہو جائے۔

عَن أبي هُرَيْرَة رَضِي الله قَالَ، قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: يَا أَبَا هُرَيْرَة كن ورعا تكن أعبد النَّاس وَكن قانعا تكن أشْكر النَّاس وَأحب للنَّاس مَا تحب

لنفسك، وَأحسن جوَار من جاورك تكن مُسْلِما وَأَقل الضحك فَإن كَثْرَة الضحك تميت الْقلب، (رَوَاهُ ابْن مَاجه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ابو ہریرہ! تقویٰ اختیار کرنے سے سب سے بڑھ کر عبادت گزار بن جاؤ گے۔ قناعت اختیار کرنے سے سب سے زیادہ شکر گزار بن جاؤ گے۔ لوگوں کے لیے بھی وہی پسند کرو جو اپنی ذات کے لیے کرتے ہو مؤمن بن جاؤ گے، اپنے پڑوسی کے ساتھ عمدہ سلوک کرو مسلمان بن جاؤ گے، تھوڑا ہنسا کرو اس لیے کہ زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتے ہیں“۔ (ابن ماجہ)

فَضْلُ سَعَة رَحْمَة الله تَعَالٰى

عَن أبي هُرَيْرَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: إِن لله مائَة رَحْمَة أنزل مِنْهَا رَحْمَة وَاحِدَة بَين الْجِنّ وَالْإِنْس والبهائم والعوام، بهَا يتعاطفون وَبهَا يتراحمون وَبهَا تعطف الْوَحْش على وَلَدهَا وَأخر الله تِسْعَة وَتِسْعين رَحْمَة يرحم بهَا عباده يَوْم الْقِيَامَة۔

(رَوَاهُ مُسلم وَقد روى البُخَارِي نَحوه)

اللہ کی رحمت کی وسعت اور اس کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ کے لیے سو (۱۰۰) رحمتیں ہیں جن میں سے اس

نے جن وانس جانور اور موذیات میں رحمت کا صرف ایک حصہ اتارا ہے، اسی ایک حصہ کی وجہ سے وہ باہم ایک دوسرے کی طرف جھکتے اور ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، اسی ایک حصہ کی وجہ سے وحشی جانور اپنے بچہ سے الفت رکھتا ہے۔ (بقیہ) رحمت کے ننانوے حصوں کو اس نے قیامت کے دن کے لیے رکھ چھوڑا ہے کہ ان سے اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا"۔ (بخاری ومسلم)

وَعَن سلمَان الْفَارِسِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: خلق الله يَوْم خلق السَّمَاوَات وَالْأَرْض مائَة رَحْمَة كل رَحْمَة طباقا مَا بَين السَّمَاء وَالْأَرْض فَجعل مِنْهَا فِي الأَرْض رَحْمَة، فبها تعطف الوالدة على وَلَدهَا والوحش وَالطير بَعْضهَا على بعض فَإِذا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة أكملها بِهَذِهِ الرَّحْمَة۔ (رَوَاهُ مُسلم)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے وقت سو (۱۰۰) رحمتیں پیدا کیں، ہر رحمت اتنی ہی وسیع ہے جتنا کہ زمین وآسمان کے درمیان فاصلہ ہے ان میں سے ایک رحمت زمین کے لیے ہے۔ اسی کی وجہ سے ماں اپنے بیٹے سے پیار کرتی ہے اور وحشی جانور پرندے ایک دوسرے سے پیار کرتے ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو ان ننانوے حصوں کو رحمت کے اس ایک حصہ سے پورا کر کے (پوری سو کی سو رحمتوں سے اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا)"۔ (مسلم)

عَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنه قَالَ: قدم على النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سبي، فَإِذا امْرَأَة من السَّبي تحلب ثديها تَسْقِي إِذا وجدت صَبيا فِي السَّبي أَخذته وألصقته بِبَطْنِهَا وأرضعته، فَقَالَ لنا النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: أَتَرَوْنَ هَذِه طارحة وَلَدهَا فِي النَّار، قُلْنَا: لَا وَهِي تقدر على أَن لَا تطرحه، فَقَالَ: الله أرْحم بعباده من هَذِه من بِوَلَدِهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِي وَمُسلم بِنَحْوِهِ)

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے، ان میں ایک عورت پر نظر پڑی، جو اپنا بچہ تلاش کرتی پھرتی تھی جونہی اسے بچہ مل گیا اسی وقت اس نے اسے اٹھا کر اپنے سینہ سے لگا لیا اور دودھ پلانے لگی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے مخاطب ہو کر فرمایا ”تمہارا کیا خیال ہے کہ کیا یہ عورت اپنے اس بچہ کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟ ہم نے عرض کیا کبھی نہیں جبکہ اس کو آگ میں نہ ڈالنے کی قدرت بھی ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا بلا ▯ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں پر زیادہ پیار ہے بہ نسبت اس عورت کے اپنے بچہ پر“۔ (بخاری ومسلم)

عَن أبي أُمَامَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول: وَعَدَنِي رَبِّي أَن يدْخل الْجنَّة من أمتِي سبعين ألفا، لَا حِسَاب عَلَيْهِم وَلَا عَذَاب مَعَ كل ألف سَبْعُونَ ألفا وَثَلَاث حثيات من حثيات رَبِّي۔

(رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالتِّرْمِذِي وَقَالَ: حَدِيث حسن غَرِيب)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''مجھ سے میرے رب نے، میری امت کے ستر ہزار آدمیوں کے بارے میں وعدہ لیا ہے کہ انہیں بغیر حساب وکتاب اور بغیر عذاب کے جنت میں داخل کرے گا، ان میں سے ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور ہوں گے اور تین حثیے میرے رب کے حثیات میں سے (بغیر حساب وعذاب کے جنت میں جائیں گے)۔

فائدہ : جب دونوں ہاتھ بھر کر کسی کو کوئی چیز دی جائے تو عربی میں اسے حثیہ کہتے ہیں جسے اردو میں لب بھر کے دینا کہتے ہیں۔ ان سب کے علاوہ اللہ تعالیٰ اپنی خاص شایان رحمت سے اس امت کی بہت بڑی تعداد کو تین دفعہ کر کے اور جنت میں بھیجے گا اور یہ سب وہی ہوں گے جو بغیر حساب اور بغیر عذاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ (اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ)۔

عَن عبد الله بن عمر رَضِي الله عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بعض غَزَوَاته، فَمر بِقوم فَقَالَ: من الْقَوْم؟ قَالُوا: نَحن الْمُسلمُونَ، وَامْرَأَة تحلب تنورها وَمَعَهَا ابْن لَهَا، فَإِذا ارْتَفع وهج التَّنور تنحت بِهِ، فَأَتَت بِهِ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت: أَنْت رَسُول الله؟ قَالَ: نعم، قَالَت: بِأبي وَأمي أَلَيْسَ الله بِأَرْحَم الرَّاحِمِينَ؟ قَالَ: بلَى، قَالَت: أوليس الله بِأَرْحَم بعباده من الْأُم

بِوَلَدِهَا؟ قَالَ: بلَى، قَالَت: فَإِن الْأُم لَا تلقي وَلَدهَا فِي النَّار، فأكب رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يبكي، ثُمَّ رفع رَأسه إِلَيْهَا فَقَالَ: إِن الله لَا يعذب من عباده إِلَّا المارد المتمرد، الَّذِي يتمرد على الله، وأبى أَن يَقُول لَا إِلَه إِلَّا الله۔ (رَوَاهُ ابْن مَاجه)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپؐ کا ایک قوم پر گزر ہوا۔ تو آپ نے ان سے دریافت فرمایا ''کون لوگ ہو؟ وہ بولے ''مسلمان''۔ ان میں ایک عورت تنور گرم کر رہی تھی، اور اس کے پاس ان کا بچہ تھا۔ جب آگ کی لپٹ اٹھتی تو اپنے بچہ کو ایک طرف ہٹا لیتی۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی ''رسول اللہ آپ ہی ہیں؟ آپ نے فرمایا ''میں ہی ہوں''۔ وہ بولی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا اللہ سب پر رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا نہیں؟ آپ نے فرمایا ''بیشک ہے''۔ اس نے کہا کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر زیادہ مہربان نہیں بہ نسبت ایک ماں باپ کے اپنے بچوں پر؟ فرمایا ''بے شک ہے''۔ اس نے کہا ''ایک ماں تو اپنے بچہ کو آگ میں نہیں ڈال سکتی''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اپنا سر مبارک جھکا لیا اور رو پڑے، پھر سر اٹھایا اور فرمایا ''اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں کسی کو عذاب نہیں دے گا مگر صرف اس سرکش کو جس کی سرکشی اللہ کے ساتھ بھی قائم ہے۔ جو لا الہ الا اللہ کہنے کو تیار نہیں ہوتا''۔ (ابن ماجہ)

"اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ"

"اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ اِلَّا اِلَيْكَ ، وَمِنَ الذُّلِّ اِلَّا لَكَ ، وَمِنَ الْخَوْفِ اِلَّا مِنْكَ، وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَقُوْلَ زُوْرًا اَوْ اَغْشَى فُجُوْرًا اَوْ اَكُوْنَ بِكَ مَغْرُوْرًا، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ، وعُضَالِ الدَّاءِ وخَيْبَةِ الرَّجَاءِ ، وَزَوَالِ النِّعْمَةِ وفُجَاءَةِ النِّقْمَةِ۔"

وَصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم

ڈاکٹر حافظ قاری فیوض الرحمن کی تصانیف ایک نظر میں

تعارفِ قرآن	ارکان اسلام	تذکرہ اسلاف (۱۔۸)
فیوض القرآن (قرآنی سورتوں کا خلاصہ)	فلسفہ اسلامی عقائد و عبادات	سوانح پروفیسر مولانا غازی احمدؒ
کتاب التجوید	اسلام کا نظام حیات	سوانح مولانا قاری سید حسن شاہ بخاریؒ
جدید قرآنی قاعدہ	اسلامی تعلیمات	تذکرۃ القراء
خطبات سیرت	اسلامی مضامین	میرے چند اساتذۂ کرام
سیرتِ پاک ﷺ	حقوقِ اولاد	ہمارے اسلاف (انگریزی)
آنحضرت ﷺ بحیثیت سپہ سالار	حقوقِ والدین	مشاہیر علماء (۱۔۸)
نامور مسلم سپہ سالار	اسلامی حقوق	مشاہیر علمائے سرحد
نبی اکرم ﷺ	دعائیں	علمائے ہزارہ
خطباتِ تبوک	اساتذہ کے لئے رہنما اصول	غازی عبدالقیوم شہیدؒ
فضائل الاعمال (احادیث کا اردو ترجمہ)	سوانح حضرت قاری فضل کریمؒ	اساتذہ دارالعلوم دیوبند
فضائل درود شریف	حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ اور ان کے خلفاء	مشاہیر علماء پاکستان (عربی)
نور مصطفی ﷺ کی جھلکیاں	حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور ان کے خلفاء	پاک و ہند کے عربی شعراء
کاتبین نبی ﷺ	مولانا خلیل احمد مہاجر مدنیؒ اور ان کے خلفاء	دیوان نقیب احمدؒ
قصص الانبیاء اردو ترجمہ قصص النبیین للاطفال	حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ اور ان کے خلفاء	مکاتیب علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ
تاریخ جیش النبی ﷺ	شیخ التفسیر مولانا احمد علیؒ اور ان کے خلفاء	خطوط مشاہیر
قصائد حسان رضی اللہ عنہ (اردو ترجمہ و تشریح)	سوانح مولانا محمد رسول خان ہزارویؒ	مکاتیب پروفیسر مولانا قاضی محمد زاہد الحسینیؒ
الھمزیۃ النبویہ (نعتیہ قصیدہ کا اردو ترجمہ و تشریح)	سوانح پروفیسر مولانا قاضی محمد احمد ہزارویؒ	یادگار خطوط
جواہر الحدیث (۱۔۶)	سوانح مولانا قاری محمد عارفؒ	نوازش نامے
عربی میں نعتیہ کلام	سوانح امام القراء محمد عبدالمالکؒ	تبصرے
کتاب الجہاد (احادیث جہاد کا اردو ترجمہ)	مولانا مفتی بشیر احمدؒ اور ان کے خلفاء	مقالات شیخ عبدالعزیز بن بازؒ
اسلام میں مجاہد کا مقام	تذکرہ حضرت مولانا عبدالغفور مدنیؒ اور ان کے خلفاء	مقالات علامہ سید سلیمان ندویؒ
مقالات جہاد	علماء کی کہانی خود ان کی زبانی	القراءۃ والاناشید
جہاد فی سبیل اللہ	سوانح شیخ محمد بن عبدالوہابؒ	الرسائل العربیہ (عربی)
تحفہ افواج اسلام (۱۔۲)	معاصرین اقبالؒ	الحروف العربیہ
اسلامی جہاد	سوانح کیپٹن محمد جاوید اختر شہیدؒ	کیف نتکلم بالعربیہ
اسلام میں شہید کا مقام	علمائے پاکستان کی تفسیری خدمات	القراءۃ العربیہ (بڑی)
بہادر خواتینِ اسلام	علمائے سرحد کی تصنیفی خدمات	القراءۃ العربیہ (۱۔۸)